اخوان الصفا

انسانون اور حیوانون کے مناظری مین

تصنیف کیا ہوا

بوسلیمان و ابوالحسن و ابو احمد صاحب وغیرہ دانشمندان کا

و ترجمہ کیا ہوا

منشی اکرام علی صاحب کا

فائدہ طالب علمون کے واسطے

دار السلطنت لاہور مین

منشی ہرسکھرائی کی اہتمام سے

چھاپہ خانہ کوہ نور لاہور مین چھاپا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس بیقیاس اُس واجب الوجود کو لائق ہے جسنے اجسام ممکنات مین باوجود وحدت
ہیولا کے مختلف صورتین بخشین اور ماہیت انسان کو جنس و فصل سے ترکیب دیکر ہر ایک
فرد کو علیحدہ علیحدہ قوتین عطا کین حمد بیحد واسطے اُس خالق کے سزاوار ہے جسنے نوع
انسان کو نہانخانہ عدم سے عرصہ گاہ وجود مین لاکر تمام مخلوقات پر مرتبہ فضیلت کا بخشا
اور وجود بشر کو زیور نطق سے آراستہ کرکے خلعت علم کا پہنایا انسان ضعیف البنیان
کی کیا طاقت کہ اُسکی نعمتون کا شکر بجا لاوے اور قلم شکستہ رقم مین کتنی قدرت کہ
اِس عہدے سے برآوے + ابیات بہلا حمد اُسکی ہم سے کب ادا ہو + جہان
قاصر زبان انبیا ہو + جہان سب عارفان نرم ادراک + نہین کہتے ہین غیر از ما عرفناک
پہر اُس ممکن سے کب یہہ عقل پائی + کہ واجب تک کرے اپنی رسائی + بہلا انسان
مین اتنا ہی مقدور + کہ ہووے حمد اُسکی اِسسے محصور + — درود نامحدود ذات
سید المرسلین و خاتم النبیین محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کے لائق ہے جسنے گمراہان
کو وادی ضلالت سے نکال کر منزل ہدایت پر پہنچایا اُسی کے سبب ہمنے ہر ایک امت سے

بموجب آیۂ کریمہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ کے مرتبہ فضیلت کا پایا + ابیات

محمد سرورِ کون و مکان ہے + محمد پیشوائے انس و جان ہے + اُسی سے غالبون
کی ہے شفاعت + وُہی ہے حامیِ روزِ قیامت + صلوٰۃ و سلام اُسکی آل و صحابہ
پر جنکے سبب دینِ اسلام نے قوّت پائی اور انہون نے ہمکو راہ ہدایت کی دکھلائی
بعد اسکے عاصی سراپا معاصی اکرام علی یہہ کہتا ہے کہ جب مین بموجب حُسن ایما جناب صاحب
نامدار عالی منزلت والا اقتدار حکمت مین تمام حکماء زمانے سے برتر دانائی مین عقل حاوی
عصر خداوند نعمت مستر ابرہم لاکٹ صاحب بہادر دام اقبالہ کے اور موافق طلب
اخی و استادی جناب بھائی صاحب قبلہ مولوی تراب علی صاحب دام ظلہم کے شہر
کلکتے مین آیا اور رہنمونی طالع سے بعد حصول شرف ملازمت کے مورد عنایت و مرحمت کا
ہوا از بسکہ صاحب موصوف کو کمال پرورش منظور تھی سرکار کمپنی بہادر مین نوکر رکھوا کر
اپنے پاس متعین کر لیا بعد چندے وزیکے باستصواب جناب عالی شان زبدہ دانایانِ
روزگار سر دفتر عقلاء عالی مقدار مدرّس ہندی کپتان جان ولیم ٹیلر صاحب بہادر
دام دولتہ نے فرمایا کہ رسالہ اخوان الصفا کہ انسان و بہائم کے مناظرے مین ہے تو
اُسکا زبان اُردو مین ترجمہ کر لیکن نہایت سلیس کہ الفاظِ مغلق اُس مین نہووین بلکہ
اصطلاحات علمی اور خطبی بھی اُسکے کہ تکلف سے خالی نہین ہین قلم انداز کر صرف خلاصہ
مضمون مناظرے کا چاہیے راقم نے بموجب فرمانے کے فقط حاصل مطلب کو محاورہ
اُردو مین لکھا خطبون کو نکال ڈالا اور اکثر اصطلاحات علمی کہ مناظرے سے اُنکو
علاقہ نہ تھا ترک کین مگر بعضی خطبی اور اصطلاحات ہندی وغیرہ کہ اصل مطلب سے متعلق
تھی باقی رکھی فی الواقع اگر اس رسالہ کی صنعت و رنگینی پر نگاہ کیجیئے تو سراسر خطبہ
اُسکا معدن فصاحت ہے اور ہر ہر فقرہ مخزن بلاغت ہر چند کہ عوام الناس ظاہر
عبارت ہی اُسکی صرف مضمون مناظرے کا پاتے ہین مگر علماء دقیقہ شناس اور ا

معانی سے دقایق و معارف الٰہی کا حظ اُٹھاتے ہین مصنفین اسکے ابو سلیمان ابوالحسن
ابو احمد وغیرہ دس آدمی باتفاق یکدیگر بصرہ مین رہتی تھے اور ہمیشہ علم دین کی تحقیق مین
اوقات اپنی بسر کرتی چنانچہ اکاون رسالہ تصنیف کئی بیشتر علوم عجیبہ و غریبہ اُن مین
لکھے یہہ ایک رسالہ اُن مین سے انسانون اور حیوانون کے مناظرے مین ہے طرفین
کی دلایل عقلی و نقلی اُس مین بخوبی بیان کین آخر بہت قیل و قال کے بعد انسان کو
غالب رکہا اور غرض اُسکو اس مناظرے سے فقط کمالات انسانی بیان کرنا ہی چنانچہ اس رسالہ
کے آخر مین لکہا ہی کہ جن صفون مین انسان حیوان پر غالب آئی وہ علوم و معارف الٰہی
ہین کہ اُنکو ہمنے اکاون رسالے مین بیان کیا ہے اور اس رسالہ مین مقصود یہی تہا کہ حقایق
و معارف حیوانات کی زبانی بیان کیجیے تاکہ غافلون کو اُسکے دیکہنے سے کمالات حاصل
کرنی کیواسطے رغبت ہووے ترجمہ اس رسالے کا خلاصۂ امیران ذوالاقتدار
زبدۂ نوئینان عالی مقدار حاتم دوران افلاطون زمان سرور سروران بہادر دلیران
نواب گورنر جنرل لارڈ منٹو بہادر دام اقبالہ کے عہد حکومت مین کہ سن ہجری
بارہ سے چھبیس اور عیسوی اٹہارہ سے دس مین مرتب ہوا +

پہلی فصل بنی آدم کی ابتدائے پیدایش اور حیوانات کے ساتھ اُنکی مناظرے اور جنون کے بادشاہ بیوراسپ حکیم کی حضور اُنکے استغاثہ کرنے اور اُس حکیم کے انسان کو بُلانی مین +

لکہنیوالے نے احوال ابتدائے ظہور بنی آدم کا یون لکہا ہی کہ جب تک سیلے تہوڑے
تہی سدا حیوانون کے ڈر سے بہاگ کر غارون مین چہپتے اور درندون کے خوف خطر سے ٹیلون اور پہاڑون مین پناہ لیتے اتنا بہی
اطمینان نہ تہا کہ دو چار آدمی ملکر کہیتی کرین اور رکہا دین اس کا کیا ذکر کہ کپڑا اپنا بنا کر اور بدن کو
چہپا دین غرض پہل پہلاری ساگ پات جنگل کا جو کچہ پاتے کہاتے اور درختون کے

پتّون سے تن کو چھپاتے جاڑون مین گرم سیر جاگہہ مین رہتے اور گرمیون مین نشیمن
سرد کا رہنا اختیار کرتے جب اس حالت مین تھوڑی مدت گذری اور اولاد کی بہتات
ہوئی تب تو اندیشہ دام و دد کا کہ ہر ایک کے جی مین سمایا تھا بالکل نکل گیا پھر تو
بہت سے قلعے شہر قریے نگر بسا کر چین سے رہنے لگے زراعت کا سامان مہیا کر
اپنے اپنے کاروبار مین مشغول ہوئے اور حیوانون کو دام مین گرفتار کرکے سواری
باربرداری زراعت کشت کاری کا کام لینے لگے ہاتھی گھوڑے اونٹ گدہے اور بہت
سے جانور کہ سدا جنگل بیابان مین شتر بے مہار پھرتے تھے جہان جی چاہتا اچھا ہرا سبزہ
دیکھہ کر چرتے کوئی پوچھنے والا نہ تھا سو انکی کاندھی رات دن کی محنت سے چھل گئے
پٹھون مین غار پڑ گئی ہر چند بہت سا چیخے چنگھاڑتے پر حضرت انسان کب کان
دہرتے اکثر وحشی خوف گرفتاری سے دور دست جنگلون مین بھاگے طائر بھی
اپنا بسیرا چھوڑ بال بچون کو ساتھہ لے اُن کے دیس سے اُڑ انچھو ہوگئی ہر ایک
بشر کو یہہ خیال تھا کہ سب حیوانات ہمارے غلام ہین کس کس سے مکر و حیلے سے
پھندے اور جال بنا بنا انکے درپے ہوئے اس دار و گیر مین ایک مدت گذری
یہان تک کہ اللہ تعالے نے پیغمبر آخر الزمان محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو
خلق کی ہدایت کے لیئے بھیجا بنی برحق نے گمراہون کو شریعت کی راہ دکھائی
بعضی جنات نے بھی نعمت ایمان و شرافت اسلام کی پائی جب اس پر بھی ایک زمانہ
گذرا اور ہو را سب حکیم جنی کہ لقب اوسکا شاہ مردان تھا قوم جنات کا بادشاہ ہوا
ایسا عادل تھا کہ جسکے عہد مین باگھہ بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے کیا دخل کہ کوئی
ٹھگ جھوٹہا دغاباز اچکا اُسکے قلمرو مین رہنے پاوے جزیرہ بلاصاغون نام کہ قریب
خط استوا کے واقع ہے اُس شہنشاہ عادل کے تخت گاہ تھا اتفاقاً ایک جہاز آندھی کا
باد مخالف کے سبب تباہی مین آگر اُس جزیرہ کے کنارے جا لگا جتنے سوداگر اور

ربل علوم کہ جہاز زمین تھی اُتر کر اُس سرزمین کی سیر کرنے لگے دیکھا تو عجب بہار ہی کہ رنگ
برنگ کے پھول اور پھل ہر ایک درخت مین لگے نہرین ہر طرف جاری حیوانات ہرا ہرا
سبزہ چر چُگ کر بہت موٹے تازے آپس مین کلولین کر رہے ہین انرا بسکہ آب و ہوا
وہانکی بہت خوب اور زمین نہایت شاداب تھی کسی کا دل نہ چاہا کہ اب یہان سے پھر جاے
آخر مکانات طرح طرح کی بنا بنا اُس جزیرہ مین رہنے لگے اور حیوانات کو دام مین گرفتار
کرکے بدستور اپنی کاروبار مین مشغول ہوئے وحشیون نے جب یہان بھی سب بہتیا ندیکھا
راہ صحرا کی لی آدمیون کو تو یہی گمان تہا کہ یہ سب ہماری غلام ہین اِس لئے انواع
اقسام کے پھندے بنا کر بطور سابق قید کرنے کی فکر مین ہوئی جب حیوانون کو یہہ زعم
فاسد ون کا معلوم ہوا اپنے رئیسونکو جمع کرکے دار العدالت مین حاضر ہوئی اور بوزنا
حکیم کے سامہنے سارا ماجرا ظلم کا کہ اُن کی ہاتہون سے اُٹھایا تھا مفصل بیان کیا جس وقت
بادشاہ نے تمام احوال حیوانون کا سُنا وہین فرمایا کہ ہان جلد قاصدون کو بھیجین
آدمیون کو حضور مین حاضر کرین چنانچہ اُن مین سے ستر آدمی جُدے جُدے شہر ان
کے رہنے والی کہ نہایت فصیح و بلیغ تھے بمجرد طلب بادشاہ کے حاضر ہوئی ایک
مکان اچھا سا اُنکے رہنے کے لیئے تجویز ہوا بعد دو تین دن کے جب ماندگی سفر کی
رفع ہوئے اپنے سامہنے بلوایا جب انہون نے بادشاہ کو تخت پر دیکھا دعائین دی
آداب و کورنش بجالا اپنی اپنے قرینے سے کہڑے ہوئے یہہ بادشاہ تو نہایت
عادل و منصف جوانمردی اور سخاوت مین اقران و امثال سے سبقت لی گیا تہا
زمانہ کے غریب و غربا یہان آن کر پرورش پاتے تھے تمام قلمرو مین کسی زبردست عاجز پہ
کوئی زبردست ظالم ظلم نہ کرسکتا جو چیزین کہ شرع مین حرام ہین اُس عہد مین بالکل
موقوف کی تہین ہمیشہ سوا اُسکے رضامندی اور خوشنودی خدا اُسکے کوئی امر ملحوظ خاطر
نہ تہا اس نے نہایت اخلاق سے اُن سے پوچھا کہ تم ہمارے ملک مین کیون آئے

ہماری تمہاری تو کبھی خط وکتابت بھی نہ تھی کیا ایسا سبب ہوا کہ تم یہان تک آپہنچے
ایک شخص اُن مین سے کہ جہان دیدہ اور فصیح تھا تسلیمات بجا لا کر کہنے لگا کہ ہم عدل وانصاف
بادشاہ کا سُنکر حضور مین حاضر ہوئے ہین اور آج تک اس آستانۂ دولت سے
کوئی دادخواہ محروم نہین پھرا ہے اُمید یہہ ہے کہ بادشاہ ہماری داد کو پہنچے فرمایا کہ
غرض تمہاری کیا ہے عرض کیا کہ ای بادشاہ عادل یہ حیوانات ہماری غلام ہین ان
مین سے بعضی متنفر اور بعضی اگرچہ جبرًا تابع ہین لیکن ہماری ملکیت کے منکر بادشاہ
نے پوچھا کہ اس دعوی پر کوئی دلیل بھی ہے کیونکہ دعوی بے دلیل دار العدالت مین
سُنا نہین جاتا اُس نے کہا ای بادشاہ اس دعوی پر بہت سے دلایل عقلی ونقلی
ہین فرمایا بیان کرو اُن مین سے ایک شخص کہ حضرت عبّاس رضی اللہ عنہ کی اولاد مین
سے تھا منبر پر چڑھہ کے اس خطبے کو فصاحت اور بلاغت سے پڑہنے لگا حمد اُس
معبود حقیقی کے لایق ہے جسنے پرورش عالم کے لئے عرصۂ زمین پر کیا کچھہ مہیا کیا اور
کتنے اسباب بنائے اور انسان ضعیف البُنیان کے واسطے کیسے کیسے حیوانات پیدا کیے
خوشحال اونکا جو اُسکی رضامندی مین راہ عاقبت کی سنوارتے ہین کیا کہنی اُن
لوگون کو جو نافرمانی کر کے ناحق اُس سے برگشتہ ہوتی ہین اور درود بیحد وا
نبی برحق محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کے سزاوار ہے جسکو اللہ تعالی نے بھیجا
سب پیغمبرون کے خلق کی ہدایت کے لیے بھیجا اور سب کا اُسی سردار بنایا
تمام جنّ وبشر کا وہی بادشاہ ہے اور روز آخرت مین سب کا پشت وپناہ صلوٰۃ
وسلام اُسکی آل پاک پر جسکے سبب دین ودنیا کا انتظام ہوا اور اسلام نے رواج
پایا غرض ہر آن مین شکر ہے اُس صانع بیچون کا جسنے ایک پانی کے قطرے سے آدم کو
پیدا کیا اور اپنی قدرت کاملہ سے اُسکو صاحب اولاد بنایا اور اُس سے حوّا کو
پیدا کر کے ہزارون انسانون سے روئے زمین کو آباد کیا اور ساری مخلوقات

پر اُنکو شرف بخشا تمام خشکی و تری مین تسلط کیا طرح طرح کا پاکیزہ کہانا کہلایا چنانچہ آپ ہی قرآن مین فرماتا ہے وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَّ مَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ حاصل اسکا یہہ ہے کہ سب حیوانات تمہاری لئے مخلوق ہوئے ہین اِن سے فائدے اُٹہاؤ اور کہاؤ اور انکی کہال اور بال سے پوشش گرم بناؤ صبح کے وقت چراگاہ مین بہیجانا اور شام کو پہر گہرون مین لے آنا تمہارے واسطے زیب و آرایش ہے اور ایک مقام پر یون فرمایا ہے وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ یعنی خشکی اور تری مین اونٹون اور کشتیون پر سوار ہو اور ایک جا یون ارشاد کیا ہے وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا یعنی گہوڑے خچر گدہے اس واسطے پیدا ہوئے ہین کہ ان پر سواری کرو اور ایک موضع مین یون کہا ہے لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ یعنی انکی پیٹہون پر سوار ہو اور اپنے خدا کی نعمتون کو یاد کرو اسکے سوا اور بہی بہت آیات قرآنی اس مقدمے مین نازل ہین اور توریت و انجیل سے بہی یہی مفہوم ہوتا ہے کہ حیوانات ہماری لئے پیدا ہوئے ہین بہر صورت ہم انکے مالک ہین یہ ہمارے مملوک ہین تب بادشاہ نے حیوانون کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اس آدمی نے آیات قرآنی اپنے دعوی پر گذرانین اب جو کچہہ تمہاری خیال مین آوے اسکا جواب دو یہہ سنکر خچر نے زبان حال سے یہہ خطبہ پڑہا حمد ہے اس واحد پاک قدیم بے نیاز کی شان مین کہ موجود تہا قبل ایجاد عالم کے نہ زمان مین نہ مکان مین ایک کن کے کہنے مین تمام کائنات کو پردۂ غیب سے ظاہر کیا افلاک کو آب و آتش سے ترکیب دے مرتبہ بلند بخشا ایک پانی کی قطرے سے آدم کی نسل ظاہر کرکے آگے پیچہے دنیا مین بہیجا کہ اسکی آبادی مین مشغول ہون خراب نکرین اور محافظت حیوانات کی کماینبغی بجا لاکر فائدہ اٹہاوین نہ یہہ کہ اُن پر ظلم کرین اور ستاوین بعد اسکے یون کہنے لگا کہ

ای بادشاہ یہہ آئتین جو اس آدمی سے نے پڑہین اُن سے یہہ مفہوم نہین ہوتا ہے کہ ہم
اِن کے مملوک ہین اور یے ہمارے مالک کیونکہ اِن آیتون مین ذکر اُن نعمتون کا ہی کہ
اللہ تعالی نے اِنکو بخشی ہین چنانچہ یہہ آیت قرآنی اسپر دال ہے سَخَّرَ لَهَا
لَكُمْ كَمَا سَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالرِّيَاحَ وَالسَّحَابَ یعنی اللہ تعالی نے حیوانات
کو تمہاری تابع کیا ہی جیسا کہ تابع کیا ہے آفتاب و ماہتاب اور ہوا اور ابر کو اس سے
یہہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ یے ہمارے مالک اور ہم اُنکے غُلام ہین بلکہ اللہ تعالی
نے تمام خلایق کو آسمان و زمین مین پیدا کر کے ایک دوسریکا تابع کیا اس لیئی کہ آپس
مین ایک دوسریسی منفعت اٹہاوی اور نقصان دفع کرے پس ہمکو جو اللہ تعالی
نے تابع کیا ہے صرف اسواسطے کہ فایدہ اُنکو پہنچی اور نقصان اُنسی دفع ہو نہ جیسا کہ
انہون نے گمان کیا ہی اور مکر و بہتان سے کہتی ہین کہ ہم مالک اور یئے غلام ہین قبل
اِسکے کہ یہہ آدمی پیدا نہ ہوئی تہی ہم اور ماباپ ہمارے بی زحمت روئی زمین پر بستی
تھے ہر ایک طرف چرتی جہان جی چاہتا پہرتے اور ایک ایک اپنی معاش کی تلاش مین
مین مشغول تہا غرض پہار جنگل بیابان مین آپس مین مل جلے رہتی اور اپنے بال بچون
کو پرورش کرتی جو کچھہ خدا نے مقدر کیا تہا اُس پر شاکر ہو رات دن اُسکی حمد مین
گذارتے اُسکے سوا کسی کو نہ جانتی تہی اپنے اپنے گہرون مین چین سے رہتی کوئی
پوچھنی والا نہ تہا جب اسپر ایک زمانہ گذرا اللہ تعالی نے حضرت آدم کو مٹی سے
بنایا اور تمام روئی زمین کا خلیفہ کیا جب کہ آدمی نہایت سے ہوی جنگل بیابان
مین پہرنے لگے پہر تو ہم غریبون پر دست ستم دراز کیا گہوڑی گدہی خچر بیل اونٹ
پکڑ کر خدمت لینے لگے اور وے مصیبتین کہ ہمارے باپ دادے بہی دیکھے
پہر نہ آتی تہین بزور و تعدی وقوع مین لائے کیا کرین ہم لاچار ہو کر جنگل و صحرا مین
بہاگ گئے پہر بہی ان صاحبون نے کسی طرح پیچہا نہ چہوڑا کن کن حیلون سے پکڑ

اور جال لیکر درپے ہوئے اگر دو چار تھکے ماندے کہین ہاتھ لگ گئے انکا احوال
نہ پوچھیے کہ باندھ چھاند کر لے آتے ہین اور کیا کیا دُکھ دیتے ہین علاوہ اُسکے
ذبح کرنا پوست کھینچنا ہڈیون کو توڑنا رگون کو نکالنا پیٹ چاک کرنا پر اکھاڑنا سیخ
مین پرونا آگ مین جلانا بھونکر کھانا انکا کام ہے ساتھہ اسکے یہہ کہ پھر بھی راضی نہین
یہی دعوی ہے کہ ہم مالک ہین یہ غلام ہین جو ان مین سے بھاگا گنہگار ہوا اس دعوی
پر نہ کوئی دلیل نہ حجت ہے مگر سراسر ظلم و بدعت ہے*

دوسری فصل قضیۂ انسان و حیوانون کے فیصلے کی لیئے بادشاہ جنات کی متوجہ ہونیکی بیان مین*

جس وقت بادشاہ نے یہہ احوال حیوانون کا سُنا اُس قضئے کے انفصال کے لیئے
بدل مصروف ہوا ارشاد کیا کہ قاضی مفتی اور تمام اعیان و ارکان جنون کے حاضر
ہون وہین بموجب حکم کے سب کے سب بارگاہ سلطانی مین حاضر ہوئے تب
انسانون سے فرمایا کہ حیوانون نے تمہارے ظلم کی حکایت و شکایت سب بیان
کی اب اسکا تم کیا جواب دیتے ہو ایک شخص ان مین سے تسلیمات بجا لا کر یون عرض
کرنے لگا کہ ای جہان پناہ یے سب ہماری غلام اور ہم انکے مالک ہین ہمکو سزاوار
ہے کہ حکومت خداوندانہ انپر کرین اور جو کام چاہین انسے لین ان مین سے جسنے
ہماری اطاعت قبول کی مقبول خدا کا ہوا اور جو ہمارے حکم سے پھرا گویا خدا
سے پھرا بادشاہ نے فرمایا کہ دعوی بیدلیل محکمۂ قضا مین مسموع نہین ہوتا کوئی سند
اور دلیل بھی بیان کرو اُس نے کہا بہت دلائل عقلی و نقلی سے ہمارا دعوی ثابت
ہے فرمایا کہ وے کون سی دلیلین ہین تب وہ کہنے لگا کہ اللہ تعالے نے ہماری صورتون
کو کس پاکیزگی سے بنایا ہر ایک عضو مناسب جیسا کہ چاہیے عطا کیا بدن سڈول
قد سیدھا عقل اور دانش جس کے سبب نیک و بد مین امتیاز کرین بلکہ تمام

آسمان کا احوال جانین اور بتاوین بیئے خوبیان ہمارے سوا کس مین ہین اس سے یہہ معلوم
ہوا کہ ہم مالک اور یے غلام ہین بادشاہ نے حیوانون سے پوچھا کہ اب تم کیا کہتے ہو
اُنہون نے التماس کیا کہ ان دلیلون سے دعوی ثابت نہین ہوتا فرمایا کہ تم نہین جانتے
کہ درستی نشست و برخاست کی خصلت بادشاہون کی ہے اور بدصورتی و خمیدگی
علامت غلامون کی اُن مین سے ایک نے جواب دیا کہ اللہ تعالی بادشاہ کو توفیق
نیک بخشی اور آفات زمانی سے محفوظ رکہے غرض یہہ ہے کہ خالق نے آدمیون کو اس صورت
اور ڈیل ڈول پر اسواسطے نہین بنایا ہے کہ ہمارے مالک کہلاوین اور نہ ہمکو اس
شکل اور چال ڈہال پر پیدا کیا کہ اُنکے غلام ہووین وہ حکیم ہے اُسکا کوئی فعل
حکمت سے خالی نہین جسکو واسطے جو صورت مناسب جانی عطا کی ٭

تیسری فصل صورتون اور قدون کی اختلاف کی بیانمین

بیان اسکا یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے جس گہڑی انسانون کو پیدا کیا عریان محض تہے
بدن پر کچہہ نہ تہا کہ سردی اور گرمی سے محافظت مین رہین پہل پہلاری جنگل کی کہاتے
اور درختون کے پتون سے تن کو ڈہانپتے اسی واسطے اُنکے قدون کو سیدہا اور
لنبا بنایا کہ درختون کے پہل پتی توڑکر بہ آسانی کہاوین اور اپنی تصرف مین لاوین
اور غذا ہماری گہاس ہی اس لیئے ہمارے قدون کو ٹیرہا بنایا کہ بخوبی چرین اور
اور کسی نوع کا دکھہ نہ اٹہاوین بادشاہ نے کہا یہہ جو اللہ تعالی فرماتا ہے لَقَدْ
خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ یعنی انسان کو ہمنے نہایت سڈول بنایا اسکا
کیا جواب دیتے ہو اسنے عرض کیا جہان پناہ کلام ربانی مین ظاہری معنون کے
سوا بہت سے تاویلین ہین کہ بغیر اہل علوم کے کوئی نہین جانتا تفسیر اسکی عالمون سے
پوچہا چاہئے چنانچہ ایک حکیم دانشمند نے بموجب حکم بادشاہ کے مطلب اس آیت کا
یون ظاہر کیا کہ جس دن اللہ تعالی نے آدم کو پیدا کیا اسگہڑی نیک ساعت تہی ستارے

اپنے اپنے برج شرف مین جلوہ گر اور ہیولے عناصر کے واسطے قبول کرنے صورتون کے آمادہ و مستعد تر تھی اس لیئے صورتین اچھی قد سیدہی ہاتھہ پانو درست بنی اور احسن تقویم کے ایک معنی اور یہہ بھی اس آیت سے ظاہر ہوتی ہین فَعَدَلَکَ فِیٓ اَیِّ صُوۡرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ یعنی اللہ تعالی نے انسان کو حد اعتدال پر پیدا کیا نہ بہت لمبا بنایا نہ چھوٹا بادشاہ نے کہا اسقدر اعتدال اور مناسبت اعضا کی واسطے فضیلت کے کفایت کرتی ہے حیوانون نے عرض کی کہ ہمارا بھی یہی حال ہے اللہ تعالی نے ہمکو بھی ساتھہ اعتدال کے جیسا مناسب تھا ہر ایک عضو بخشتا اس فضیلت مین ہم اور وے برابر ہین انسان نے جواب دیا کہ تمہارے لیئے مناسبت اعضا کی کہان ہے صورتین نپٹ مکروہ قد بے موقع ہاتھہ پانو بہد لیسلے کیونکہ تم مین سے ایک اونٹ ہے ڈیل بڑا گردن لمبی دُم چھوٹی اور ہاتھی سے جسکا ڈیل ڈول بہت بڑا اور بھاری دو دانت لمبی منہہ سے باہر نکلی ہوئے کان چوڑے چکلے آنکھین چھوٹی چھوٹی بیل اور بہینسے کی دُم بڑی سینگ موٹی اوپر کے دانت نہین دُنبی کے سینگ بھاری چوتر موٹے بکرا ہی جسکی ڈاڑہی بڑی چوتر ندارد خرگوش کا قد چھوٹا کان بڑے اسی طرح بہت سے درند و چرند و پرند ہین کہ قد و قامت اُن کا بے موقع ایک عضو کو دوسرے سے کچھہ مناسبت نہین اس بات کے سنتے ہی ایک حیوان کہنے لگا افسوس کہ صنعت الہی کو تو کچھہ نہ سمجھا ہم مخلوق ہین خوبی اور زشتی ہمارے اعضا کی اُسی سے ہے پس عیب ہمارا کرنا حقیقت مین اُس کا عیب ظاہر کرنا ہے یہہ نہین جانتا ہے کہ اللہ تعالی نے ہر ایک شی کو اپنی حکمت سے ایک فایدے کے لیئے پیدا کیا ہے اُس بھید کو سوا اُسکے اور اہل علوم کے کوئی نہین جانتا ہے اُس آدمی نے کہا اگر تو حکیم حیوانون کا ہے تو بتلا کہ اونٹ کی گردن لمبی بنانی مین کیا فایدہ ہے اُسنے کہا اسواسطے کہ پانو اُسکے لمبے تھے پس اگر گردن

چھوٹی ہوئے گھاس چرنا اُس پر دُشوار ہوتا اِس لیئے گردن لمبی بنائی کہ بخوبی
چرے اور اُسے گردن کے زور سے زمین سے اُٹھے اور ہونٹھون کو تمام بدن
پر پہنچا سکے اور کھجلاوے اِسطرح ہاتھی کی سونڈھ گردن کے بدلے لمبی بنائی
اور کان بڑے کہ مکھیون اور مچھرون کو اڑاوے کوئی آنکھہ منھہ مین گھسنے نپاوے
کیونکہ منھہ اُسکا ہمیشہ دانتون کے سبب کھلا رہتا ہے بند نہین ہوتا اور دانت لنبے
اِسواسطے ہین کہ درندون کی مُضرت سے آپکو بچاوے اور خرگوش کے کان
اِسلیئے بڑے ہوئے کہ بدن اُسکا نہایت نازک کھال پتلی ہے اُنہین کانون کو
جاڑون مین اوڑہے اور گرمیون مین بچھاوے غرض کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک
جاندار کے واسطے جیسا عضو مناسب جانا بخشا چُنانچہ زبانی حضرت موسیٰ کے
فرماتا ہے رَبُّنَا الَّذِی اَعْطیٰ کُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهُ ثُمَّ هَدیٰ یعنی عطا کی اللہ تعالےٰ
نے ہر ایک شئ کو خلقت اُسکی بعد اُسکے ہدایت کی حاصل یہہ ہے کہ جسکے واسطے
جو عضو مناسب تہا بخشا اور راہ نیک دکھلائی جس چیز کو تم خوب صورتی سمجھکر فخر
کرتے اور اپنے زعم مین جانتے ہو کہ ہم مالک سیئے غلام ہین سو غلط ہے خوب
صورتی ہر ایک جنس کی وہی ہے کہ ہم جنس مین مرغوب ہو جسکے سبب آپس مین الفت
کرین اور یہی موجب توالد و تناسل کا ہے کیونکہ خوش اسلوبی ایک جنس کی دوسرے
جنس کو مرغوب نہین ہوتی ہر ایک جانور اپنی ہی مادہ پر دل لگاتا ہے دوسرے
جانور کی مادہ اگرچہ اُسسے کہین بہتر ہو نہین چاہتا اسی طرح آدمی بہی اپنی ہی جنس
پر رغبت کرتے ہین وے لوگ کہ سیہ فام ہین گورے بدن والون کو نہین
چاہتے اور جو گورے ہین سیہ فامون پر دل نہین لگاتے بعضی آدمی جو لونڈے
باز ہین اگر کیسی ہی رنڈی خوبصورت ہو اُسکے طرف خواہش نہین کرتے اور جو
رنڈی باز ہین لونڈون کی طرف دہیان نہین دہرتے پس تمہاری خوبصورتی

موجب بزرگی کے نہین ہے کہ ہمسی آپکو بہتر جانو اور یہہ جو کہتی ہو کہ جودت حواس کی ہم مین بہت ہے یہہ بہی غلط ہے بعضی حیوان تمسی ہوش و حواس زیادہ رکہتی ہین چنانچہ اونٹ ہے کہ پانو بڑے گردن لنبی سر ہولے سے باتین کرتا ہے باوجود اسکے اندہیری راتون مین اپنے پانو رکہنی کی جگہہ دیکہکر اُن راہون مین کہ گذرنا وہان سے محال ہے چلتا ہے اور تم مشعل و چراغ کے محتاج ہوتے ہو اور گہوڑا دور سے چلنے والے کی آہٹ سنتا ہے بیشتر ایسا ہوا کہ حریف کی آہٹ سنکر سوار کو اپنے جگا یا اور دشمن سے بچایا ہے اگر کسی نے بیل یا گدہے کو ایک بار کسی گلی مین دیکہی رستی مین لیجا کر چہوڑ دیا ہے وہان سے چہٹ کر بخوبی اپنے مکان مین چلا آتا ہے مطلق بہولتا نہین تم اگر کسی راہ مین کئی بار گئی ہو پہر جب کبہی اُس رستے جانیکا اتفاق ہوتا ہے گہبراتے اور بہول جاتی ہو بہیڑین بکریان ایک رات مین سیکڑون بچی جنکر صبح کو چراگاہ مین جاتی ہین شام کو جسوقت وہان سے پہرتی ہین بچی اپنی اپنی ماؤن کو اور وے اپنے اپنے بچون کو پہچان لیتی ہین تم مین سے اگر کوئی چند مدت باہر رہ کر گہر مین آیا ماں بہن باپ بہائی کو بہول جاتا ہی پہر تمیز و جودت حواس کہان ہی جسپر اتنا فخر کرتے ہو اگر کچہہ بہی عقل ہوتی تو اُن چیزون پر کہ اللہ تعالی نے تمکو بے محنت و مشقت عطا کی ہین فخر نکرتی کیونکہ دانشمند و صاحب تمیز اسی کو فخر جانتی ہین جو کسب و محنت سے حاصل کرین اور اپنی سعی و کوشش سے علوم دینی اور خصلتین اچہی سیکہین تم مین تو یہہ ایک بات بہی نہین ہے کہ جس سے ہم پر فخر کرتی ہو مگر دعوی بی دلیل اور خصومت بی معنی ہے ❁

فصل چوتہی انسان کی شکایت مین کہ ہر ایک حیوان نے جدی جدی بیان کی ہے ❁

بادشاہ نے انسانون کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ تم نے جواب اسکا سنا اب تمکو

جو کچھہ کہنا باقی ہو بیان کرو اُنہون نے کہا ابہی بہت سے دلیلین باقی ہین کہ اُن
سے دعوی ہمارا ثابت ہوتا ہے بعضی اُن مین سے یہ ہین کہ مول لینا بیچنا کہلانا
پلانا لباس پہنانا و سردی گرمی سے محفوظ رکہنا قصورون سے آنکی چشم پوشی
کرنا درندون کی مضرت سے بچانا جب کہ بیمار ہون شفقت سے دوا کرنا یہ سلوک
ہمارے انکے ساتہہ بنظر شفقت و مرحمت کے ہین تمام مالکون کا یہی دستور ہی کہ غلامون
پر ہر حال مین منظر شفقت و مرحمت کی رکہتی ہین بادشاہ نے یہہ سنکر حیوان سے فرمایا کہ
تو اسکا جواب دے اُسنے کہا یہہ آدمی جو کہتا ہی کہ حیوانون کو ہم مول لیتی اور
بیچتے ہین یہہ طور آدمیون مین بہی جاری ہے چُنانچہ فارس کے رہنے والے
جب کہ روم پر فتح پاتے ہین رومیون کو بیچ ڈالتی ہین اور رومی جس گہڑی فارس
پر غالب ہوتے ہین فارسیون سے یہی سلوک کرتی ہین ہند کے رہنی والے
سندہیون سے اور سندہہ کے رہنے والے ہندیون سے عرب کُردون سے
اور ترک عربون سے یہی معاملہ وقوع مین لاتے ہین غرض کہ ایک دوسری پر جب
غالب ہوتا اور فتح پاتا ہے غنیم کی قوم کو اپنا غلام جانکر بیچ ڈالتا ہے کیا جانئے
کہ حقیقت مین کون غلام ہے اور کون مالک سوائے خدا اور نوبتین ہین کہ موافق
احکام نجوم کے آدمیون مین جاری ہین جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَتِلْكَ
الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ یعنے نوبت بنوبت پہیرتے ہین ہم زمانیکو آدمیون
مین اس بات کو جاننے والے جانتے ہین اور یہہ جو اُسنے کہا کہ ہم انکو کہلاتے
پلاتے ہین اُسکے سوا اور سلوک کرتے ہین سو یہہ شفقت و مہربانی سے نہین ہے بلکہ
اس خوف سے کہ اگر ہم ہلاک ہون انکے مال مین نقصان آوے سوار ہونے بوجہہ
لادنے اور بہت سے فائدون مین خلل پڑے بعد اُسکے ہر ایک حیوان نے بادشاہ
کے روبرو شکوہ اُنکے ظلم کا جُدا جُدا بیان کیا گدہے نے کہا کہ ہم سب گہڑی ان

آدمیون کی قید مین ہوتے ہین پیٹہون پر ہماری اینٹ پتہر لوہا لکڑی اور بہت سا بوجھ لادتے ہین ہم کس محنت و مشقت سے چلتے ہین اور اُنکے ہاتہون مین چہڑیان اور کوڑے رہتے ہین چوتڑون پر ہمارے مارتے ہین اُسوقت اگر بادشاہ ہمکو دیکہے تاسف اور رحم کرے اِن مین شفقت و مہربانی کہان جیسا اِس آدمی نے گمان کیا ہے پہر بیل نے کہا جسوقت ہم اُنکے قید مین ہوتے ہین ہلون مین بندہے اور چکیون کو لہون مین جکڑی ہوئے مُنہہ مین چہیکے آنکہین بند اُنکے ہاتہون مین کوڑے اور لکڑیان منہہ پر اور چوتڑون پر مارتے ہین بعد اُسکے دُنبے نے کہا کہ ہم جس گہڑی اُنکے قید مین ہوتے ہین کیا کیا مصیبتین اُٹہاتے ہین اپنے لڑکون کے دُودہہ پینے کے لیئے ہمارے چہوٹے چہوٹے بچّون کو اُن کی ماؤن سے جدا کرکے ہاتہہ پانو باندہہ کر مسلخ مین لے جاتے ہین ہرگز اُن مظلومون کی فریاد و زاری نہین سنتے وہان ہم دانی پانی ذبح کرکے کہال کہینچتے پیٹ پہاڑتے کہوپریون کو توڑتے جگر کو چاک کرتی قصائیون کی دوکانون مین لیجاکر چہریون سے کاٹتے ہین اور سیخ پرو کر تنور مین بہونتے ہین ہم یہ مصیبتین دیکہہ کر چپ رہتے ہین کچہہ نہین کہتے اونٹ نے کہا جسوقت ہم اِن کے ہاتہو اسیر ہوتی ہین ہمارا یہہ حال ہوتاہے کہ رسیان نتہنون مین پہناکر سار بان کہینچتے ہین اور بہت سا بوجہہ پیٹہون پر لادکر اندہیری راتون مین ٹیلے اور پہاڑون کی راہ سے لیجاتے ہین غرض پیٹہین ہمارے کجاؤن کے ہچکولون سے لگ لگ جاتی ہین پانو کی تلوے پتہرون سے زخمی ہوتی ہین اور بہوکہے پیاسے جہان جی چاہتا ہے لئے پہرتے ہین ہم بیچارے لاچار فرمان برداری اُنکی کرتے ہین ہاتہی نے کہا جسوقت ہم اُنکے قیدی ہوتے ہین گلون مین رسیان پانو مین بیڑے ڈال کر ہاتہون مین انکس لوہے کے لیکر داہنے اور بائین اور سر پر مارتے ہین گہوڑے نے کہا جس گہڑی ہم اُنکے مقید ہوتے ہین ہمارے مُنہہ مین لگام پیٹہون پر زین کمر مین تنگ باندہہ کر

لڑائیون اور معرکون مین زرہ بکتر پہن کر سوار ہوتے رہین ہم بہوکے پیاسے آنکہین
گرد غبار سے آلودہ رن مین جاکر تلوارین منہہ پر نیزی اور تیر سینون پر کہاتی ہین
اور خون کے دریا مین پیرتے ہین خنجر نے کہا جس گہڑی ہم انکی قید مین گرفتار ہوتے
ہین عجب طرح کی مصیبتین اُٹہاتے ہین پانو مین رسّیان مُنہہ مین لگامین اور دہانے
لگاکر باندھہ رکہتے ہین ایک دم نہین چہوڑتے کہ اپنی ماؤن کے پاس جاکر
کچہہ ہوس اپنے جی کی مٹا دین سائیس و نفر پیٹہون پر پالان لادکر سوار ہوتے ہین
لکڑیان اور کوڑے ہاتہون مین لے چوتڑ اور مُنہہ پر مارتے ہین اور جو مُنہہ مین آتی
گالیان اور فحش بکتے ہین مرتبہ سفاہت کا یہان تک ہے کہ بیشتر اپنی بیٹین
اور اپنی بہن بیٹی کو گالیان مغلظہ سُناتے اور کہتی ہین کہ اسکے مالک اور مول
لینے والے اور بیچنے والے کی جورو کی فلان مین گدہے کا فلانا ہے سب گالیان
اُنپر اور اُنکے مالکون پر ہوتی ہین سچ ہے کہ وے لائق بہی اُسی کی ہین اگر بادشاہ
اِس جہالت و سفاہت اور فحش بکنے پر اُنکے غور کرے تو معلوم ہو کہ تمام جہان
کی بُرائی و بد ذاتی اور جہل و نادانی اِن مین بہری ہے پہر بہی اِن بد ذاتون
سے خبر نہین رکہتی خدا اور رسول کی وصیت و نصیحت کو کان مین ہرگز جگہہ نہین دیتی
حالانکہ آپ سبہی اِن آیتون کو پڑہتے ہین وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ
أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ حاصل اِسکا یہہ ہے اگر مغفرت اپنی خدا سے چاہتے ہو تو
اورون کے بہی گناہون سے درگذرو وَقُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا
لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللّٰهِ یعنی حکم کر اے محمدؐ مومنون سے کہ کافرون کے
قصورون سے درگذرین وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ
بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ یعنی جتنی درند و چرند و پرند کہ روی زمین پر پہرتے
چلتی اور ہوا پر اُڑتے ہین اُنکا بہی جتہا تمہارا سا ہے لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ

ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ

یعنی جس گھڑی اونٹون پر سوار ہو اپنے خدا کی نعمتون کو یاد کرو اور کہو پاک ہے وہ اللہ جسنے ایسا جانور ہمارے تابع کیا کہ ہم اُسپر ہرگز قادر نہو سکتے تھے اور ہم خدا کی طرف رجوع کرنے والے ہین جس گھڑی خچر اس کلام سے فارغ ہوا اونٹ نے سوٗر سے کہا کہ تیری گروہ نے جو ظلم آدمیون کے ہاتھہ سے اُٹھایا ہو تو تو بھی کہہ اور ایسے بادشاہ عادل کے سامھنے بیان کر شاید شفقت و مہربانی کرکے ہمارے اسیرون کو اُنکے ہاتھون سے مخلصی بخشے کیونکہ تیرا بھی گروہ چرندون سے ہی ایک حکیم نے کہا کہ سوٗر چرندون سے نہین ہی بلکہ درندون سے ہی نہین جانتا ہی تو کہ اسکے دانت باہر نکلے ہوئے ہین اور مردار بھی کھاتا ہی دوسرے نے کہا یہہ چرند ہی کیونکہ کھُر رکھتا ہے اور گھاس بھی کھاتا ہے تیسری نے کہا یہہ درند و چرند و بہایم سے مرکب ہے جس طرح شتر گاو مرکب ہے بیل اور اونٹ اور چیتے سے اور شتر مرغ کہ شکل اُسکی طایر اور اونٹ دونون مین ملتے ہے سوٗر نے اونٹ سے کہا مین کچھہ نہین جانتا ہون کیا کہون اور کسکا شکوہ کرون مجھہ مین بہت سا اختلاف کرتے ہین. جو کہ مسلمان ہین ہمکو مسخ اور ملعون سمجھہ کر ہماری صورتون کو مکروہ اور گوشت ناپاک جانتی ہین اور ہمارے ذکر سے پرہیز کرتے ہین اور رومی ہمارا گوشت رغبت سے کہاتے اور متبرک سمجھتی ہین اور قربانی کرنا بہت ثواب جانتی ہین اور یہودی بھی بغض و عداوت رکھتی ہین بے گناہ ہمین گالیان دیتے اور لعنت کرتے ہین اسلئے کہ انکو نصارا اور رومیون سے عداوت ہے اور ارمنی ہمکو بیل بکری کی مانند جانتی ہین فربہی اور موٹے گوشت اور کثرت توالد کے باعث بہتر سمجھتے ہین اور یونانی طبیب ہمارے چربی کو اکثر دوائین مستعمل کرتے ہین بلکہ اپنی دواؤن مین بھی رکھہ چھوڑتے

ہین چرد اہے اور سائیس ہمکو اپنی جانورون اور گہورون کے پاس اصطبل اور چراگاہ
مین رکہتی ہین کیونکہ ہمارے وہان کے رہنے سی گہوڑے اور جانور انکے بہت بلاؤن سے محفوظ
رہتے ہین منتری اور جادوگر ہماری کہال کو اپنی کتابون اور جادوُن کے جنترون
وہرتے ہین موچی اور موزی ساز ہماری گردن اور موچہون کے بالون کو بہت
چاہ اور خواہش سے اُکہاڑ رکہتی ہین کہ وے اُنکے بہت کام آتے ہین ہم حیران
ہین کچہہ کہہ نہین سکتے کِسکا شکر کرین اور کِسکا شکوہ جبکہ گدہی سُو رہہ سب کہہ چکا
گدہے نے خرگوش کیطرف دیکہا تو یہہ اونٹ کی پاس کہڑا تہا کہا اے کہ تیرے
اپنا جنس پر جو کچہہ انسانون کا ظلم ہوا ہو بادشاہ کے سامہنے بیان کر شاید بادشاہ
مہربان ہوکر ہمارے اسیرون کو اُنکے ہاتہون سے مخلصی بخشی خرگوش نے کہا
کہ ہم اُن سے دور رہتے ہین اُنکے دیس کا رہنا چہوڑکر گڑہون اور جنگلون
مین رہنا اختیار کیا ہے اس لئے اُنکے ظلم سے محفوظ رہتے ہین لیکن کُتون اور
شکاری جانورون سے سخت حیران ہین کہ ہمارے پکڑنے کے لئے آدمیون کے
مدد کرکے ہمارے طرف لے آتے ہین ہرن بیل اونٹ بکرے اور وحشی جو ہمارے
بہائی بند پہاڑون مین پناہ پکڑے ہوے ہین سب کو اُنکے ہاتہون گرفتار کروا دیتے
ہین پہر خرگوش نے کہا کہ کُتی شکاری اِسمین معذور ہین اُنکی مدد کیا چاہین کہ یہہ بہی ہمارے
گوشت کہانیکی رغبت رکہتی ہین ہمارے ہم جنس نہین بلکہ درندون سے ہین لیکن گہوڑے
تو بہایم سے ہین اور ہمارا گوشت بہی نہین کہاتے بہی کیون اُنکی مدد کرتے ہین مگر سراسر
اُنکی نادانی اور حماقت ہے

پانچوین فصل گہوڑے کی تعریف مین

آدمی نے جس گہڑی خرگوش سے یہہ سب باتین سُنین کہا بس چپ رہ گہوڑے کی
تو نے بہت مذمت کی اگر یہہ جانتا کہ وہ سب حیوانون سے بہتر اور آدمی کی تابع

ہے تو اِتنا بیہودہ بکتا بادشاہ نے اُس آدمی سے پوچھا کہ اس مین کیا بہتری ہے
اُسنے کہا حضرت گہوڑی مین نیک خصلتین اور خوبیان بہت سے ہین صورت اچھی
ہر ایک عضو مناسب ڈیل ڈول مین خوشنما حواس درست رنگ صاف شعور مین بہتر
دوڑ مین چست سوار کے تابع داہنے بائین آگے پیچھے جدہر وہ پھیرے جلدی پھرے
دوڑ دہوپ مین مُنہہ نہ موڑے باادب ایسا کہ جب تلک سوار پیٹھہ پر بیٹھا رہتا ہے
پیشاب لید نہین کرتا اگر دُم کہین کیچڑ یا پانی مین بہیگ جاے نہین ہلاتا اسواسطے کہ سوار پر
چھینٹ نہ پڑے ہاتہی کا ساز اور سوار کو معہ خود و بکتر در زرہ اور اپنی لگام و زین اور
پاکھر سمیت پانسو من کا بوجہہ اُٹہا کر دوڑتا ہے صابر و متحمل اتنا کہ لڑائیون مین نیزے
اور تیر کے زخم سینے اور جگر پر کہا کر چپ رہتا ہے ڈانٹ ڈپٹ مین ایسا کہ ہوا اُسکے
گرد کو نہ پہنچے اگر گھر مین جیسی بہلا سانڈ کو دیہا ند چیتے کی سی اگر سوار نے شرط لگائی
تو اوسنے جلدی دوڑکر اپنے ہی سوار کو آگے لے پہنچایا ہے سب خوبیان گہوڑے
کے سوا کہین ہین نہین خرگوش نے کہا اِن خوبیون کے ساتھہ ایک عیب بہی بڑا ہے
کہ یہ سب خوبیان اُسمین چھپ جاتی ہین بادشاہ نے پوچھا وہ کیا عیب ہے اُسکی
بیان کر اُسنے عرض کیا کہ نپٹ احمق اور جاہل ہے دوست اور دشمن کو ہرگز
نہین پہچانتا اگر دشمن کی ران نیچی گیا تو پہر اُسی کا تابع ہوا جسکے یہان پیدا ہوتا
اور تمام عمر پرورش پاتا ہے لڑائی مین دشمن کے اشارت سے اُسی پر دوڑتا
اور حملہ کرتا ہے یہہ خصلت اِس مین تلوار کی سی ہے وہ تو بیجان ہے دوست اور
دشمن مین امتیاز نہین کرسکتے جس طرح اپنے دشمن اور مخالف کو کاٹتی ہے
ویسا ہی اگر مالک یا بنانے والے کی گردن پر پڑے بیتامل اُسکا سر تن سے
جدا کرے اپنے اور بیگانے مین کچھہ فرق نہین جانتی یہی خصلت آدمیون مین ہے
کہ ماں باپ بہائی بہن اور اقرباکے ساتھہ دشمنی کرتی ہین اور کیا کیا مکر و فریب

وقوع مین لاتے ہین جو سلوک کہ دشمن سے کیا چاہیے وہی اپنے یگانون سے کرتے
ہین چھٹ پن مین ماباپ کا دودھ پیتے اور گودین پرورش پاتے ہین جوانی
کے عالم مین دشمن بن جاتے ہین جسطرح حیوانون کا دودھ پیتے اور اونکی کہال
اور بالون سے لباس بناکر فایدہ اُٹھاتے ہین پہر آخر اُنہین حیوانون کو ذبح کرکے
کہال کہینچتے ہین اور پیٹ چاک کرکے آگ کا مزہ چکہاتے ہین بی مروّتی اور بے
رحمی سے احسان اور فایدے جو اُن سے اُٹھاتے ہین یکسر بہول جاتے ہین
جسوقت خرگوش آدمی اور گہوڑے کی مذمت سے فارغ ہوچکا گدہے نے
اُسسے کہا بس اتنی مذمت بجا ہے کون ایسا شخص ہے کہ جسکو اللہ تعالی نے
بہت سے فضیلتین اور نعمتین بخشین اور ایک نعمت سے کہ اُن فضیلتون سے
زیادہ ہو محروم نہ رکہا اور کون ایسا ہے کہ سب نعمتون سے اُسے بے نصیب رکہا
اور ایک نعمت کہ کسی کو نہ دی اُسے نہ عطا کی ایسا دُنیا مین کوئی نہین کہ جسمین
سب بزرگیان اور نعمتین ہون مہربانیان اُس واہب بے منت کی کسی خلق مین
منحصر نہین بخشین اُسکی مہربانیان سب پر ہین مگر کسی پر بہت کسی پر تہوڑی جسکو مرتبہ خاوندیکا بخشا اُسکو
داغ غلامی کا بہی دیا آفتاب و ماہتاب کو کیسا کچہہ مرتبہ بخشا نور ظہور بزرگی برتری یہہ
سب خوبیان اور بزرگیان عطا کین یہان تک کہ بعضی قومون نے اُنکو جہالت سے
اپنا خدا سمجہا پہر بہی گہن کے عیب سے محفوظ نہ رکہا اسواسطے کہ عقلمندون کے
نزدیک یہہ دلیل ہو کہ اگر یہہ خدا ہوتے تو کبہو تاریک نہ ہوتے اور نہ گہٹتے اسی
طرح تمام ستارون کو روشنی اور چمک بخشی ساتہہ اسکے یہہ بہی ہی کہ آفتاب
کی روشنی مین چہپ جاتی ہین اور رات دن گردش مین رہتے ہین کہ آثار مخلوقیت
کے اِن سی نمایان ہون یہی حال جن و انس و ملک کا ہی اگر کسی مین بہت سی بزرگیان
ہین تو ایک آدہہ عیب بہی ہے کمال اُسی اللہ تعالے کو ہے اور کسیکو نہین جب

کہ گدہا اِس کلام سے فارغ ہوا بیل نے کہا جس کسیکو اللہ نے بہت سی
نعمتین عطا کین ہین اور دوسریکو نہین دین اُسکو لایق ہے کہ شکر ادا کرے
یعنی اُن نعمتون مین دوسریکو شریک کرے جس طرح کہ اللہ تعالے نے آفتاب کو
روشنی بخشی ہے یہہ اپنی روشنی سے تمام خلق پر فیض پہنچاتا ہے اور کسی پر منت
نہین رکہتا ایسے ہی ماہتاب اور تمام ستارے موافق اپنے اپنے مرتبے کے
خلق کو روشنی پہنچاتے ہین اور کسی پر احسان نہین دہرتے اسیطرح آدمیون
کو بہی لازم ہے کہ اللہ تعالے نے اُنکو بہت سے نعمتین دی ہین یہہ حیوانون پر
بخشش کرین اور تہوڑا نہ رکہین جسوقت کہ بیل یہہ کہہ چکا سب حیوان ڈاڑہ
مارکر روئے اور کہنے لگے ای بادشاہِ عادل ہم پر رحم کر اور ان ظالم آدمیون
کے ظلم سے ہماری مخلصی کر جتنے حکیم اور عالم جنّون کے حاضر تہے بادشاہ نے
سنکر اُنکی طرف دیکہا اور کہا کہ حیوانون نے جو ظلم اور بے رحمی اور تعدی
آدمیون کی بیان کی سُنی تمنے اُنہون نے عرض کی کہ ہمنے سُنی اور سب سچ ہے رات
دن دیکہتے ہین کسی عاقل و ہوشیار پر اُنکا ظلم چہپا نہین ہے اسی لیے جن بہی اُنکا
ملک چہوڑکر جنگل و بیابان مین بہاگے اور ٹیلے پہاڑون دریاؤن مین جا چہپے اُنکے بدفعلی
اور بداخلاقی کے سبب آبادی کا جانا بالکل چہوڑ دیا جسپر بہی اُنکی خباثت سے مخلصی
نہین پاتے یہانتک ہمسے بدگمان اور بداعتقاد ہین اگر کوئی لڑکا یا عورت یا کوئی
مرد جاہل احمق بیمار ہو تو بہی کہتے ہین کہ جن کا آسیب یا سایہ ہوا ہمیشہ دل مین وسواس
رکہتے ہین اور جنّون کے شر سے پناہ مانگتے ہین حالانکہ کبہی کسی نے نہین دیکہا کہ کسی جن نے
آدمی کو مارا ہو یا زخمی کیا ہو کپڑے چہینے ہون یا چوری کی ہو گہر مین کسی کی سیندہ
دی ہو جیب کتری آستین پہاڑی ہو کسی کی دوکان کا قفل توڑا ہو مسافر کو مارا
ہو بادشاہ پر خروج کیا ہو کسی کو لوٹا ہو قید کیا ہو بلکہ یہہ سب خصلتین اُنہین مین ہین ایک

دوسرے کی فکر مین رات دِن رہتا ہے اِسپر بہی ہرگز تو بہ نہین کرتے اور بہ جبر داخل
ہوتے ہین جب یہہ بہی کہہ چکا چوبدار نے پکار کر کہا صاحبو اب شام ہوئی دربار
برخاست رخصت ہو اپنے اپنے مکانون مین جاؤ صبح کو پہر حاضر ہونا +

چہٹھی فصل بادشاہ او روزیر کی مشورے مین

جسگہڑی بادشاہ مجلس سے اُٹہا بیدار وزیر سے خلوت مین کہا کہ سوال وجواب
اِن آدمیون اور حیوانون کا سُنا تونے اب کیا صلاح دیتا ہے اسکا انفصال
کیونکر کیا چاہیئے کون سے بات تیری نزدیک بہتر ہے وزیر نہایت مرد عاقل
وہوشیار تہا بعد آداب وتسلیمات کے دعائین دے کر کہنے لگا کہ میرے نزدیک
یہہ بہتر ہے کہ بادشاہ جنّون کے قاضیون او رمُفتیون اور حکیمون کو اپنے پاس
بلوا کر اس مُقدّمے مین مشورت کرے کیونکہ یہہ قضیہ بڑا ہے معلوم نہین کہ حق
کسطرف عائد ہے ایسے امرون مین مشورت ضرور ہے دو چار کی صلاح مین
ایک بات منقح ہو جاتی ہے عاقل ودُور اندیش کو لازم ہے کہ ایسے مشکل امرون
مین بے صلاح ومشورت کے کچھہ دخل نہ کرے بادشاہ نے بموجب اُسکے کہنے
کے حکم کیا کہ ہان تمام اَعیان واَرکان جنّون کے حاضر ہون چنانچہ موافق اِس
تفصیل کے کہ قاضی آل برجیس مُفتی آل ناہید دانشمند اولاد بیدار حکما گروہ
لُقمان صاحب تجربہ بنی ہامان عُقلا بنی کیوان اہل عزیمت آل بہرام کے حاضر
ہوئے بادشاہ نے اُن سے فرمایا کہ یہہ اِنسان وحیوان ہمارے یہان نالشی
آئے ہین اور ہمارے مُلک مین آکر پناہ لی ہے تمام حیوان آدمیون کے ظلم و
تعدّی کا شکوہ کرتے ہین یہہ صلاح بتاؤ کہ اِنکے ساتھہ کیا کیا چاہیئے اور معاملہ
اُنکا کسطرح فیصل کیجیئے ایک عالم آل ناہید سے حاضر تہا اُسنے عرض کی کہ میرے
نزدیک یہہ صواب ہے کہ یہہ سب جانور اپنا احوال اور جو ظُلم کہ آدمیون کے

ہاتھہ سے اُٹھایا ہو لکھین اور عالمون سے اِسکا فتوی لیوین اگر کوئی صورت مخلصی کی
اِسکے واسطے ٹہریگی قاضی مُفتی حکم کر دین گے کہ ان کو بیچین یا ازآد کرین یا
تکلیف دینے مین تخفیف اور احسان کرین اگر آدمیون نے حُکم قاضیون کا نہ مانا
اور حیوان اُنکے ظلم سے بہاگے تو پہر اُنکا کچھہ قصور اور گناہ نہین ہے بادشاہ
نے یہہ سُنکر سب سے پوچھا کہ تُم اِس مین کیا کہتے ہو سبنے کہا نہایت خوب اور
یہی مصلحت وقت ہے مگر صاحب عزیمت نے اِس بات کو پسند نہ کیا اور کہا کہ
یہہ آدمی اگر حیوانون کے بیچنے پر راضی ہوئے قیمت اُنکے کون دیویگا اُس فقیہہ
نے کہا بادشاہ اُسنے کہا اِتنا روپیا اِکٹھا بادشاہ کہان سے پاویگا فقیہہ نے
کہا بیت المال سے دیا جائیگا پہر اُس صاحب عزیمت نے کہا بیت المال مین
اِتنا خزانہ کہان ہے جو اُنکی قیمت کو کِفایت کرے اور بعضی آدمی بیچینگے بھی
نہین حیوان سے بہت سی احتیاج رکھتے ہین اور قیمت کی کُچھہ پرواہ نہین رکھتے
چنانچہ بادشاہ وزیر اور بہت سے بہلے آدمی کہ بے سواری چل نہین سکتے
ہرگز اُنکا بیچنا قبول نہ کرین گے اور اس حکم سے منکر ہو جائین گے بادشاہ نے
کہا پہر تیرے نزدیک کیا بہتر ہے اُسنے کہا میرے نزدیک صلاح یہہ ہے کہ بادشاہ
حیوانون کو حکم کرے کہ یہہ سب مُتفق ہو کر ایک ہی رات قید سے بہاگ کر اُنکے ملک
سے دور نکل جاوین جس طرح ہرن پاڑہے اور بہت سے وحشی اور درندے اُنکا
ملک چہوڑ کر بہاگ گئے ہین صبح کو جبکہ یہہ آدمی اُنہین نہ پاوین گے کس پر اسباب
لادین گے اور سوار ہونگے لاچار ہوکر دور کی مسافت کے باعث اُنکی تلاش
مین نہ جا سکین گے چپکے ہوکر بیٹھہ رہین گے اس مین ان حیوانون کی مخلصی ہو
جاوے گی بادشاہ نے اِس بات کو پسند کیا اور سب سے پوچھا کہ اُسنے
جو کہا تمہارے نزدیک بہتر ہے ایک حکیم لُقمان کی اولاد مین تہا اُسنے عرض

کی کہ یہہ بات کچھہ خوب نہین اور یہہ امر نہایت خلاف عقل ہے کسی طرح ہو نہین
سکتا اسواسطے کہ اگر حیوانات مراتون کو انکے قید مین بند ہی اور قیدخانے
کے دروازے بند چوکیدار وہان متعین بستے ہین یہہ سب کیونکر بہاگ سکینگے
صاحب عزنیت نی کہا کہ بادشاہ اس رات کو تمام حبّون کو حکم کرے کہ وہان جاکر قیدخانے
کے دروازے اور حیوانون کے پانو کی رسّیان کہول کر نکال دین اور سب چوکیدارون
کو گرفتار کرلین اور نہ چہوڑین جب تک کہ وے سب انکے ملک سے دور نکل جاوین
اس مین بادشاہ کو نہایت ثواب عظیم ہوگا مین نے انکے حال پر رحم کرکے بطور
نصیحت کے حضور مین گذارش کی ہے اگر حسن نیت سے بادشاہ اس احسان کا
قصد کرے اللہ تعالی بہی بادشاہ کی مدد اور اعانت کریگا خدا کی نعمتون کا بہی شکر
کہ مظلومون کی مدد اور خلاصی کرے لوگ کہتی ہین کہ بعضی پیغمبرون کی کتابون مین
لکہا ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ای بادشاہ مین نے تجہکو روے زمین پر اسواسطے
نہین مسلّط کیا ہے کہ مال جمع کرے اور دنیا کی حرص و ہوس مین مشغول رہی بلکہ اس
لئے کہ مظلومون کی داد کو پہنچی کہ مین بہی انکی داد کو پہنچتا ہون اگرچہ وے کافر
ہون بادشاہ نے پہر سب سے پوچہا کہ تم اس مین کیا کہتے ہو سب نے اسکو
پسند کیا اور کہا یہی مناسب ہے مگر ایک حکیم کیوانی اس بات پر راضی نہوا
بعد دعا و تسلیمات کے کہنے لگا کہ یہہ کام بہت مشکل ہے کسی ڈہب سے ہو
نہین سکتا اسمین مفسدے اور خطرے بہت سے ہین کہ پہر وے کسی طرح اصلاح پذیر
نہین ہوسکینگے بادشاہ نے کہا بتجہی اس مین کس چیز کا خوف ہے بیان کر کہ ہم بہی معلوم
کرین اسنے عرض کی کہ حضرت جسنے یہہ مخلصی کی صورت حیوانون کے واسطے بیان
کی نہایت غلطی کی جب گہڑی بہہ آدمی صبح کو اٹہہ کر حیوانون کو نہ پاوینگے اور انکے
بہاگنے سے خبردار ہونگے پہی جانینگے کہ یہہ کام کسی انسان کا نہین اور حیوانون

کی تدبیرسے بہی ممکن نہین ہے بلکہ یہہ مکر وفریب جنّون کا ہے بادشاہ نے کہا سچ ہے
اِس مین کچہہ شک نہین یہہ ہمین پر گمان کرین گے حکیم نے عرض کی جہان پناہ جسوقت
یہہ حیوان اُنکے ہاتہون سے نکل گئے اور اُنکے فایدون مین خلل آیا نہایت غم
و تاسف کرین گے اور جنّون کے دشمن ہو جاینگے آگے سے تو دشمن ہی ہین اب
زیادہ بُغض و دشمنی رکہینگے حکیمون نے کہاہے کہ مرد عاقل وہی ہے کہ دُشمنون
مین صلح کروادے اور آپ اُنکی عداوت سے محفوظ رہے یہہ بات سُنکر سب
جنّون نے کہا کہ یہہ سچ کہتاہے بعد اُسکے ایک حکیم نے کہا کہ ہم اُنکی عداوت سے
کیون خوف کرین دشمنی اُنکی ہم سے پیش نجایگی جسم ہمارے آتشی اور نہایت
لطیف و سُبک ہین کہ آسمان پر اُڑ جاتے ہین اور آدمیون کے جسم مٹّی سے کثیف
نیچی ہی رہتی ہین اوپر نہین جاسکتے ہم اُن مین بے تکلیف چلے جاتے اور
دیکہتے ہین یہہ ہمین نہین دیکہہ سکتے پہر کس چیز کا خوف ہے حکیم کیوانی نے
اِسکا جواب دیا کہ افسوس تو کچہہ نہین سمجہتا اِنسان اگرچہ خاکی ہین پر اُنمین
بہی ارواح فلکی اور نفوس ملکی ہین کہ ہم پر فضیلت رکہتی ہین اور بہت
سے مکر وحیلے جانتے ہین اگلے زمانے مین آدمیون اور جنّون مین بہت سے
معرکے ہوے ہین کہ اُنکے سُننے سے عبرت آتی ہے بادشاہ نے کہا اُس احوال
سے ہمین بہی مطّلع کر کہ حقیقت اُسکی کیا ہے ہم بہی معلوم کرین حکیم نے کہا آدمیون
اور جنّون مین عداوت طبیعی اور مخالفت جبلّی قدیم سے چلے آتے ہے کہ بیان اُسکا نہایت
طول طویل ہے بادشاہ نے فرمایا کچہہ تہوڑا سا جو بیان ہوسکے ابتدا سے بیان کر

ساتوین فصل اِنسان اور جنّون کی مخالفت کے بیان مین

حکیم نے بموجب حکم بادشاہ کے احوال اُسکا یون ظاہر کیا کہ اگلے زمانے مین کہ خدا
نے آدم کو پیدا نہ کیا تہا تمام روے زمین پر جن رہتے تھے جنگل اور آبادی اور دریا

سب اُنکے عمل مین تہا جب کہ بہت دن گذرے نبوت و شریعت دین و ملک اور بہت سی نعمتین حاصل ہوئین نافرمانی اور گمراہی کرنے لگے نبیون کی وصیت و نصیحت کو نہ مانا اور تمام روے زمین پر فساد برپا کیا اُنکے ظلم سے زمین اور جو رہنے والے زمین کے تہے خدا کی درگاہ مین نالشی ہوئے اور فریاد و زاری کرنے لگے جب کہ ایک زمانہ اور گذرا اور اُنکے نفاق و ظلم نے روز بروز ترقی کی تب اللہ تعالے نے ایک فوج ملایک کی روے زمین پر بہیجی اُنہون نے یہان آکر جنون کو مار کر نکال دیا اور بہتون کو قید و اسیر کر لیا اور زمین پر رہنے لگے چنانچہ عزازیل ابلیس لعین نے حضرت آدم و حوا کو فریب دیا اُنہین قیدیون مین تہا عمر اُسکی بہت تہوڑی تہی کچہہ جانتا نہ تہا اُنہین فرشتون مین پرورش پائی اور سب رسم و رسومات اُنکی اختیار کی جب کہ اُنکا علم سیکہہ کر جوان ہوا اُس قوم کا سردار و رئیس بنا ہمیشہ امر و نہی کے احکام جاری کرتا جب کہ اُس پر بہی زمانہ گذرا اللہ تعالی نے اُن فرشتون سے جو روی زمین پر رہتے تھے کہا اِنِّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً مِنْ غَیْرِکُمْ وَ اٰخُذُ فَعَکُمْ اِلَی السَّمَاءِ یعنی خلیفہ زمین کا بن اُسکو کرونگا جو تم مین سے نہین ہے اور تمہین آسمان پر بلا لونگا ان فرشتون نے ایک مدت سے یہان رہتے تھے۔ یہان کی جدائی کے سبب اِس بات کو مکروہ جان کر خدا کو یون جواب دیا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ وَ یَسْفِکُ الدِّمَاءَ وَ نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَ نُقَدِّسُ لَکَ یعنی پیدا کیجیگا آپ اُس شخص کو جو روے زمین پر فساد اور خون ریزی کرے جسطرح کہ جن کرتے تھے حالانکہ ہم تسبیح کرتے اور تجہی پاک جانتے ہین اللہ تعالی نے فرمایا اِنِّی اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی جس فایدہ کو ہم جانتے ہین تمہین اُسکے کچہہ خبر نہین اور قسم ہے مجکو اپنی کہ آدم اور اُسکی اولا

کے بعد کسی جن و ملک اور حیوان کو زمین پر نہین رکہنی کا غرض کہ جس گہڑی آدم کو
اللہ تعالی نے پیدا کرکے روح کو انکے جسم مین ہونکا اور ان سے حوا کو پیدا کیا اس
وقت تمام فرشتون سے فرمایا کہ تم سب ملکر آدم کو سجدہ کرو انہون نے بموجب حکم الہی
کے سجدہ کیا اور آدم کے تابع ہوئے مگر عزازیل نے سجدہ نہ کیا جہالت و حسد کے
باعث خدا کے حکم سے منکر ہوا یہہ سمجہا کہ آگے مین رئیس و مالک تہا اب انکا تابع
ہونگا اس لئے حسد و بغض سے آدم کا دشمن ہوگیا پہر اللہ تعالی نے فرشتون
سے فرمایا کہ آدم کو جنت مین داخل کرو غرض جسوقت آدم بہشت مین پہنچے جناب
الہی سے یون ارشاد ہوا یَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ
كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا
مِنَ الظّٰلِمِيْنَ حاصل اس آیت کا یہہ ہے کہ ای آدم تم اپنے قبیلے سمیت
اس بہشت مین رہو اور جو تمہارا جی چاہے خوشی سے کہاؤ مگر اس درخت کی پاس
نجائیو اگر اسکے نزدیک جاؤگے تو گنہ گار ہوگے یہہ جنت جو اللہ تعالی نے آدم
کو رہنیکے لیئے عطا کی ایک باغ ہے پورب کی طرف یاقوت کے پہاڑ پر وہا
کسی آدمی کا مقدور نہین کہ جاکر اسپر چڑہہ سکے زمین وہانکی اچہی ہوا معتدل
ہمیشہ ایام بہار کے رہتے ہین نہرین بہت سی جاری درخت ہرے ہرے
میوجات بکثرت پہلے اور اقسام اقسام کے پہول پہل لگے حیوانات وہانکے
کسیکو ستاتے نہین طائر خوش الحان خوبصورت رنگ برنگ کے ڈالیون پر
بیٹہے چہچہے کیا کرتے ہین آدم و حوا وہان بخوشی رہنے لگے ان دونون کے
سر پر بال بہت بڑے بڑے پانو تک لٹکتے تہے تمام بدن انکا بالون سے چہپا
رہتا اس سے نہایت زیب و جمال انکا تہا نہرون کے کنارے چمن مین بخوبی
سیر کرتے پہرتے اقسام اقسام کے میوے کہاتے اور نہرون سے پانی

پیتے بے محنت و مشقت یہہ سب کچھہ میسر تہا ہل جوتنا کہیتے کرنا پیسنا پکانا کاتنا
کپڑا بنتا دہونا یہہ ایک بہی محنت اُنہین نہ تہی جیسا اِس زمانے مین اولاد اُنکی
اِن بلاؤن مین گرفتار ہے جسطرح اور حیوانات وہان رہتے تھے اُسی طرح یہہ دونو
بحفظ و آرام تمام اوقات بسر کرتے کچھہ غم نہ تہا اور جتنے درخت و حیوانات وہان
تہے سب کے نام اللہ تعالی نے آدم کو بتلا دیئے اور فرشتون سے نام اُنکا پوچہا
یہہ تو جانتے نہ تہے حیران ہوکر چپکے ہو رہے آدم سے جسوقت پوچہا اُنہون نے
پوچہتے ہی سب کے نام بتلا دئیے اور فائدہ و نقصان اُنکا سب بیان کیا فرشتون
نے جو یہہ حال دیکہا سب کے سب تابع ہوئے اور آدم کو آپ سے بہتر جانا
عزازیل نے جب کہ یہہ مرتبہ آدم کا دیکہا اور بہی بغض و حسد نے اُسکے ترقی کی
اِس فکر مین ہوا کہ کسی طرح مکر و فریب سے اِنکو ذلیل کیا چاہیے چنانچہ ایکدن
ناصح بنکر اُنکے پاس گیا اور کہا اللہ تعالی نے جو تمکو بزرگی فصاحت و بیان کی
عطا کی ہے آج تک یہہ نعمت کسی کو نہین دی اگر اِس درخت سے تم کچھہ کھاؤ تو
اِس سے زیادہ علم و فضل تمہین حاصل ہو اور ہمیشہ بخوبی و آرام تمام یہان رہو
کبہی موت نہ آوے سدا چین کیا کرو جھگڑی اِس ملعون نے قسم کہا کر کہا اِنّی
لَکُمَا لَمِنَ النّاصِحِیْنَ یعنی مین تمہین نصیحت کرتا ہون یہہ اُسکے فریب مین آگئے
حرص سے پیش دستی کرکے اِس درخت سے کہ جسّے اللہ تعالے نے کہا نامنع کیا تہا کچھہ
کہایا لباس بہشتی جو پہنے ہوئے تھے فی الفور سب بدن سے اُتر پڑا درختون کے پتّے
لیکر بدن چہپانے لگے لنبے لنبے بال جو سر پر تہے وے بہی گر گئے ننگے ہو گئے آفتاب
کی گرمی سے رنگ متغیر اور سیاہ ہوگیا غرض رسوا ہوئے حیوانون نے جو یہہ حال
اُنکا دیکہا صورتین اُنکی مکروہ معلوم ہوئین نفرت سے بہاگے یہہ وہان نہایت ذلیل ہوئے
فرشتون کو حکم ہوا کہ اب اُنکو بہشت سے نکال کر پہاڑ سے نیچے ڈال دو فرشتون

نے ایسی جگہہ ڈالا کہ وہان پہل پتے کچھہ نہ تہے. پہر کیت زمین پر آکر ایک مدت تک اِس
غم و الم مین رو یا کئے اور اپنی حرکت سے بہت شرمندہ ہوئے جب کہ اِس غم و
الم مین ایک زمانہ گذرا اللہ تعالیٰ اُسنے رحم کرکے اُنکی توبہ کو قبول کیا اور گناہ
بخشا ایک فرشتے کو زمین پر بہیجا اُسنے یہان آکر زمین کہو دنا ہل جوتنا بونا
کاٹنا پیسنا خمیر کرنا روٹی پکانا کپڑا بُننا سینا لباس بنانا یہہ سب اُنکو سکہایا
جب کہ اولاد بہت سی ہوئی جن بہی آکر ملے درخت لگانا مکان بنانا اور بہت سی
صنعتین اُنکو سکہائین آپسمین اِنکے اُنکے دوستیان ہوئین بہت مدت تک اِسیطرح
زندگی بسر کرتے تہے پر جب کبہی ابلیس لعین کے مکر و فریب کا مذکور آجاتا ہر ایک آدمی کو
جنون کی طرف سے بغض و حسد کا خیال گذرتا جسگہری قابیل نے ہابیل کو قتل کیا
ہابیل کی اولاد کو بہی خیال گذرا کہ جنون نے اُسکو سکہلایا اِستے اور بہی اُنکو جنون
کے ساتھہ دشمنی و عداوت ہوئی اور اُنکے دفع کرنے کے واسطے مکر و حیلے کرنے
لگے سحر افسون دعا تعویذ شیشے مین بند کرنا بہت سے عمل کہ جنسے جنون کو تکلیف
پہنچی عداوت سے کرتے تہے اور ہمیشہ اِسی فکر مین رہتے جبکہ اللہ تعالیٰ اُسنے
حضرت ادریس پیغمبر کو بہیجا اُنہون نے آکر آدمیون اور جنون مین صلح کروادی اور
سبکو دین و اسلام کی راہ دکہلائی جن بہی آدمیون کے ملک مین آتے اور اُنسے
ملکر آپسمین رہنے لگے اِسیطرح طوفان ثانی تک اور بعد اُسکے بہی حضرت ابراہیم
خلیل اللہ کے زمانے تک بخوبی گذری جب کہ حضرت ابراہیم کو نمرود نے آگ مین ڈالا
پہر آدمیون کو بہی گمان ہوا کہ جنون نے نمرود کو گویہن بنایا سکہایا اور یوسف
کے بہائیون نے جب یوسف کو کوئی مین ڈالا اُسکو بہی اُنہون نے جنون کی فریب
سے جانا یہہ زیادہ سبب دشمنی کا ہوا حضرت موسیٰ پیغمبر جب دنیا مین آئے اُنہون نے
بہی آپس مین اُنسے صلح کروادی اور بہت سے جن حضرت موسیٰ کے دین مین آئے

جب کہ حضرت سلیمان ابن داؤد کو اللہ تعالی نے تمام ہفت اقلیم کا بادشاہ
کیا اور روی زمین کے سب بادشاہون پر غلبہ دیا ساری جن وانس انکے
تابع ہوئے تب جنون نے ازراہ فخر کے آدمیون سے کہا کہ سلیمان کو یہہ
سلطنت ہماری مدد سے ہاتھہ لگی ہے اگر جن مدد نکرتے جس طرح اور بادشاہ ہین ویسے
ایک یہہ بھی ہوتے اور ہمیشہ اپنی غیب دانی ظاہر کرکے آدمیون کو وہم مین ڈالتے
تھے جس گھری حضرت سلیمان نے وفات پائی اور جنون کو خبر نہوئی سب حیران
تھے کہ حضرت سلیمان کہان ہین تب آدمیون کو یقین ہوا کہ اگر یہہ غیب دان ہوتے
تو اتنا حیران نہ ہوتے اور بلقیس کی خبر جسوقت ہدہد کی زبانی حضرت سلیمان کو
پہنچی سب سے فرمایا کہ کون ایسا ہے کہ بلقیس کا تخت قبل اسکے آنیکے اٹھا لاوے
ایک جن کہ نام اسکا اصطوس بن ایوان تھا فخر سے کہنے لگا کہ مین ایسا جلد اٹھا
لاؤن کہ آپ اپنے مکان سے نہ اٹھنے پاوین حضرت سلیمان نے کہا کہ مین چاہتا
ہون اس سے بھی زیادہ جلدی ہو آصف برخیا نے کہ اسم اعظم جانتا تھا کہا کہ مین ایک
پل مین لاؤنگا اور لے ہی آیا جسوقت حضرت سلیمان نے تخت دیکھا بیہوش
ہوگئے اور خدا کو سجدہ کیا جنون پر ظاہر ہوا کہ انسان ہمسے بزرگی زیادہ رکھتے
ہین شرمندہ اور سرنگون ہوکر وہان سے پھرے اور سب آدمی انکے پیچھے
تالیان بجاتے ہوئے چلے جن نہایت ذلیل ہوکر بھاگے اور باغی ہوگئے
حضرت سلیمان نے انکے پکڑنے کے لئے پیچھے فوج بھیجی اور بہت سے عمل انکے
قید کرنیکے بتلا دئے اور یہہ کہا کہ جن اسطرح شیشے مین بند ہوتے ہین اور کتابین
انھین عملیات مین تصنیف کی چنانچہ وہ کتابین بعد وفات کے ظاہر ہوئے
جس گھڑی حضرت عیسی دنیا مین آئے اور تمام جن وانس کو دعوت اسلام کی
اور ہر ایک کو طریق ہدایت بتلا کر فرمایا کہ آسمان پر اس طرح جاکر فرشتون کے

قرب حاصل کرتے ہین بعضی جن حضرت عیسی کے دین مین آکر عابد و پرہیزگار ہوے اور آسمان تک جانے لگے ہمیشہ آسمان کی خبر سنکر یہان کاہنون سے آکر کہتے تھے جب کہ اللہ تعالی نے پیغمبر آخرالزمان کو پیدا کیا اور یہہ آسمان پر جانے سے موقوف ہوئے اُسوقت کہنے لگے اَشَرٌّ اُرِیْدَ بِمَنْ فِی الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِھِمْ رَبُّھُمْ رَشَدًا نہین معلوم دنیا کے رہنے والون کے واسطے یہہ برا ہوا یا خدا اُنکو ہدایت کیا چاہتا ہے اور بعضی جن دین اسلام قبول کرکے مسلمان ہوئے چنانچہ اُنکے اور مسلمانون کے بیچ آج تک صلح چلی جاتی ہے جب کہ حکیم یہہ سب کہہ چکا پھر یہہ کہا کہ ای جنو انکو نہ چھیڑو اور آپسمین فساد نکرو عداوت کسیکی کو عبث ظاہر کرتے ہو مآل اُسکا اچھا نہین ہے یہہ عداوت پتھر کی آگ ہے جسوقت ظاہر ہوئی تو ایک عالم کو جلا دیوے گی خدا پناہ مین رکھے جب گھڑی یہہ دشمنی کے ہم پر غالب آئے تو کیسی خرابی و رسوائی ہے جب کہ سب نے یہہ عجب قصہ سنا ہر ایک نے سر جھکایا اور متفکر ہوا بادشاہ نے اُس حکیم سے پوچھا کہ تیرے نزدیک کیا صلاح ہے یہہ سب جو ہمارے یہان نالشی آئے ہین اور ہمسے پناہ لی ہی انکے جھگڑے کو کس طرح فیصل کیجئے اور راضی کرکے اپنے ملک سے رخصت کیجئے حکیم نے کہا مصلحت نیک بعد تأمل کے معلوم ہوتی ہے جلدی مین کچھہ نہین ہو سکتا میرے نزدیک اب یہہ صلاح ہے کہ بادشاہ کل صبح کو بار عام مین بیٹھے اور ان سبکو بلوا کر ہر ایک کی دلیل و حجت سُننے بعد اُسکے جو صلاح و مناسب وقت جانے حکم کرے صاحب العزیمت نے کہا کہ انسان نہایت فصیح و بلیغ ہین اور حیوان اُس مین عاجز کچھہ بول نہین سکتے اگر انکی چرب زبانی سے ہار گئے اور کچھہ جواب نہ دے سکے تو انکو انہین کے حوالے کیجیگا کہ ہمیشہ تکلیف اور عذاب مین رکھین حکیم نے کہا یہہ انکی قید مین صبر و قناعت کرین زمانہ ہمیشہ برابر نہین گذرتا آخر خدا مخلصی کی دیگا

جسطرح بنی اسرائیل کو فرعون کے عذاب سے نجات بخشی اور آل داؤد کو بخت نصر کے ظلم سے مخلصی دی آل حمیر کو آل تبع کے عذاب سے رہائی بخشی آل ساسان اور آل عدنان کو آل یونان اور آل اردشیر کے ظلم سے نجات دی یہہ زمانہ کسی پر یکسان نہین گذرتا مانند دایرۂ چرخ کے ہمیشہ اس عالم موجودات پر بموجب احکام الہی کے پھرتا ہے ہزار برس مین ایک مرتبہ یا بارہ ہزار برس مین یا چھتیس ہزار برس مین یا تین سے ساٹھہ ہزار برس مین یا ایک دن مین جو پچاس ہزار برس کے برابر ہو ایک مرتبہ پھرتا ہے سچ ہے کہ نیرنگی اس زمانہ بوقلمون کی کسی کو ایک وتیرے پر نہین رکہتی ؞

آٹھوین فصل انسانون کے مشورے مین

بادشاہ یہان اپنے وزیر اور اعیان و ارکان سے خلوت مین مشورت کرتا تھا انسان بھی وہان اپنے مکان مین ستر آدمی جدے جدے شہرون کے رہنے والے مجتمع ہوکر آپس مین صلاح کر رہے تھے جسکے خیال مین جو گذرتا کہتا ایک نے کہا کہ ہمارے اور غلامون کے درمیان جو کچھہ کلمہ کلام آج ہوا تم سب نے سنا اور قضیہ ہنوز فیصل نہوا کچھہ تمھین معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ نے ہمارے حق مین کیا ٹھہرایا ہے سب نے کہا ہمین کیا معلوم مگر اتنا جانتے ہین کہ بادشاہ اسے فکر مین گھبرا رہا ہے شاید کل باہر نہ نکلے دوسرے نے کہا کہ مین یہہ جانتا ہون کل وزیر سے خلوت مین ہمارے مقدمے کا مشورہ کرے کسی نے کہا حکیمون اور عالمون کو جمع کرکے کل مصلحت کریگا کوئی بولا یہہ نہین معلوم کہ حکما ہمارے حق مین کیا صلاح دیوین پر یہہ جانتے ہین کہ بادشاہ ہمسے موافق ہے اور ہمارے ساتھہ اعتقاد نیک رکھتا ہے ایک نے کہا وزیر کا خوف ہے ایسا نہو کہ ہمسے پھر جاوے اور ہمارے حق مین ظلم کرے دوسرے نے کہا یہہ امر سہل ہے وزیر کو کچھہ تحفہ تحایف دیکر اپنی طرف

کر لیوین گے مگر ایک خطرہ ہے سب نے پوچھا وہ کیا ہے کہ قاضی مفتی کے حکم کا بڑا
ڈر ہے سب نے کہا یہہ امر بہی سہل ہے اُنہین بھی کچھہ رشوت دیکر راضی کرین گے
آخر وے بھی ہماری مرضی کے موافق کچھہ حیلے شرعی کرکے حکم کرین گے لیکن صاحب
الغزیمت مرد عاقل اور دین دار ہے کسیکی طرف داری نکریگا اجیانا بادشاہ نے اُنسے
مشورہ کیا خوف ہے کہ مبادا ہمارے غلامون کی سعی بادشاہ سے کرکے ہمارے ہاتہون
سے نکال دیوے ایک نے کہا تو سچ کہتا ہے لیکن بادشاہ نے اگر حکیمون سے
مشورہ کیا تو اُنکی رائین آپسمین مختلف ہین ایک دوسرے کے مخالف کہیگا کوئی بات
منتج نہین ہونیکی ایک نے کہا اگر بادشاہ قاضیون اور مفتیون سے مشورہ کرے
تو ہمارے حق مین کیا کہینگے دوسرے نے کہا عالمون کا فتوی ان تین صورتون سے
خالی نہین یا حکم کرین گے کہ حیوان کو آزاد کرین یا کہینگے انہین بیچ کر قیمت لیوین
یا کہینگے کہ انکو زیادہ تکلیف ندیوین تخفیف اور احسان کرین شرع مین یہی تین
صورتین ہین ایک نے کہا اگر بادشاہ وزیر سے مشورہ کرے معلوم نہین کہ وزیر
کیا صلاح دیوے دوسرے نے کہا مین جانتا ہون یہہ کہیگا کہ ان حیوانون نے
ہمارے ملک مین آکر پناہ لی ہے اور مظلوم ہین اُنکی مدد بادشاہ پر لازم ہے
اسواسطے کہ سلاطین خلیفۂ خدا کہلاتے ہین اللہ تعالی نے اُنکو اسلیے روئے
زمین پر مسلط کیا ہے کہ رعایا پر عدل و انصاف اور ضعیفون کی مدد اور اعانت
کرین ظالمون کو اپنے ملک سے نکال کر خلق مین احکام شریعت کے جاری
کرین کیونکہ روز قیامت کو پرسش اُنہین سے ہووے گی ایک نے کہا اگر
بادشاہ قاضی سے ہمارے انفصال کے لئے کہے تو قاضی تین حکمون مین ایک
حکم کریگا اُسوقت کیا چاہیے سب نے کہا کہ قاضی نائب نبی اور بادشاہ
نگہبان دین ہے اُنکے حکم سے کسیطرح پھر نہین سکتے ایک نے کہا اگر قاضی حکم

کرے کہ حیوانون کو آزاد کرو اور چھوڑ دو تو کیا کروگے دوسرے نے کہا کہ
یہہ جواب دینگے کہ ہم اُنکے مالک موروثی ہین اور یہہ ہمارے جدّ و آبا کے
وقت سے غلامی مین چلے آتے ہین ہمین اختیار ہے چاہین اُنہین چھوڑین اور
آزاد کرین اور چاہین نہ چھوڑین پہر ایک نے کہا اگر قاضی کہے کہ شرعی کاغذ
یا گواہون سے ثابت کرو کہ یہہ ہمارے غلام موروثی ہین ایک نے اُسکا جواب دیا
کہ ہم اپنے دوستون کو جو عادل ہین لاکر گواہ گذرانینگے اُسنے کہا اگر قاضی کہے کہ
آدمیون کی گواہی معتبر نہین ہے اسواسطے کہ یہہ سب حیوانون کے دشمن ہین اور
دشمنون کی گواہی شرع مین سنے نہین جاتے یا کہے کہ بیع نامہ اور سرخط کہان
ہے اگر سچے ہو تو اُسے لاکر حاضر کرو اُسوقت کیا تدبیر کی جاوے یہہ بات سُنتے
ہی سب چپکے ہو رہے کسی نے کچھہ جواب نہ دیا مگر ایک اعرابی نے کہا ہم اُسکا جواب یہہ
دیوینگے کہ کاغذ شرعی ہمارے پاس تھے سب طوفان مین ڈوب گئے اور قاضی
اگر کہے کہ تم اِس بات پر قسم کہاؤ کہ یہہ ہمارے غلام ہین اُسوقت ہم کہینگے کہ قسم منکر
سے چاہیے اور ہم مدعی ہین ایک نے کہا اگر قاضی حیوانون سے قسم لیوے اور
وے قسم کہا کر کہین کہ ہم اُنکے غلام نہین ہین اُسوقت کیا تدبیر کی جاوے گی دوسرے
نے جواب دیا کہ ہم یہہ کہینگے کہ حیوانون نے جہوتہی قسم کہائی ہمارے پاس بہت
سے دلایل ہین کہ اِس دعوی پر دلالت کرتے ہین ایک نے کہا اگر قاضی حکم کرے
کہ اُنہین بیچین اور قیمت لیوین اُسوقت کیا کرو آبادی کے جو رہنے والے تھے
اُنہون نے کہا کہ ہم بیچ کر قیمت لے لیوینگے اور جو جنگل و ویرانی کے باشندے
تھے عرب اور ترک وغیرہ اُنہون نے کہا یہہ نہین ہوگا اگر ہم اِسپر عمل کرین
تو ہلاک ہو جاوینگے اِسکا ذکر نکرو جو کہ اُنکے بیچنے پر راضی ہوتے تھے اُنہون
نے کہا اِس مین خلل کیا ہے اُنہون نے اُسکا جواب دیا کہ اگر حیوانون کو تم بیچین

تو نہایت تکلیف اُٹھاوین دودھ پینا گوشت کہانا بال سے لباس بنانا
اُسکے سوا اور مصارف مین لانا یہہ سب فایدے جاتے رہینگے اس زندگی
سے موت بہلی ہے یہی تکلیف آبادی کے رہنے والون پر بہی ہو دیگی وے
بہی اُن حیوانون سے بہت سی احتیاج رکہتے ہین ہرگز انکے بیچنے اور آزاد
کرنیکا ارادہ نہ کیجیو بلکہ اُسکا خیال بہی جی مین نہ لائیو اگر تخفیف اور احسان
کرنے پر راضی ہو تو مضایقہ نہین اسواسطے کہ یہہ حیوان بہی جاندار ہین ہمارا
تمہارا سا گوشت پوست رکہتے ہین انکو بہی زیادہ تکلیف سے ایذا پہنچتی ہے
تُمنے کوئی نیکی ایسی نہین کی تہی کہ جسکے سبب یہہ خیر ملی کہ خدانے اُن حیوانون
کو تمہارے تابع کیا اور نہ انہون نے کوئی گناہ ایسا کیا تہا کہ اُسکے سبب خدانے
یہہ سزا دی کہ اس عذاب مین گرفتار ہوئے وہ مالک ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے
اُسکے حکم کا کوئی پہیرنے والا نہین ہے ٭

نوین فصل حیوانون کے مشورے مین

بادشاہ جسوقت مجلس سے اٹہا اور سب رخصت ہوکر اپنے اپنے مکانون مین
گئے بہایم بہی جمع ہوکر آپسمین صلاح و مشورے کرنے لگے ایک نے کہا کہ
آج جو مناظرہ ہمارے اور دشمنون کے بیچ ہوا سب سُنا تُمنے اور قضیہ ہنوز
فیصل نہوا اب تمہارے نزدیک کیا صلاح ہے ایک نے کہا کہ صبح کو ہم جاکر بادشاہ
کے آگے روینگے اور اونکے ظلم کا شکوہ کرین گے شاید بادشاہ رحم کرکے
قید سے چہڑا دیوے آج تو ہم پر کچہہ مہربان ہوا ہے مگر بادشاہ کو لازم نہین ہے
کہ بغیر سُنے دلیل و حجت کے حکم کرے اور دلیل و حجت فصاحت بیان اور طلاقت
زبان سے ثابت ہوتی ہے چنانچہ پیغمبر نے فرمایا ہے اِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ
بَعْضَکُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِہٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْکُمَ لَہٗ فَمَنْ قَضَیْتُ لَہٗ بِشَیْءٍ مِنْ حَقِّ

أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ
یعنی تم جو خصومت کرتے ہوئے میرے پاس آئے ہو اور ایک دوسرے سے
دلیل و حجت مین ہوشیار زیادہ ہے اسیکے واسطے مین حکم کرتا ہون پس اگر
نادانستہ ایک کا حق دوسرے کیطرف جاوے چاہئے کہ وہ نہ لیوے اگر
لیویگا تو اسکے واسطے مین نار جہنم مقرر کرونگا انسان بھی فصاحت بیان اور
جودت زبان ہمسے زیادہ رکھتے ہین ہمکو خوف ہے اسکا کہ انکی چرب زبانی سے
دلیل و حجت مین ہم ہار جاوین اور وے غالب رہین تمہارے نزدیک انکی
کیا تدبیر ہے اس مین خوب سا تأمل کیا چاہئے سب بلکہ جو تأمل و فکر کرینگے
تو ایک نہ ایک بات اچھی نکل ہی آویگی ایک نے کہا میرے نزدیک یہی صلاح
ہے کہ قاصدون کو سب حیوانون کے پاس بھیجکر اپنا احوال ظاہر کرین اور انہین
کہلا بھیجین کہ اپنے وکیلون اور خطیبون کو ہمارے یہان روانہ کرین کہ وے
سب یہان آکر ہمارے مددگار ہوین کیونکہ ہر ایک جنس مین ایک بزرگی اور
عقل و فصاحت ہے کہ دوسرے مین نہین ہے جب کہ بہت سے یار و مددگار
جمع ہوینگے ایک صورت مخلصی اور فلاح کی ہو جاویگی اور مدد اسیکی اچھی
ہے وہ جسکی مدد چاہتا ہے کرتا ہے سب حیوانون نے کہا بس یہی صلاح ہے چنانچہ
چھ قاصد جو نہایت معتبر تھے ہر ایک طرف بھیجنے کیواسطے تجویز ہوئے انمین سے
ایک درندون کے لئے دوسرا پرندون کیواسطے تیسرا شکاری جانورون
کیواسطے چوتھا حشرات الارض یعنی کیڑے بیر بہوٹی وغیرہ کیواسطے پانچوان
ہوام یعنی کیڑے مکوڑے سانپ بچھو کے واسطے چھٹا دریائی جانورون کیواسطے
مقرر کرکے ہر ایک طرف روانہ کیا *

دسوین فصل پہلے قاصد کے احوال مین

پہلے قاصد نے جگہڑی درندون کے بادشاہ ابو الحارث یعنی شیر کے پاس جاکر کہا
کہ آدمیون اور حیوانون مین جنّون کے بادشاہ کے سامہنے مناظرہ ہو رہا ہے
حیوانون نے قاصدون کو سب حیوانات کی طرف روانہ کیا ہے کہ آکر اونکی
مدد کرین مجھکو بہی آپ کی خدمت مین بہیجا ہے ایک سردار اپنی فوج سے میرے
ساتھہ کر دیجیے کہ وہان چلکر اپنے ابناے جنس کا شریک ہووے جسوقت
اُسکی نوبت آوے انسانون سے مناظرہ کرے بادشاہ نے قاصد سے پوچھا
کہ انسان حیوانون سے کیا دعوی کرتے ہین اُسنے کہا کہ وے کہتے ہین کہ
سب حیوان ہمارے غلام اور ہم اُنکے مالک ہین شیر نے پوچھا کہ انسان کس
چیز سے فخر کرتے ہین اگر زور و قوت شجاعت دلیری حملہ کرنا کودنا پہاندنا
چنگل مارنا لڑنا بہڑنا ان مین کسی چیز سے فخر کرتے ہون مین ابہی اپنی فوج کو روانہ
کرون کہ وہان جاکر ایک حملے مین انہین متفرق اور پراگندہ کر دیوے قاصد نے کہا
بعضی ان خصلتون سے بہی فخر کرتے ہین ساتھہ اِسکے بہت سے عمل اور صنعتین اور
حیلہ و مکر ڈہال تلوار برچہی نیزہ پیش قبض چہری تیر کمان اور بہت سے ہتہیار
بنا جانتے ہین درندون کے چنگل اور دانتون کیواسطے بدن کو زرہ بکتر
چلتہ نمدے سے چہپاتے ہین کہ اُنکے دانت اور چنگل ہرگز بدن مین اثر نکرین
درندون وحشیون کے پکڑنے کے لئے بہت سے مکر و حیلے کرتے ہین جال اور
پہندے بناتے ہین خندقین اور کوہی اور غار کہود کر مشبہ اُنکے مٹی اور گہاس
سے الگ بند کرتے ہین جسوقت حیوان نادانستہ اُن مین جاکر گرتے ہین پہر
وہان سے نکلنا محال ہوتا ہے لیکن جنون کے بادشاہ کے سامہنے اُن خصلتون کا

کچھہ ذکر نہین ہے وہان فصاحت بیان اور جودت زبان غلبۂ عقل وتمیز ان سب چیزون کیواسطے دلیلین اور حجتین بیان ہوتی ہین جسوقت بادشاہ نے قاصد کے زبانی سُنا ایک گھڑی متفکر ہوکر حکم کیا کہ ہان سب درند ہمارے فوج کے آوین بموجب حکم کے قسم قسم کے درندے شیر بہیڑئے طرح طرح کے بندر نیولے غرض کہ انواع واقسام کے جانور گوشت کہانیوالے اور چنگل مارنے ہارے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے بادشاہ نے جو کچھہ قاصد کی زبانی سُنا تہا اُنسے بیان کیا اور فرمایا کہ تم مین کون ایسا ہے کہ وہان جاکر حیوانون کا شریک ہووے جسوقت وہان جاوے اور دلیل وحجت سے غالب آوے اُسوقت جو کچھہ مجھہ سے طلب کریگا مین اُسے دونگا اور بزرگی بخشونگا سب درندیہہ سُنکر ایک گھڑی اس فکر مین شامل ہوئے کہ اس کام کے لائق کوئی ہے یا نہین چیتا جو وزیر تہا اُسنے شیر سے عرض کیا کہ تو ہمارا بادشاہ وسردار ہے اور ہم تیرے تابع ورعیت ہین بادشاہ کو چاہئے کہ ہرایک امر مین بصلاح وتدبیر اور دانشمندون سے مشورہ کرکے حکم کرے اور رعیت کو چاہیے کہ بادشاہ کا حکم گوش دل سے سُنے اور ہرایک بات مین اُسکی اطاعت کرے اسواسطے کہ بادشاہ بمنزلہ سر کے اور رعیت بجائے اعضا کے ہے جب کہ بادشاہ ورعیت اپنے اپنے طور طریق پر رہین سب امور درست اور ملک مین بند وبست رہتا ہے بادشاہ نے چیتے سے پوچہا وے کون سی خصلتین ہین کہ بادشاہ ورعیت پر واجب ہین اُنہین بیان کر چیتے نے کہا بادشاہ کو چاہئے کہ عادل وشجاع ودانشمند ہو ہرایک امر مین تامل کرے رعیت پر اسطرح مہربانی وشفقت کرے جس طرح اولاد پر مان باپ شفقت ومہربانی کرتے ہین جسمین صلاح وفلاح رعایا کی ہو اُسمین مصروف رہے اور رعیت کو لازم ہے کہ بہر صورت بادشاہ کی اطاعت وخدمتگاری وجانفشانی مین حاضر رہے اور جو ہنر اور صنعت

کہ آپ جانتی ہو بادشاہ کو بتلا دیوے اور عیب و ہنر پر اُسے اطلاع کرے خدمت
گذاریکا حق جیسا چاہیئے بجا لاوے اور اپنی احتیاج کو بادشاہ سے ظاہر کرکے
اُسّے مدد اور اعانت چاہے شیر نے کہا تو سچ کہتا ہے اب اِس مُقدّمے مین کیا
صلاح دیتا ہے چیتے نے کہا ہمیشہ ستارہ اقبال کا روشن و منوّر اور بادشاہ
سدا منصور و مظفر رہے اگر وہان قوت و غلبے اور شجاعت و حسد کا کام ہو اُسکے
واسطے مین ہون مجھی آپ رخصت کیجیئے کہ وہان جاکر بخوبی اُسکا سرانجام کرون
بادشاہ نے کہا اِن کامون مین وہان ایک بہی نہین ہے یوز نے کہا اگر وہان کود
پہاند نے رکہنے پکڑنے کا کام ہو اُسکا کفیل مین ہون بہیڑیے نے کہا اگر وہان حملہ
کرنے لوٹنے غارت کرنے کا کام ہو اُسکا سرانجام مین کرون لومڑے نے کہا
اگر وہان حیلہ و مکر کا کام ہو اُسکے واسطے مین ہون نیولے نے کہا اگر وہان ہونڈہنے
اور چوری کرنے اور چہپ رہنے کا کام ہو اُسکا کفیل مین ہون بندر نے کہا اگر
وہان ناچنے کودنے نقل کرنے کا کام ہو اُسکے واسطے مین ہون بلّی نے کہا اگر
وہان خوشامد و محبت و گدائی کا کام ہو اُسکا سرانجام مین کرون کُتّے نے کہا اگر
وہان نگہبانی اور بہونکنے اور دُم ہلانے کا کام ہو اُسکے واسطے مین ہون چوہے
نے کہا اگر وہان جلانے پہونکنے اور نُقصان کرنیکا کام ہو اُسکے واسطے مین ہون
بادشاہ نے کہا اِن کامون مین وہان کوئی بہی نہین ہے بعد اُسکے چیتے کی طرف
متوجہ ہوکر فرمایا کہ یہہ سب خصلتین جو اِن حیوانون نے بیان کین آدمیون کے بادشاہ
اور امیرون کی فوج کے واسطے چاہیئے اِن امرون کے لائق وہی ہین اسواسطے کہ
اگرچہ ظاہر مین صورت و شکل اُنکی مانند فرشتون کے ہے مگر سیرت مین اُنکی مثل سباع و
بہایم کے ہین لیکن جو کہ علما و فقہا اور صاحب تمیز ہین اخلاق و اوصاف اُنکے
مانند فرشتون کے ہین وہان بہیجنے کے واسطے کون ایسا ہے کہ جاکر حیوانون کی

طرف سے مناظرہ کرے چیتے نے کہا سچ ہے لیکن اب آدمیون کے علماء و
فقہا نے یہہ طریق جسے اخلاق ملکی کہتے ہین چہوڑ کر خصلتین شیطانی اختیار
کی ہین شب و روز مکابرے و مجادلے مین اور ایک دوسرے کی غیبت و
بدی مین رہتا ہے اسی طرح حاکمون اور بادشاہون نے بہی طریق عدالت و
انصاف سے منحرف ہوکر ظلم و بدعت کی راہ اختیار کی ہے بادشاہ نے کہا
تو سچ کہتا ہے مگر چاہئے کہ بادشاہ کا قاصد فاضل و بزرگ ہو حق سے نہ پہرے
پس کون ایسا ہے کہ وہان بہیجا چاہئے کہ قاصد کی سب خصلتین اُس مین ہووین
اِس جماعت مین کوئی ایسا نہین کہ وہان جانیکے لائق ہو *

گیارہوین فصل قاصد کے خصلتون کے بیان مین

چیتے نے شیر سے پوچہا کہ وے کون سی خصلتین ہین کہ قاصد مین چاہئین اُنہین
بیان کیجئے بادشاہ نے کہا قاصد چاہئے کہ مرد عاقل و خوش بیان ہو جس بات
کو سُنے فراموش نکرے بخوبی یاد رکہے راز دل کسی سے نہ کہے امانت و اقرار کا
حق جیسا چاہئے بجا لاوے زیادہ گو نہو کسی بات مین اپنی طرف سے فضولی
نکرے جتنا اُسے کہہ دیا ہے اُتنا ہی کہے جس بات مین بہیجنے والیکے بہتری
ہو اُس مین کوشش و جانفشانی کرے اگر طرف ثانی کچہہ طمع دیوے ایسا
نہو کہ اُسکی طرفداری کیواسطے مسلک امانت و ہدایت سے متزلزل ہو کر
چاہ خیانت و ضلالت مین سر کے بل گرے دوسرے شہر مین کسی نوع سے اگر
فراغت حاصل ہو اُسکے واسطے رہ نجاوے جلد پہرے اور اپنے مالک کو جو کچہہ
سُنا اور دیکہا ہو اُسے آگاہ اطلاع کرے جیسا کہ حق نصیحت و امانت کا مالک
سے چاہئے بجا لاوے کسی خوف کے سبب احکام قاصدی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت
نکرے کیونکہ قاصد پر سب پیغام پہنچانا واجب ہے بعد اُسکے چیتے سے کہا کہ

تیری نزدیک اس گروہ مین کون ایسا ہے کہ اس امر کی لیاقت رکھتا ہو چیتے
نے کہا اس کام کے واسطے سوائے کلیلہ دمنہ کے بھائی کے کوئی بہتر نہین ہے شیر نے
گیدڑ سے کہا چیتے نے جو تیرے واسطے تجویز کیا ہے تو اوس مین کیا کہتا ہے گیدڑ نے
کہا چیتا سچ کہتا ہے خدا اُسکو جزاے نیک دیوے اور مراد کو پہنچا دے بادشاہ
نے کہا کہ تو اگر وہان جاکر اپنے ابنائے جنس کی طرف سے مناظرہ کرے جسوقت
وہان سے مراجعت کریگا سرافراز ہوگا اور انعام پاویگا گیدڑ نے کہا مین بادشاہ
کے تابع ہون لیکن وہان ابنائے جنس میرے بہت دشمن ہین اُسکی کیا تدبیر
کرون بادشاہ نے پوچھا وے کون ہین دمنہ نے کہا کتے میرے ساتھ بہت
دشمنی رکھتے ہین بادشاہ کو کیا معلوم نہین ہے کہ وے آدمیون سے نہایت
مانوس و مالوف ہو رہے ہین درندون کے پکڑنے کے لیئے اُنکی مدد کرتے ہین
بادشاہ نے کہا اُسکا کیا سبب ہے کہ وے انسانون سے اتنا مربوط ہوکر
درندون پر حملہ کرتے ہین اپنے ہمجنسون کو چھوڑ غیر جنس کے شریک ہوئے اس
بات سے ریچھ کے سوا کوئی واقف نہ تھا اُسنے کہا اسکا سبب مین جانتا ہون
بادشاہ نے کہا بیان کر ریچھ نے کہا کتون نے طبائع کی موافقت اور اخلاق کی
مجانست کے سبب آدمیون سے ارتباط بہم پہنچایا ہے اُسکے سوا بہت سی
لذتین کھانے پینے کی وہان حاصل ہوتی ہین اور طبیعتون مین اُنکی حرص و بخل
اور اخلاق بد مثل آدمیون کے ہے یہہ زیادہ موجب موافقت کا ہے اور
درندے ان بدیون سے کنارہ کرتے ہین سبب اُسکا یہہ ہے کہ کتے گوشت کھاتے اُسکے
ہین کچا پکا حلال حرام تر و خشک نمکین بے نمک اچھا برا جیسا پاتے ہین
سوا پھل پھلاری ساگ پات روٹی دال دودھ دہی میٹھا کھٹا گھی تیل شہد اور
ستو اور جو اقسام آدمیون کے کھانیکی ہین سب کھاتے ہین کچھ نہین چھوڑتے

درندان چیزون کو کہاتے نہین بلکہ پہچانتے بہی نہین ہین اور حرص و بخل انہین اس مرتبے مین ہے ممکن نہین کہ کسی جانور کو بستی مین آنے دیوین اسواسطے کہ وہ اگر کچہہ کہانہ لیوے اگر کبہی ناگہانی کوئی لومڑی یا گیدڑ کسی گانو مین رات کو گیا کہ مرغی یا چوہا یا بلّی یا مردار یا کوئی ٹکڑا روٹی کا چرا لے آوے کتّے کس شدت سے بہونکتے ہین اور حملہ کرکے آخر وہان سے نکال دیتے ہین اس طمع و حرص کے باعث ذلیل و خراب کتّے ہین اگر کسی مرد یا عورت یا لڑکے کے ہاتہہ مین روٹی یا کچہہ اور کہانیکی چیز دیکہتے ہین طمع سے دُم اور سر ہلاتے ہین اگر اُسینے حیا سے ایک آدہہ ٹکڑا اُنکے آگے ڈال دیا کس طرح جلدی دوڑکر اُسکو اُٹہا لیتے ہین کہ دوسرا لینے نہ پاوے یہہ سب بدیان انسانون مین بہی ہین اس موافقت کے باعث کتّے اپنے ابنائے جنس کو چہوڑ اُنسے جا ملے ہین اور درندون کی گرفتاری کی واسطے اُنکی مدد اور اعانت کرتے ہین بادشاہ نے کہا کتّے کے سوا اور بہی کوئی درند ایسا ہے کہ آدمیون سے موافقت اور دوستی رکہتا ہو ریچہہ نے کہا بلّی بہی اُنسے نہایت مالوف ہے بادشاہ نے پوچہا اُسکی موافقت کا کیا سبب ہے ریچہہ نے کہا اُسکا بہی یہی ایک سبب ہے کہ طبیعت اُسکی اور انسانون کی موافق ہے بلّی کو بہی حرص و رغبت اقسام اقسام کے کہانے کی مثل آدمیون کے ہے بادشاہ نے کہا اُنکے نزدیک اسکا کیا حال ہے ریچہہ نے کہا یہہ کتّے سے کچہہ بہتر رہتی ہے اسواسطے کہ اُنکے گہرون مین جاکر فرش پر سوتی اور کہانیکے وقت دسترخوان پر جاتی ہے جو کچہہ وے آپ کہاتے ہین اُسکو بہی دیتے ہین اور جو کبہی یہہ فرصت پاتی ہے تو کہانے پینے مین اُنکے چوری بہی کرتی ہے مگر کتّے اُنکو نہین چہوڑتے کہ مکانون مین جانے پاوے اسیواسطے کتّے اور بلّی مین حسد و بغض رہتا ہے،

کتے جسوقت اُسکو دیکہتے ہین اپنی جگہہ سے جست کرکے اسطرح حملہ کرتے ہین کہ اگر
پاوین تو چہیچہڑا چہیچہڑا کرین اور کہا جاوین اور بلّی بہی جسوقت کتّون کو دیکہتی
ہے منہہ نوچتی اور دُم اور بال اپنے گہسوٹتی ہے نہایت غصّے اور غضب سے
پہولتے اور بڑھہ جاتی ہے اُسکا سبب یہی ہے کہ یہہ بہی اُنکی دشمن ہے شیر نے
پوچہا ان دو کے سوا کوئی اور بہی اُنسے مانوس ہے ریچہہ نے کہا چوہے بہی اُنکے
گہرون اور دوکانون مین جاتے ہین مگر اُنکو آدمیون سے اُنست نہین ہے بلکہ
وحشت کرتے اور بہاگتے ہین بادشاہ نے کہا اُنکے جانیکا کیا سبب ہے اُسنے
کہا یہہ بہی اقسام کے کہانے پینے کی رغبت سے جاتے ہین بادشاہ نے پوچہا
کوئی جانور اور بہی اِنکے یہان جاتا ہے ریچہہ نے کہا نیولے بہی کبہی چوری
چہپی کچہہ چُرانے اور لے بہاگنے کے واسطے جاتے ہین پہر بادشاہ نے پوچہا
کہ اِنکے سوا کوئی اور بہی اُنکے گہرون مین جاتا ہے ریچہہ نے کہا اور کوئی
نہین جاتا مگر آدمی زبردستی چیتون اور بندرون کو پکڑ لیجاتے ہین پر یہہ
وہان جانے سے راضی نہین ہین بادشاہ نے پوچہا کہ بلّی اور کتّے کسوقت
سے انسانون سے مانوس ہوئے ریچہہ نے کہا جسوقت سے بنی قابیل بنی
ہابیل پر غالب آئے بادشاہ نے کہا یہہ احوال کیونکر ہے اُسے بیان کر ریچہہ
نے کہا جسگہڑی قابیل نے اپنے بہائی کو جسکا نام ہابیل تہا قتل کیا بنی ہابیل
نے بنی قابیل سے قصاص چاہا اور اُسی لڑائی کے آخر بنی قابیل غالب آئے شکست
دیکر تمام مال اُنکا لوٹ لیا اور مواشی بیل اونٹ گدہے خچر سب لوٹ کر بہت
مالدار ہوگئے آپس مین دعوتین کین طرح طرح کے کہانے پکوائے حیوانون کو
ذبح کرکے کلّے پائے اُنکے جابجا اپنے ہر ایک شہر اور گانؤن کے گرد بگرد
پہکوائے بلّی اور کتّون نے جو یہہ گوشت کی کثرت اور کہانے پینے کی وسعت

دیکھی اپنے ابناے جنس کو چھوڑ کر رغبت سے اُنکی بستیون مین آسے اور معین و مددگار ہوئے آج تک اُنسے ملے جُلے رہتے ہین شیر نے جب یہہ قصہ سُنا نہایت متاسف ہوکر کہا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور کئی بار اس کلمہ کو تکرار کیا ریچھ نے بادشاہ سے پوچھا کہ بلی اور کتون نے جو اپنے ابناے جنس سے مفارقت کی آپکو اُسکا افسوس کیا ہے شیر نے کہا مجھے اُنکے جانیکا کچھہ افسوس نہین مگر تاسف اِس بات کا ہے کہ حکیمون نے کہا ہے بادشاہون کیواسطے انتظام و بندوبست مین اِسنے زیادہ کوئی فساد و نقصان نہین ہے کہ اُنکی فوج کے مددگار جُدا ہوکر دشمن سے جا ملین اِسواسطے کہ یہہ جاکر اُسکو اوقات غفلت اور تمام نیک و بد اور سارے بہید سے اطلّاع کردینگے اور ہر ایک امر سے اُسے آگاہ کرکے راہین پوشیدہ اور بہت سے مکر بتلا دینگے یہہ سب بادشاہون کیواسطے اور فوج کے لیئے نہایت فساد عظیم ہے خدا اُن بلی اور کتون مین بہی برکت نکرے ریچھہ نے کہا جو کچھہ بادشاہ نے چاہا خدا نے وہی کتون کے ساتھہ کیا اور بادشاہ کی دعا قبول کی اُنکی نسل سے خیر و برکت اٹھا کر بکریون کو دی بادشاہ نے کہا یہہ کیونکر ہے اُسے بیان کر ریچھہ نے کہا اِسواسطے کہ ایک کُتیا پر بہت سے کُتے جمع ہوکر پیٹ رکھاتے ہین جننے کے وقت نہایت شدّت و محنت سے آٹھہ دس بچے اور کبہی اُس سے بہی زیادہ جنتی ہے مگر کبہی کسی نے بستی یا جنگل مین کتون کا بہت سا غول نہ دیکھا حالانکہ اُنہین کوئی ذبح بہی نہین کرتا اور بکریان باوجود اِسکے کہ تمام سال مین ایک یا دو بچے جنتی ہین اور ہمیشہ ذبح ہوتی ہین پہر بہی گلّے کے گلّے جنگلون اور بستیون مین نظر آتے ہین کہ شمار نہین ہو سکتا اُسکا سبب یہہ ہے کہ کُتے اور بلی کے بچون کو کہانے سے برکت نہین ہوتی

آفتین پہنچتی ہین اور کہانیکے اختلاف کے سبب وی امراض مختلف کہ کسی ورند کو نہین ہوتے اُنہین ہوتے ہین اور راہ زنی بدی اور آدمیون کی ایذا کے باعث زندگی بہی اُنکی اور اُنکی اولاد کی کم ہوتی ہے اسیواسطے ذلیل و خراب ہین بعد اُسکے شیر نے کلیلہ سے کہا کہ تو آپ رخصت ہو وہان جنون کے بادشاہ کے روبرو جاکر جس بات کے واسطے مقرر ہوا ہے اُسکا سرانجام کر ✦

بارھوین فصل دوسرے قاصد کے بیان مین

دوسرے قاصد نے جس گہڑی طایرون کے بادشاہ شاہ مرغ کے پاس جاکر احوال ظاہر کیا اُسنے ماجرا حیوانون کا سُنکر حکم کیا کہ سب طایر آنکر حاضر ہون چنانچہ انواع و اقسام کے طایر جنگلی پہاڑی دریائی نہایت کثرت سے کہ جنکا شمار خدا کے سوا کوئی نجانے بموجب حکم کے آکر جمع ہوئے شاہ مرغ نے اُسنے کہا کہ آدمی دعوی کرتے ہین کہ سب حیوان ہمارے غلام اور ہم اُنکے مالک ہین اسواسطے بہت حیوان جنون کے بادشاہ کے سامہنے انسانون سے مناظرہ کرتے ہین بعد اُسکے طاؤس نے وزیر سے کہا کہ طایرون مین کون گویا و فصیح زیادہ ہے کہ وہان بہیجنے کے لایق ہو اور انسانون سے مناظرہ کرے طاؤس نے کہا یہان طایرون کی جماعت حاضر ہے جسکو فرمائیے وہان جاوے شاہ مرغ نے کہا مجہی سب کا نام تبلا دے کہ مین اُنہین پہچانو طاؤس نے کہا ہدہد ✦ مرغ ۔ کبوتر ۔ تیتر ۔ بلبل ۔ کبک سُرخاب ✦ ابابیل ۔ کوّا کلنگ سنگخوارہ ✦ گنجشک ✦ فاختہ ✦ قمری ممولا ✦ بط ✦ بگلہ ✦ مُرغابی ✦ ہزار داستان ✦ شتر مرغ ✦ وغیرہ یہہ سب حاضر ہین شاہ مرغ نے طاؤس سے کہا کہ ایک ایک کو مجہی دکہادے کہ مین دیکہون اور ہر ایک کی خصلت و صفت معلوم کرون کہ اس کام کیواسطے

کون لایق ہے طاؤس نے کہا ہُدہُد جاسوس مُصاحب سلیمان ابن داؤد کا یہہ ہے کہ لباس رنگ برنگ کے پہنے ہوئے بیٹھا ہے وقت بولنے کے اِسطرح جھکتا ہے کہ گویا رکوع و سجدہ کرتا ہے نیکی کیواسطے حکم کرتا اور بدی کو منع کرتا ہے اسی نے سلیمان ابن داؤد کو شہر سبا کی خبر پہنچائی اور یہہ کہا کہ مین نے جو عجایب و غرایب جہان کے دیکھے ہین وے آپ نے بھی نہین دیکھے چنانچہ شہر سبا سے ایک خبر لایا ہون آپکے واسطے کہ ہرگز جھوٹھ کا اُس مین دخل نہین وہان ایک رنڈی ہے کہ جسکے جاہ و حشم کے بیان مین زبان قاصر ہے سلطنت اُس ملک کی اُسکے اختیار مین ہے اور ایک تخت نہایت بڑا ہے کہ اُسپر بیٹھی ہے غرض تمام جہان کی نعمتین اُسکے یہان موجود ہین کسی چیز کی کمی نہین مگر وہ اور اُسکی قوم کے لوگ سخت گمراہ ہین خدا کو نہین مانتے آفتاب کو سجدہ کرتے ہین شیطان نے ازبسکہ اُن لوگون کو گمراہ کیا ہے ضلالت کو عین عبادت جانتے ہین خالق کریم کو جسنے پیدا کیا زمین و آسمان و عرش اور تمام ظاہر و پوشیدہ سے واقف ہے چھوڑکر آفتاب کو کہ جو بھی اُسکے نور کا ایک ذرہ ہے خدا جانتے ہین حالانکہ قابل پرستش کے اُس واحد حقیقی کے سوا کوئی نہین ہے مرغ اذان کہنے والا یہہ ہے کہ تاج سر پر رکھے ہوئے دیوار پر کھڑا ہے آنکھین سُرخ بازو پھیلائے ہوئے دُم اُٹھی ہوئی نہایت غیور اور سخی ہمیشہ تکبیر و تہلیل مین رہتا ہے نماز کا وقت پہنچاننا اور ہمسایون کو یاد دلاتا اور نصیحت کرتا ہے صبح کے وقت اپنی اذان مین یہہ کہتا ہے ای ہمسائے کے رہنے والو یاد کرو اللہ کے تئین بہت دیر سے سوتے ہو موت اور خرابی کو نہین یاد کرتے دوزخ کی آگ سے خوف نہین کرتے بہشت کے مشتاق نہین ہوتے اللہ کی نعمتون کا شکر نہین کرتے یاد کرو اُس شخص کو کہ سب لذتون کو نیست

وتا بو د کریگا عاقبت کی راہ کا توشہ تیار کرو اگر چاہتے ہو کہ آتش دوزخ سے محفوظ
رہو تو عبادت و پرہیزگاری کرو تیتر ندا کرنے والا یہہ ٹیلے پر کھڑا ہوا ہے
رخسارے سفید بازو ابلق رکوع اور سجدون کی کثرت سے خمیدہ قامت
ہو رہا ہے ندا کے وقت غافلون کو یاد دلاتا اور بشارت دیتا ہے بعد اسکے
یہہ کہتا ہے شکر کرو اللہ کی نعمتون کا کہ نعمت زیادہ ہو اور خدا پر بدگمانی نکرو اور
اکثر مناجات مین خدا سے یہہ دعا مانگتا ہے یا اللہ پناہ مین رکہہ مجھے شکاری جانورون
اور گیدڑون اور آدمیون کی بدی سے اور طبیب جو میرے گوشت کہانیکے واسطے
مریضون سے فایدہ بیان کرتے ہین اسسے بہی مجھے محفوظ رکھہ کہ اس مین میری
زندگی نہین ہے یاد کرتا ہون مین ہمیشہ خدا کو تین صبح کیوقت ندا سے حق کرتا ہون
کہ سب آدمی سنین اور نیک نصیحت پر عمل کرین کبوتر ہدایت کرنے والا یہہ ہے
کہ نامہ لیکر دور دور شہرون کی سیر کرتا ہے اور کبہی اڑتے وقت نہایت
افسوس سے یہہ کہتا ہے وحشت ہے بہائیون کی جدائی سے اور اشتیاق ہے
دوستون کی ملاقات کا یا اللہ ہدایت کر مجھے وطن کی طرف کہ دوستون کی
ملاقات سے خوشی حاصل ہو اور کبک یہہ ہے کہ پہولون اور درختون مین
ہمیشہ باغ کے بیچ خوشخرامی کرتی اور زینت خوش آوازی سے نغمہ سرائی مین
مشغول رہتے ہے ہمیشہ وعظ و نصیحت سے یہہ کہتی ہے ای عمر و بنیاد کے
فنا کرنے والے باغ مین درختون کے لگانے والے شہر مین گہرون کے
بنانے والے بلندی کے بیٹھنے والے زمانے کی سختی سے کیون غافل ہے
پرہیز کر کسی دم خالق کو نہ بہول یاد کر اس دن کو کہ یہہ عیش اور مکان چہوڑ کر
گور کے اندر سانپ اور بچہوؤن مین جا کر پڑیگا اگر اس وطن کے چہوڑنے
کے آگے ابہی سے خبردار ہو رہے تو بہتر ہے کہ وہان اچھے مکان مین پہنچے

نہین تو خرابی مین پڑیگا اور سُرخاب یہہ ہے جسطرح خطیب منبر پر چڑہتا ہے
اُسیطرح یہہ بہی دوپہر کے وقت ہوا مین بلند ہوکر زراعت کے انبارون پر
جاکر انواع و اقسام کے نغمے بہت خوش آوازی سے کرتا ہے اور اپنے خطبے
مین یہہ کہتا ہے کہان ہین وے ارباب تجارت اور اہل زراعت کہ ایک دانہ
بونے مین خدا کی رحمت سے بہت سے منفعت اٹہاتے تہے ای صاحبو خدا کے
خوف سے عبرت کرو موت کو یاد کرکے مرنیکے قبل اُسکی عبادت کا حق بجا لاؤ
اور اُسکے بندون کے ساتہہ نیکی اور احسان کرو. بخل کے باعث یہہ خیال
جی مین نہ لاؤ کہ آج ہمارے یہان کوئی فقیر محتاج آوے اسواسطے کہ جو آج اُسکے دن
نیکی کا درخت پہلاویگا کل اُسکا پہل اور مزہ اُٹہاویگا یہہ دنیا آخرت کی
کہیتی ہے. جوکہ اس مین نیک عمل کی زراعت کریگا فائدہ اُسکا عاقبت مین پاویگا
اگر کوئی عمل بد کریگا گہاس ہوس کی مانند آتش دوزخ مین جلیگا یاد کرو
اُس دن کو کہ خدا کافرون کو مومنون سے جدا کرکے جہنم کی آگ مین ڈالیگا اور مومنون
کو بہشت مین پہنچا دیگا بلبل حکایت کرنیوالی یہہ شاخ درخت پر بیٹہی ہوئی ہے
چہوٹا سا جسم اڑنے مین جلد رخسارے سفید داہنے بائین ہر وقت متوجہ
رہتی ہے نہایت فصاحت و خوش الحانی سے نغمہ پردازی کرتی اور باغون
مین انسانون کے ساتہہ گرم صحبت رہتی ہے بلکہ اُنکے گہرون مین جاکر ہم کلام
ہوتی ہے جسوقت کہ وے یاد الٰہی سے غافل ہوکر لہو و لعب مین مشغول
ہوتے ہین وعظ و نصیحت سے کہتی ہے سبحان اللہ کتنے غافل ہو کہ اس چند
روز کی زندگی پر فریفتہ ہوکر حق کی یاد سے غفلت کرتے ہو اُسکے ذکر مین
کیون نہین مشغول ہوتے یہہ نہین جانتے ہو کہ تم سب مرنیکے واسطے پیدا ہوئے
ہو بوسیدہ ہونے کے لئے پرورش ہوئے فنا ہونے کے واسطے جمع ہوئے

ہو یہہ گہر خراب ہونیکے واسطے بناتے ہو کب تک اس دنیا کی نعمت پر فریفتہ
ہو کر لہو و لعب مین مصروف رہوگے آخر کل مرجاوگے مٹی مین دفن ہوگے
اب بہی ہوشیار ہو نہین جانتے ہو کہ اللہ تعالے نے اصحاب فیل کے ساتہہ کیا
کیا ابرہہ جو سردار گروہ کا تہا چاہتا تہا کہ مکر و غدر سے خانہ خدا کو منہدم کرکے
بہت سے لوگون کو ہاتہیون پر بٹہلا کر متوجہ بیت اللہ کا ہوا آخر خدا نے انکے
مکر و غدر کو باطل کیا گروہ کے گروہ طایرون کے ان پر مسلط کئے طایرون
نے سنگریزے لیکر اس طرح سے سنگ افشانی کی کہ سبکو ہاتہیون سمیت
کرم خوردہ پتے کی مانند کر دیا بعد اسکے کہتی ہی الہی محفوظ رکھہ مجہکو لڑکون کی
حرص اور تمام حیوانون کے شر سے کوا کاہن یعنی اخبار غیب کی ظاہر کنیدہ لا
یہہ ہے سیہ فام پرہیزگار ہر ایک چیز کی خبر کہ ہنوز ظاہر نہین ہوی ہے بیان
کرتا ہے ہر وقت یاد الہی مین مصروف رہتا اور ہمیشہ سیر و سفر مین اوقات
بسر کرتا ہے ہر ایک دیار مین جاکر آثار قدیم کی خبر لیتا ہے غفلت کی آفتون سے
غافلون کو ڈراتا اور وعظ و نصیحت سے یہہ کہتا ہے پرہیزگاری کرو اور خوف
کرو اس روز سے کہ گور مین بوسیدہ ہو جاوگے اعمال کی شامتون سے
پیوستہ کہنچے جاوینگے اب گمراہی سے اس دنیا کی زندگی کو آخرت پر
ترجیح دیتے ہو حکم الہی سے بہاگ کر کہین ٹہکانا اور مخلصی نہین ہے اگر رہائی
چاہتے ہو تو صلوۃ و دعا مین مشغول ہو شاید اللہ تعالی رحم کرکے بلا سے محفوظ
رکہے ابابیل ہوا مین سیر کرنے والی یہہ ہے کہ اڑنے مین سبک بال و چہوٹے
بازو بڑے بیشتر آدمیون کے گہرون مین رہتی اور وہان اپنے بچون کو
پرورش کرتی ہے ہمیشہ صبح و شام دعا و استغفار پڑہتی ہے سفر مین [illegible]
نکل جاتی ہے گرمی کے دنون مین سرد مکان مین اور جاڑون مین گرم مکان [illegible]

میں سکونت اختیار کرتی ہے ہمیشہ تسبیح و دعا میں یہی ورد رکھتی ہے پاک ہے
وہ جسنے پیدا کیا دریا اور زمین کو پہاڑوں کا قایم کرنے والا نہروں کا جاری
کرنیوالا موافق قدر کے رزق و موت کا مقدر کرنے والا کہ اُسے ہرگز تجاوز
نہیں ہوتا وہی سفر میں مسافروں کا مددگار ہے مالک ہی تمام روئے زمین کا
اور ساری مخلوقات کا بعد اِس تسبیح و دعا کے کہتی ہے کہ ہر ایک دیار میں
ہم گئے سب بندوں کو دیکھا اور اپنے وطن میں پھر آئے پاک ہی وہ جسنے
نر اور مادہ کو جمع کرکے اولاد کی کثرت عطا کی اور زاویہ نیستی سے نکال کر
لباس ہستی کا پہنایا حمد ہے واسطے اُسکے کہ پیدا کرنے والا تمام بندوں کا
اور عطا کرنیوالا نعمتوں کا ہے اور کلنگ نگہبانی کرنیوالا یہہ میدان میں کھڑا
رہے گردن لمبی پاؤں چھوٹی اوڑنے کے وقت آدھے آسمان تک پہنچتا ہے
رات کو دو مرتبے نگہبانی کرتا اور حمد الٰہی میں تسبیح کرتا اور کہتا ہے پاک ہے
وہ اللہ جسنے اپنی قدرت سے ہر ایک حیوان کا جوڑا بنایا کہ آپس میں ملنے
سے توالد تناسل ہو اور اپنے خالق کی یاد کریں اور سنگخوارہ خشکی کا
رہنیوالا یہہ ہے ہمیشہ جنگل بیابان میں رہتا ہے صبح و شام یہہ ورد رکھتا ہے
پاک ہے وہ جسنے پیدا کیا آسمان اور زمین کو وہی پیدا کرنیوالا افلاک اور
بروج اور ستاروں کا کہ سب اُسیکے حکم سے پھرتے ہیں پانی کا برسنا
ہوا کا چلانا رعد و برق کا ظاہر کرنا اُسی کا کام ہے وہی اُٹھانیوالا زمین سے
بخارات کا جسکے سبب جہان کا انتظام ہے عجب خالق ہے کہ بعد مدت
کے استخوان کہنہ و بوسیدہ کو زندہ کرتا ہے سبحان اللہ کیا خالق ہے کہ
زبان انسان کی اُسکی حمد اور وصف میں قاصر ہے کیا امکان کہ اُسکی کُنہ تک
عقل کو رسائی ہو اور ہزار داستان خوش الحان یہہ شاخ درخت پر بیٹھا

ہو اسے چہوٹا سا جسم حرکت مین سبک خوش آواز حمد الٰہی مین اسطرح الحان سے نغمہ سرائی کرتا ہے حمد ہے واسطے اللہ کے کہ صاحب قدرت واحسان سے یکتا ہے کہ کوئی اسکا ہمتا نہین بخشش کرنیوالا پوشیدہ اور ظاہر نعمتونکا دینے والا مثل دریا کے بیدریغ ہر ایک انسان کو فیضان نعمت سے سرافراز کرتا ہے اور کبھی نہایت افسوس سے اس طور پر کہتا ہے کیا خوش تہا وہ زمانہ کہ باغ مین پہول کی سیر تہی تمام درخت انواع واقسام کے میوون سے لدے تہے اس مین شاہ مرغ نے طاؤس سے کہا کہ ان مین تیرے نزدیک کون صاحب لیاقت مین زیادہ ہے کہ وہان اسکو بہیجئے کہ انسانون سے جاکر مناظرہ کرے اور اپنے ہمجنسون کا شریک ہووے طاؤس نے کہا کہ یہہ سب اس بات کی لیاقت رکہتے ہین اسواسطے کہ سب شاعر اور فصیح ہین مگر ہزار داستان ان مین زیادہ فصیح و خوش الحان ہے شاہ مرغ نے اسکو حکم کیا کہ تو اب رخصت ہوکر وہان جا اور توکل خدا پر کر کہ وہی ہر حال مین معین اور مددگار رہے

تیرھوین فصل تیسرے قاصد کے احوال مین

تیسرے قاصد نے جہگڑی مکہیون کے سردار یعسوب کے پاس جاکر تمام احوال حیوانون کا بیان کیا یہہ تمام حشرات الارض کا بادشاہ تہا سنتے ہی اسنے حکم کیا کہ ہان سب حشرات الارض حاضر ہون بموجب حکم کے مکہیان و مچہر و انس و پتنگے پسو بہر پروانے غرض جتنے حیوان چہوٹے جسم کے بازو سے اڑتے ہین اور ایک سال سے زیادہ نہین جیتے آکر حاضر ہوے بادشاہ نے جو خبر قاصد کی زبانی سنی تہی ان سے بیان کی اور کہا کہ تم مین سے کون ایسا ہے کہ وہان جاوے اور حیوانون کی طرف ہوکر انسانون سے مناظرہ کرے سب نے عرض کیا کہ انسان کس چیز سے ہم پر فخر کرتے ہین قاصد نے کہا وے ا

بات کا فخر کرتے ہین کہ قد و قامت ہمارے بڑے قوت زیادہ رکہتی ہین ایک ہر
چیز مین حیوانون سے غالب ہین بہرون کے سردار نے کہا کہ ہم وہان جاکر
انسانون سے مناظرہ کرین گے مکہیون کے رئیس نے کہا کہ ہم وہان جاکر
اپنی قوم کی نیابت کرین گے مچہرون کے سردار نے کہا کہ ہم وہان جاوینگے
ملخ کے سردار نے کہا کہ ہم وہان جاکر اپنے ابنائے جنس کے شریک ہوکر انسانون
سے گفت گو کرین گے اسی طرح ہر ایک اس بات پر مستعد ہوا بادشاہ نے کہا
یہہ کیا ہے کہ سب بلا تامل و فکر وہان جانے کا قصد کرتے ہین پشّون کی جماعت نے
عرض کیا کہ ای بادشاہ بھروسا خدا کی مدد کا ہے اور یقین ہے کہ اسکی مدد سے
ہم اُن پر فتح پاوین گے اسواسطے کہ اگلے زمانے مین بڑے بڑے بادشاہ
ظالم ہوئے ہین خدا کی مدد سے ہم اُن پر ہمیشہ غالب رہے ہین بارہا اسکا
تجربہ ہوا ہے بادشاہ نے کہا اس احوال کو بیان کرو مچہرون کے سردار نے
عرض کیا کہ انسانون مین نمرود بادشاہ عظیم الشان تہا نہایت متکبر و گمراہ کہ
اپنے دبدبے اور جاہ و حشم کے آگے کسی بشر کو خیال مین نہ لاتا ہمارے
گروہ سے ایک پشہ کہ نہایت چہوٹا اور ضعیف البنیہ تہا اُسنے ایسے بادشاہ
کو ہلاک کیا باوجود جاہ و حکمت کے کچہہ اُسکا زور نہ چل سکا بادشاہ نے
کہا سچ کہتا ہے بہرنے کہا جسوقت کوئی آدمی اپنے سلاحون سے درست ہوکر
ہاتھ مین نیزہ تلوار چہری تیر لیکر طیار ہوتا ہے ہم مین سے اگر کوئی بہر جاکر
اُسے کاٹتی ہے اور سوئی کی نوک کے برابر ڈنک چبہوتی ہے اُسوقت
کیا حال اُسکا تباہ ہوتا ہے بدن پہول جاتا ہے ہاتھ پانو سست ہو جاتے
ہین حرکت نہین کرسکتا بلکہ اُسے اپنی ڈھال تلوار کی بہی خبر نہین رہتی بادشاہ
نے کہا سچ ہے مکہی نے کہا جسوقت انسانون کا بادشاہ نہایت حشمت

وعظمت سے تخت پر بیٹھتا ہے اور دربان چوکیدار نہایت جان فشانی اور جیرخواہی
سے گردا گرد اُسکے کھڑے ہوتے ہین کہ کسی طرح کا رنج اور اذیت اُسکو نہ پہنچے
اُسوقت اگر ایک مکھی اُسکے باورچی خانے یا جاضرورسے نکلکر نجاست سے
تمام جسم آلودہ اُسکے بدن اور کپڑے پر جاکر بیٹھتی اور ایذا دیتی ہے
ہرگز اپنی قدرت نہین پاتے کہ اُسے بچاسکین بادشاہ نے کہا سچ ہے بھیڑیے نے
کہا اگر کوئی آدمی اپنی مجلس مین یا پردیکے اندر یا دیری لگاکر بیٹھے اور بیماری
گروہ سے کوئی جاکر اُسکے کپڑون مین گھس کر کاٹے کیا بیقرار ہوجاتا اور بد
غصے مین آتا ہے مگر ہم پر کچھہ زور نہین چل سکتا اپنا ہی سر پیٹتا ہے اور
مُنہہ پر طمانچہ مارتا ہے بادشاہ نے کہا یہہ تم سچ کہتے ہو مگر جنون کے بادشاہ
کے سامہنے اِن چیزون کا کچھہ مذکور نہین ہے وہان عدل و انصاف و آداب
و اخلاق و تمیز و فصاحت و بلاغت مین مناظرہ ہوتا ہے تُم مین سے کوئی
ایسا ہے کہ ان باتون مین سلیقہ رکھتا ہو بادشاہ کی یہہ بات سنتے ہی سب
نے چپکے ہوکر سر جھکایا اور کچھہ نہ کہا بعد اُسکے ایک حکیم مکھیون کی جماعت
سے نکلکر بادشاہ کے سامہنے آیا اور کہا خدا کی مدد سے مین اِس کام کے
واسطے جاتا ہون وہان حیوانون کا شریک ہوکر انسانون سے مناظرہ
کرونگا بادشاہ نے اور سب جماعت نے کہا جس چیز کا تو نے ارادہ کیا ہے
خدا اُس مین مدد کرے اور دشمنون پر تجھکو غالب رکھے غرض کہ
سب سامان سفر کا اُسکو دیکر رخصت کیا یہہ حکیم یہان سے جاکر جنون
کے بادشاہ کے سامہنے جہان اور سب حیوانات انواع و اقسام کے
حاضر تھے موجود ہوا ❊

چودہوین فصل چوتہے قاصد کے احوال مین

چوتہا قاصد جسوقت شکاری جانورون کے بادشاہ عنقا کے پاس گیا اور اس احوال کو بیان کیا اُسنے بہی حکم کیا کہ تمام جانور ہمارے گروہ کے حاضر ہون بموجب حکم کے گدھ عنقا باز شاہین چیل الّو طوطی غرض سب جانور گوشت کہانیوالے پہنچے اور منقار رکہتے ہین سفی الفور آکر حاضر ہوئے عنقا نے اُسپنے حیوانون کے مناظرے کا احوال بیان کیا بعد اُسکے شنقاء وزیر سے کہا کہ ان حیوانون مین کون اس امر کے لایق ہے کہ وہان اُسکو بہیجے کہ انسانون سے جاکر مقابلہ کرے اور اپنے ابنائے جنس کے مناظرے مین شریک ہووے وزیر نے کہا ان مین الّو کے سوا کوئی اس بات کی لیاقت نہین رکہتا بادشاہ نے پوچہا اسکا کیا سبب کہ اُسکے سوا اور کوئی اس کام کے لائق نہین ہے وزیر نے کہا اس واسطے کہ سب شکاری جانور آدمیون سے ڈرتے اور بہاگتے ہین اور انکا کلام بہی نہین سمجہتے اور الّو اُنکی بستیون کے قریب بلکہ اکثر اُنہی کے مکانون مین کہ ویران ہوگئے ہین رہتا ہے زہد و قناعت اس مین ایسی ہے کہ کسی جانور مین نہین دن کو روزہ رکہتا اور خدا کے خوف سے روتا ہے رات کو بہی عبادت مین مشغول رہتا اور غافلون کو ہوشیار کرتا ہے اگلے بادشاہون کو جو کہ مرگئے ہین یاد کرکے تاسف کرتا اور اُنکے حسب حال یہہ آیت پڑہتا ہے کَمْ تَرَکُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ وَّ زُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ کَرِیْمٍ وَّنَعْمَةٍ کَانُوْا فِیْهَا فٰکِهِیْنَ کَذٰلِكَ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ حاصل اس آیت کا یہہ ہے کہ باغ و

جتنے مکان و زراعت اور سب نعمتین کہ جنکے سبب خوش رہتے تھے
چھوڑ گئے اب مالک وہان کے لوگ ہوئے عنقانے اُلّو سے کہا کہ شنقار
نے جو تیرے واسطے تجویز کیا ہے تو اس مین کیا کہتا ہے اُسنے کہا شنقار
سچ کہتا ہے لیکن مین وہان جا نہین سکتا اسواسطے کہ سب آدمی مجھہ سے
دشمنی رکھتے اور دیکھنا میرا منحوس جانتے ہین اور مجھہ بیگناہ کو کہ اُنکا
قصور مین نے کچھہ نہین کیا گالیان دیتے ہین اگر وہان مجھکو مناظرے کے
وقت دیکھینگے تو اور مخالف ہوجاوینگے مخالفت سے پھر لڑائی کی
نوبت پہنچیگی اُسّے بہتر یہہ ہے کہ مجھکو وہان نہ بھیجئے عنقانے پھر اُلّو سے
پوچھا کہ ان حیوانون مین اِس کام کے واسطے کون بہتر ہے اُسنے کہا
آدمیون کے بادشاہ و امیر باز و شاہین چرغ کو بہت پیار کرتے ہین اور
بخواہش تمام ہاتھون پر اپنے بٹھلاتے ہین بادشاہ اگر اُن مین سے کسیکو وہان
بھیجے تو بہتر ہے بادشاہ نے اُنکی جماعت کی طرف دیکھہ کر فرمایا تمہارے
نزدیک کیا صلاح ہے باز نے کہا اُلّو سچ کہتا ہے مگر انسان ہماری بزرگی کی
جہت سے نہین کرتے کہ ہمکو اُنسے کچھہ قرابت ہے یا علم و ادب ہم مین زیادہ
ہے جسکے سبب سے عزیز جانتے ہین صرف اپنے فایدے کے واسطے
ہمسے اُلفت کرتے ہین شکار ہمارا چھین کر اپنے تصرف مین لاتے ہین اور
روز و شب لہو و لعب مین مشغول رہتے ہین جس چیز کو خدا نے اُن پر دا
کیا ہے کہ عبادت کرین اور روز قیامت کے حساب و کتاب سے ڈرین
اُسکی طرف کبھی التفات نہین کرتے عنقانے باز سے کہا کہ پھر تیرے نزدیک
کسکا بھیجنا صلاح ہے اُسنے کہا میرے نزدیک یہہ ہے کہ طوطی کو وہان
بھیجئے اسواسطے کہ انسانون کے بادشاہ و امیر اور سب چھوٹے بڑے خوبصورت

و مرد جاہل و عالم اُسکو عزیز رکہتے اور اُسسے باتین کرتے ہین جو کچھہ یہہ کہتا
سب مُتوجہ ہوکر اُسُنتے ہین بادشاہ نے طوطی سے کہا کہ تیرے نزدیک کیا
صلاح ہے اُسنے کہا مین حاضر ہون وہان جاکر حیوانون کے طرف سے انسانون
سے مناظرہ کرونگا لیکن مین چاہتا ہون کہ بادشاہ اور سب جماعت ملکر
میری مدد کرین عنقا نے کہا تو کیا چاہتا ہے اُسنے کہا مجھے یہہ منظور ہے کہ بادشاہ
خدا سے یہہ دعا مانگے کہ مین دشمنون پر غالب رہون بادشاہ نے بموجب اُسکے
کہنے کے خدا سے مدد کے واسطے دعا مانگی اور سب جماعت نے آمین کہی
اُلو نے کہا ای بادشاہ اگر دعا قبول نہو تو بیفایدہ رنج و محنت ہے اسواسطے
کہ دعا اگر سب شرطونکے ساتھہ نہووے تو اُسکا نتیجہ کچھہ ظاہر نہین ہوتا ہے
بادشاہ نے کہا دعا کے قبول ہونے کی شرطین کیا ہین اُنھین بیان کر اُلو نے
کہا دعا کیواسطے نیت صادق اور خلوص دل چاہیے جسطرح اضطرار کی حالت
مین کوئی شخص خدا سے دعا مانگتا ہے اسیطرح دعا کے وقت خدا کی طرف
دہیان رکھے اور چاہیئے کہ دعا کے قبل نماز پڑھے روزہ رکھے غریب و
محتاج سے کچھہ نیکی کرے جو حالت غم و الم کی اسپر ہو جناب الٰہی مین اُسکو
عرض کرے سب نے کہا یہہ سچ کہتا ہے دعا مین یہہ چیزین ضرور ہین بادشاہ
نے تمام جماعت سے کہا کہ تم جانتے ہو آدمیون نے جور و ظلم حیوانون پر
کیا ہے کہ یہہ غریب اُنکے ہاتھون سے نہایت عاجز ہوئے یہان تک کہ ہمسے
باوجود دور رہنیکے پناہ ڈہونڈتے اور ہم باوصف اُسکے کہ انسانون
سے قوت و زور زیادہ رکہتے اور آسمان تک اڑتے ہین پر اُنکے
ظلم سے بہاگ کر پہاڑون اور دریاؤن مین آکر چھپے اور بہائی ہمارے انشّار
اُسنے بہاگ کر جنگل مین جا رہا اُسنے ملک کا رہنا چھوڑ دیا تس پر بھی اُنکے

ظلم سے مخلصی نہین پائے لاچار ہو کر مناظرے کی نوبت پہنچی اگرچہ ہم اتنے قوی
ہین کہ ہم مین سے ایک جانور اگر چاہیے تو کتنے انسانون کو اٹھا لیجاوے اور
غارت کرے لیکن نیکون کو نہ چاہیے کہ ایسے بدی کرین اور انکی بد افعالی پر
لحاظ رکھین دیدہ و دانستہ ہم طرح دیتے اور خدا کو سونپتے ہین اسواسطے
کہ دنیا مین لڑنے بھڑنے سے کچھہ فایدہ نہین اسکا ثمرہ و نتیجہ آخرت مین پاوین
گے بعد اسکے کہا کتنے جہاز ایسے ہین کہ باد مخالف کے سبب تباہی مین پہنچ گئے
پس ہم انہین بدرقہ راہ لائے اور کتنے بندے ایسے ہین کہ باد تند سے
کشتیان انکی توڑین وے غوطے کہا کر ڈوبنے لگے ہمنے انہین کنارے
پر پہنچایا اسواسطے کہ حق تعالے ہمسے راضی و خوشنود ہو اور اسطرح ہم
اسکی نعمتون کا شکر بجا لاوین کہ اسنے ہمین قوی جثہ کیا ہے اور زور و
قوت بخشی ہے وہی بہرصورت ہمارا معین و مددگار ہے ❊

پندرہوین فصل پانچوین قاصد کے بیان مین

پانچوین قاصد نے جس گہڑی دریائی جانورون کے بادشاہ کے روبرو جاکے
مناظرے کی خبر پہنچائی اسنے بہی اپنے تمام توابع لواحق کو جمع کیا چنانچہ مچھلی
مینڈک نہنگ دلفین کچھوا وغیرہ سب دریائی جانور رنگ برنگ کی شکلون
اور صورتون سے بمجرد حکم کے حاضر ہوئے بادشاہ نے جو کچھہ قاصد کی زبانی
سنا تہا اسنے بیان کیا. بعد اسکے قاصد سے کہا اگر انسان اپنے تئین قوت و
شجاعت مین ہمسے برتر جانتے ہون مین ابہی جاکر ایک دم مین سبکو جلا بہنہ کر
دولت اور دم کے زور سے کھینچ کر نکل جاؤن قاصد نے کہا وے ان مین
کسی چیز کا فخر نہین کرتے مگر اپنے تئین اس بات مین غالب جانتے ہین کہ عقل

جواب دیا کہ مین وہان کس طرح جاؤن ڈیل ڈو میرا بہدیلا پیٹہہ کبری صورت
بنٹ زبون ایسا نہو کہ وہان میری ہنسی ہو بادشاہ نے کہا کہ تیری ہنسی کیون
ہو گی تجہہ مین عیب کیا ہے کیکڑے نے کہا کہ وے سب مجہے دیکہہ کر کہینگے کہ
یہہ حیوان بے سر کا ہے آنکہین گردن پر منہہ سینے مین گلے دونون طرف
سے پہنچے ہوئے پانو آٹہہ وے بہی ٹیڑہی منہہ کے بہل چلتا گویا سر ب کا نیا ہے
سب دیکہہ مجہے مسخرا بناوینگے بادشاہ نے کہا کہ پہر وہان جانیکے لئیے کون
بہتر ہے کیکڑے نے کہا میرے نزدیک نہنگ اس کام کے واسطے بہت
مناسب ہے کیونکہ پانو اُسکے مضبوط اور چلتا بہت ہے دوڑ مین جلد منہہ
براز بان لنبی دانت بہت سے بدن سخت نہایت بردبار مطلب کیواسطے
انتظار بہت کرتا ہے کسی چیز مین جلدی نہین کرتا بادشاہ نے مگر سے پوچہا اُسنے
کہا مین اسکام کیو اسطے ہرگز مناسب نہین ہون اسو اسطے کہ مجہہ مین غصہ
بہت ہے کودنا پہاندنا جس چیز کو پانا لے بہاگنا یہہ سب عیب ہین غرض
کہ سراسر غدار و مکار ہون قاصد نے یہہ سنکر کہا وہان جانیکے واسطے
کچہہ زور و قوت و مکر کا کام نہین ہے بلکہ عقل و وقار عدل و انصاف فصاحت
و بلاغت سے یہہ سب چیزین چاہئین مگر نے کہا مجہہ مین یہہ کوئی خصلت اور وصف
نہین ہے مگر میرے نزدیک اس کام کے واسطے مینڈک بہتر ہے اسواسطے
کہ وہ حلیم اور صابر و زاہد ہے رات دن خدا کی یاد مین تسبیح پڑہتا اور
صبح و شام نماز روزے مین مشغول رہتا ہے آدمیون کے گہرون مین بہی
جاتا ہے بنی اسرائیل کے نزدیک اُسکی قدر و منزلت زیادہ ہے اسواسطے
کہ ایکبار اُسنے اُنکے ساتہہ یہہ سلوک کیا کہ جسوقت نمرود نے ابراہیم خلیل اللہ
کو آگ مین ڈالا یہہ اپنے منہہ مین پانی لیکر آگ پر چہڑکتا تہا کہ آگ بجہہ جاوے

اور اُنکے بدن مین اثر نکرے اور دوسرے بار جبکہ موسی اور فرعون سے لڑائی ہوئی اُسنے موسی کی مدد کی اور یہہ فصیح بھی ہے باتین بہت کرتا ہے ہمیشہ تسبیح و تکبیر و تہلیل مین مشغول رہتا ہے اور خشکی و تری دونون مین پھرتا ہے زمین پر چلنا دریا مین پیرنا یہہ سب جانتا ہے اعضا بھی مناسب ہین سر گول مُنہہ اچھا آنکھین روشن ہاتھہ پانو بڑے چلنے مین جلد آدمیون کے گھرون مین جاتا اور خوف نہین کرتا ہے بادشاہ نے مینڈک سے کہا کہ تیرے نزدیک اب کیا صلاح ہے اُسنے کہا مین بسر و چشم حاضر ہون اور بادشاہ کا تابع جو حکم کرے مُجھکو قبول ہے اگر وہان جانیکے واسطے تجویز کیا ہے مجھکو قبول ہے مین وہان اپنے ابنائے جنس کی طرف ہوکر انسانون سے مناظرہ کرون گا لیکن امیدوار ہون کہ بادشاہ میری مدد اور اعانت کے واسطے خدا سے دُعا مانگے اِسواسطے کہ بادشاہ کی دعا رعیت کے حق مین قبول ہوتی ہی بموجب اُسکے کہنے کے بادشاہ نے خُدا سے دُعا مانگی اور جماعت نے آمین کی پھر مینڈک بادشاہ سے رخصت ہوا اور وہان سے جاکر جن کے بادشاہ کے سامہنے حاضر ہوا +

سولھوین فصل چھٹے قاصد کے بیان مین

چھٹا قاصد جگھڑی ہوا کے بادشاہ یعنی کیڑے مکوڑون کے سردار ثعبان کے پاس گیا اور تمام احوال حیوانون کا بیان کیا اُسنے سُنتے ہی حکم کیا کہ سب کیڑے آکر حاضر ہون وہین تمام سانپ بچھو گرگٹ چھپکلی سوسمار مکڑی جون چونٹی کیچوے غرض جتنے کیڑے کہ نجاست مین پیدا ہوتے اور درخت کے پتون پر چلتے ہین سب آکر بادشاہ کے روبرو حاضر ہوئے اِس کثرت سے اُنکا مجمع ہوا کہ سوائے خدا کے کسی کا مقدور نہین کہ شمار کرینگے

بادشاہ نے جو اُنکی صورتین شکلین عجیب و غریب دیکھین متعجب ہو کر ایک ساعت
چپکا ہو رہا پھر اُنکی طرف تامل کر کے جو دیکھا تو بہت سے حیوان ہین جسم چھوٹا
اور ضعیف حواس و شعور بھی کم نہایت متفکر ہوا کہ اِنسے کیا ہوسکیگا فقط
وزیر سے پوچھا کہ تیرے نزدیک اِنمین کوئی ایسا قابل ہے کہ مناظرے کے
واسطے ہم وہان بھیجین کہ اِنسانون سے مقابلہ کرے اسواسطے کہ یہہ
حیوانات اکثر گونگے بہرے اندہے ہین ہاتھہ پانو کچھہ بھی نہین بدن پر بال
و پر نظر نہین آتے منقار و چنگل بھی نہین اور بیشتر ضعیف و کم زور ہین
غرض بادشاہ کو اُنکے حال پر نہایت قلق و غم ہوا بے اختیار دل مین افسوس
کر کے غم سے رونے لگا اور آسمان کی طرف دیکھہ کر خدا سے یہہ دُعا
مانگی کہ اے خالق و رازق تو ہی ضعیفون کے حال پر رحم کرتا ہے اپنے
فضل و اِحسان سے اُنکے حال پر نظر کر کہ تو ارحم الرّاحمین ہے بارے
بادشاہ کی دُعا سے جتنے حیوان کہ وہان جمع تہے نہایت فصاحت و
بلاغت سے باتین کرنے لگے *

سترھوین فصل ملخ کے خطبے کے بیان مین

ملخ نے جو دیکھا کہ بادشاہ اپنی رعیت اور فوج پر بہت سی شفقت و مہربانی
کرتا ہے دیوار کی طرف بلند ہو کر اپنے ساز کو درست کر کے خدا کی حمد مین
نہایت خوش الحانی سے نغمہ سرائی کرنے لگا اور یہہ خطبہ بہت فصاحت
و بلاغت سے پڑہا حمد و شکر اُس منعم حقیقی کو لایق ہے جسنے روے
زمین پر انواع و اقسام کی نعمتین پیدا کین اور اپنی قدرت کاملہ سے حیوانات
کو زاویہ عدم سے عرصۂ وجود مین لا کر صورتین مختلف بخشین موجود تہا قبل
زمان و مکان اور زمین و آسمان کے جلوہ گر تہا نور وحدت سے بے آلایش

مکان کے عقل فعال کو بی ترکیب ہیولا اور صورت کے نور بسیط پیدا کیا
بلکہ ایک کن کے کہنے مین پردہ نیستی سے نکالکر ساحت ہستی مین موجود کردیا
بعد اُسکے کہا ای بادشاہ اِس گروہ کے ضعف و ناتوانی پر کچہہ غم مکر کیونکہ
خالق اُنکا جسنے پیدا کیا اور رزق دی ہمیشہ خبرگیران رہتا ہے جسطرح
کہ ماباپ اپنی اولاد پر شفقت اور مہربانی کرتے ہین اسیطرح وہ بہی اُنکے
حال پر رحم کرتا ہے اسواسطے کہ خدانے جسوقت حیوانات کو پیدا کیا اور صورتین
شکلین ہرایک کی مختلف بنائین کسیکو قوت عطا کی اور کسیکو کمزور رکہا بعضون
کو ڈول ڈیل بڑا بخشا اور بعضون کو چہوٹا جسم دیا مگر اپنی بخشش اور جود مین
سبکو برابر رکہا ہے ہرایک کے موافق اسباب حصول منفعت اور آلات
دفع مضرت کے عطا کیے اِس نعمت مین سب برابر ہین ایک کو دوسرے پر
کچہہ فوقیت نہین کہ ہاتہی کو جب ڈیل ڈول بڑا دیا اور قوت زیادہ بخشی دو
دانت بہی لینے بنائے کہ جنکے سبب درندون کی شر سے محفوظ رہتا اور سونڈ
سے فایدہ اٹہاتا ہے پشہ کو اگر جسم چہوٹا دیا تو اُسکے بدلے دو بازو نہایت
لطیف و سبک عطا کیے جنکے باعث اترکر دشمنون سے بچ رہتا ہے اِس
نعمت مین کہ جسکے سبب منفعت اُٹہاوین اور شر سے محفوظ رہین چہوٹے بڑے
سب برابر ہین اسیطرح اس گروہ کو بہی کہ ظاہر مین بے بال و پر نظر آتے
ہین اس نعمت سے محروم نہین رکہا ہے جبکہ خدا نے اُنکو اس حال پر پیدا کیا
سب سامان کہ جسکے سبب منفعت حاصل کرین اور شر سے محفوظ رہین بنایا اگر
بادشاہ تامل کرکے اُنکے احوال کو دیکہی تو معلوم ہو کہ ان مین جو کہ جسم مین
چہوٹا اور ضعیف ہے وہ اڑنے مین سبک اور بے خوف ہے کہ ہرایک
گزندسے محفوظ رہتا اور منفعت حاصل کرنے مین اضطراب نہین کرتا ہے تمام حیوانون

ہین جو کہ جسم مین بڑے اور قوت زیادہ رکہتے ہین وے قوت اور دلیری کے
سبب ایسے گزند دفع کرتے ہین مانند ہاتہی اور شیر کے اِنکے سوا اور حیوان
کہ جسم اُنکے بڑے اور قوتین زیادہ رکہتے ہین اور بعضی جلد دوڑنے
اور بہاگنے کے سبب ہر ایک شر سے محفوظ رہتے ہین مثل ہرن اور خرگوش و
حمار وحشی وغیرہ کے اور بعضی اُڑنے کے باعث مکروہات سے پناہ مین
رہتے ہین مانند طایرون کے اور کتنے دریا مین غوطے مارنے سے اپنے
تئین خطرے سے بچاتے ہین جسطرح دریائی جانور ہین اور کتنے ایسے ہین
کہ گڑہون مین چہپ رہتے ہین مثل چوہے اور چونٹی کے چنانچہ اللہ تعالے
چونٹی کے قصے مین فرماتا ہے قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا اَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا
مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُوْدُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ
یعنی چونٹیون کے سردار نے سب چونٹیون سے کہا کہ اپنے اپنے مکانون
مین چہپ رہو کہ سلیمان اور اُسکی فوج تمکو پانوتلے مل نہ ڈالین کہ وے
واقف نہین ہین اور بعضی وے ہین کہ خدا نے اُنکے چمڑے اور کہال
کو سخت بنایا ہے جسکے باعث ہر ایک بلا سے محفوظ رہتے ہین جسطرح
کچہوے مچہلی اور جو دریائی جانور ہین اور کتنے وے ہین کہ اپنے سر کو
دم کے نیچے چہپا کر ہر ایک گزند سے بچ رہتے ہین مانند خارپشت کے
اور اُن حیوانون کے معاش پیدا کرنے کی بہی بہت سی صورتین ہین
بعضی جودت نظر سے دیکہہ کر پرون کے زور سے اُڑتے ہین اور جہان
کہانیکی چیز دیکہتے ہین جا پہنچتے ہین مثل گدھ اور عقاب کے اور بعضی سونگہہ
کر رزق اپنا ڈہونڈھ لیتے ہین جسطرح چونٹیان ہین جبکہ خدا نے اُن
حیوانون کو کہ نپٹ چہوٹے اور ضعیف ہین حواس اور اسباب روزی

پیدا کرنے کا نہ دیا اپنی مہربانی سے محنت و رنج کی تخفیف کر دی جس طرح اور
حیوان بہاگتے اور چھپتے کی محنت و مشقت اٹھاتے ہین یہہ اس محنت سے
محفوظ ہین اسواسطے کہ انکو ایسے مکانون اور پوشیدہ جگہون مین پیدا
کیا ہے کہ کوئی واقف نہین بعضون کو گہاس مین پیدا کیا اور بعضون
کو دانے مین چھپایا ہے بعضون کو حیوان کے پیٹ مین اور کتنون کو مٹی
اور نجاست مین رکہا ہے اور ہر ایک کی غذا اسی جگہہ بغیر حس و حرکت اور
رنج و مشقت کے پہنچتا ہے قوت جاذبہ انکو عطا کی ہے جسکے سبب رطوبات
کو کہینچ کر بدن کی غذا کرتے ہین اور اسی رطوبات کے باعث جسم مین قوت
رہتی ہے جس طرح اور حیوانات رزق کے واسطے چلتے پہرتے اور گزند
سے بہاگتے ہین یہہ اس رنج و محنت سے محفوظ ہین اسیواسطے خدا نے
انکے ہاتہہ پانو نہین بنائے کہ چلکر روزی پیدا کرین نہ منہہ اور دانت
دیئے کہ کچھہ کہاوین نہ حلق ہے جسکے سبب نگل جاوین نہ معدہ ہے کہ
جسمین ہضم کرین نہ انتریان اور رودے ہین کہ جس مین ثقل جمع ہو نہ جگر
ہے کہ خون کو صاف کرے نہ طحال ہے کہ خلط سوداے غلیظ کو جذب
کرے نہ گردہ اور مثانہ ہے کہ پیشاب کو کہینچے نہ رگین ہین کہ خون ان
مین جاری ہو نہ پٹھے ہین دماغ مین جنکے سبب درستی حواس کی ہو
امراض مزمنہ سے کوئی مرض انکو نہین ہوتا کسی دوا کے محتاج نہین غرض
سب آفتون سے کہ جن مین بڑے بڑے قوی حیوان گرفتار ہین یہہ
محفوظ ہین پاک ہے وہ اللہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے انکے مطلب
کو جاری کیا اور ہر ایک رنج و عذاب سے محفوظ رکہا واسطے اسکے
حمد و شکر ہے کہ ایسی نعمتین عطا کین جہگڑی تلخ! اس خبطے سے فارغ ہوا

ثعبان سے کہا خدا تیری فصاحت و بلاغت مین برکت دیوے تو بہت
فصیح و بلیغ اور نہایت عالم و قابل ہے بعد اسکے کہا تو وہان جا سکتا ہے
کہ انسانون سے جا کر مناظرہ کرے اُسنے کہا مین بسر و چشم حاضر ہون
بادشاہ کے فرمانے سے وہان جا کر اپنے بھائیون کا شریک ہون
گا سانپ نے اُس سے کہا وہان نکہیو کہ مین اژدہے اور سانپ کا بھیجا
ہوا آیا ہون ملخ نے کہا اِسکا سبب کیا اُسنے کہا اِس واسطے کہ سانپ
اور آدمی مین عداوت و مخالفت بے اندازہ قدیم سے ہے یہان تک
کہ بعضے آدمی خدا پر بھی اعتراض کرتے ہین کہ اُنکو کیون پیدا کیا ہے
اُسنے کچھہ فایدہ نہین بلکہ سراسر مضرت اور نقصان ہے ملخ نے کہا
یہہ کیون کہتے ہین اُسنے کہا اِسواسطے کہ اُنکے مُنہہ مین زہر ہوتا ہے
اُسنے سواے حیوانون کے ہلاکی اور موت کے کچھہ فایدہ نہین یہہ سبب
جہل و نادانی کے باعث بیہودہ بکتے ہین کسی شے کی حقیقت و منفعت
سے کچھہ خبر نہین اِسی واسطے خدا نے انکو عذاب مین مبتلا کیا ہے
حالانکہ وے سب اُسنے احتیاج رکھتے ہین یہان تک کہ بادشاہ
اور امیر ان حیوانون کے زہر کو انکو تہیون بن رکھتے ہین کہ وقت
پر کام آتا ہے اگر خوب تامل کرکے اُن حیوانات کے احوال اور فایدے
کو معلوم کرین اور یہہ زہر جو انکے مُنہہ مین ہوتا ہے اُسکی منفعت کو
جانین تو یہہ نہ کہین کہ خدا نے انکو کیون پیدا کیا اُنسے کچھہ فایدہ نہین
اور خدا پر بیہودہ اعتراض نہ کرین اگرچہ خدا نے اُنکے زہر کو حیوانون
کے ہلاک ہونیکا باعث کیا ہے لیکن اُنکے گوشت کو اُس زہر کے
دفع کرنیکا سبب بنایا ہے ملخ نے کہا اے حکیم کوئی فایدہ اور بھی بیان کر سانپ

سنے کہا جسوقت خدا نے اُن حیوانات کو جنکا ذکر تو نے اپنے خطبے مین کیا
پیدا کیا اور ہر ایک حیوان کی جنس کو اسباب اور آلات عطا کئے جنکے سبب
منفعت کو پہنچتے اور شر سے محفوظ رہتے ہین بعضون کو معدہ گرم دیا ہے کہ
چابنے کے بعد غذا ہضم ہوکر جزو بدن ہوتی ہے سانپ کے واسطے معدہ
ہے کہ جس مین ہضم ہو نہ دانت ہے کہ جنکے زور سے چابین بلکہ اِس کے
بدلے اُنکے مُنہہ مین گرم زہر پیدا کیا ہے جنکے سبب کہاتے اور ہضم کرتے
ہین اسواسطے کہ جسوقت سانپ کسی حیوان کے گوشت کو مُنہہ مین لیکر
زہر گرم اُسپر ڈالتا ہے فی الفور وہ گوشت گل جاتا ہے کہ پہر اُسکو نگلتا ہے
پس اگر اللہ تعالے یہہ زہر اُنکے مُنہہ مین نہ پیدا کرتا تو پہر کاہے کو
کچہہ کہا سکتے غذا کسیطرح میسر نہوتی بہوکہہ کے مارے ہلاک ہو جاتے
کوئی سانپ جہان مین نظر نہ آتا ملخ نے کہا یہہ بیان کر کہ اُسنے حیوانون کو
کیا منفعت پہنچتی ہے اور زمین پر اُنکے پیدا ہونیکا کیا فایدہ ہے اُسنے
کہا جسطرح اور جانورون کے پیدا کرنے سے منفعت ہے اُسطرح اُنسے
بہی فایدہ حاصل ہے ملخ نے کہا اِس بات کو مفصل بیان کر اُسنے کہا جس
وقت اللہ تعالی نے تمام عالم کو پیدا کرکے ہر ایک امر کو اپنی مرضی کے
موافق درست کیا تمام خلایق سے بعضی مخلوقات کو بعضون کے واسطے پیدا کیا
اور اُنکے اسباب بنائے موافق اپنی حکمت کے جسمین صلاحیت عالم کی
جانی وہی کیا مگر کبہی کسی علت کے سبب بعضون کے واسطے فساد و نقصان
ہوجاتا ہے یہہ نہین کہ اللہ تعالی اُنکو اِس فساد مین مبتلا کرتا ہے ہر چند
کہ اُسکے علم مین فساد و شر ہر ایک امر کا ظاہر و باہر ہے مگر اُس خالق کی
یہہ شان و عادت نہین ہے کہ جس چیز مین صلاح و فلاح اکثر عالم کی ہو نہ

سے نقصان کے لئے اُسکو پیدا نہ کرے بیان اُسکا یہہ ہے کہ جسوقت
اللہ تعالے نے تمام ستارون کو پیدا کیا اُن مین سے آفتاب کو عالم
کیوا سطے چراغ بنایا اور اُسکی حرارت کو مخلوقات کی حیات کا سبب کیا
تمام عالم مین یہہ آفتاب اسطرح ہے جیسی جسم مین دل ہوتا ہے جسطرح کہ دل
سے حرارت عزیزی پیدا ہوکر جسم مین پہیلتی ہی اور وہی سبب زندگانی کا
ہے اسیطرح آفتاب کی حرارت سے یہی خلایق کو فایدہ ہوتا ہے بعضونکو
جو کبہی اُسکے باعث کسی جہت سے فساد و نقصان لاحق ہوتا ہے خالق کو
مناسب نہین ہے کہ اُنکے واسطے اُسکو موقوف کرکے اکثر عالم کو فیض عام
اور فایدہ تام سے محروم رکہے یہی حال زحل و مریخ اور تمام ستارون
کا ہے کہ انکے باعث صلاح و فلاح عالم کی ہے اگرچہ بعضی منحوس ساعتون
مین گرمی یا سردی کی زیادتی سے بعضون کو نقصان پہنچتا ہے اسیطرح بادلونکو
اللہ تعالے نے خلایق کے منفعت کے واسطے ہر ایک طرف بہیجتا ہے
اگرچہ بعضی وقت اُنکے سبب حیوانات کو رنج ہوتا ہے یا کثرت سیلابی
سے غریبون کے گہر خراب ہوتے ہین یہی حال تمام درندچرند سانپ
بچہو مچہلی نہنگ حشرات الارض کا ہے اُن مین سے بعضون کو نجاست اور
عفونت مین پیدا کیا ہے کہ ہوا تعفن سے صاف رہے ایسا نہو کہ بخارات
فاسدہ کے اُٹہنے سے ہوا متعفن ہوجاوے اور عالم مین وبا آوے کہ
سب حیوان ایکبار ہلاک ہوجاوین اسیواسطے یہہ سب کیڑی حشرات
الارض اکثر قصائیون یا مچہلی بیچنے والون کی دوکانون مین پیدا ہوتے
اور نجاست مین رہتے ہین جبکہ نجاست سے یہہ سب پیدا ہوئے جو کچہہ
نجاست کہ اکثر تہا اُسکو اُنہون نے اپنی غذا کی ہوا صاف ہوگئی وبا

سے لوگ سلامت رہے اور یہہ چہوٹے کیڑے بڑے کیڑون کے واسطے غذا بہی ہین کہ وے اُنکو کہاتے ہین غرض اللہ تعالی نے کسی شئے کو بیفایدہ نہین پیدا کیا۔ جو کوئی اس فایدے کو نہین جانتا ہے خدا پر اعتراض کرتا اور کہتا ہے انکو کیون پیدا کیا ان مین کچہہ فایدہ نہین حالانکہ یہہ سبب جہل و نادانی ہے کہ خدا کے فعل پر اعتراض بیجا کرتے ہین اسکی صنعت و قدرت سے کچہہ واقف نہین مین نے سُنا ہے کہ بعضی جاہل آدمی یہہ گمان کرتے ہین کہ اللہ تعالی کی مہربانی فلک قمر سے تجاوز نہین کرتی اگر وے تمام موجودات کے احوال مین فکر و تامل کرین تو معلوم ہو کہ عنایت و مہربانی اُسکی ہر ایک صغیر و کبیر کے شامل ہے اس واسطے کہ مبدأ فیاض سے تمام مخلوقات پر فیضان نعمت ہے ہر ایک اپنی استعداد کے موافق فیض اُسکا قبول کرتا ہے ✣

اٹھارویں فصل حیوانون کے وکیلون کے جمع ہونے کے بیان مین

صبح کے وقت کہ تمام حیوانون کے وکیل ہر ایک ملک سے آکر جمع ہوئے اور جنون کا بادشاہ قضیئے کے انفصال کے واسطے دیوان عام مین آکر بیٹہا چوبدارون نے بموجب حکم کے پکار کر کہا کہ سب نالش کرنے والے اور داد کے چاہنے والے جن پر ظلم ہوا ہے سامہنے آکر حاضر ہون بادشاہ قضیے کے انفصال کرنیکو بیٹہا ہے اور مفتی قاضی حاضر ہین اس بات کے سُنتے ہی جتنے حیوان و انسان کہ ہر ایک طرف سے آکر جمع ہوئے تہے صف باندھہ کر بادشاہ کے آگے کہڑے ہوئے اور اداب و تسلیمات بجا لائے

دعائین دینے لگے بادشاہ نے ہر طرف خیال کیا دیکھا تو انواع و اقسام کی
خلقت نہایت کثرت سے حاضر ہے ایک ساعت متعجب ہو کر ساکت رہ
گیا بعد اسکے ایک حکیم جنی کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ تو اس عجیب و غریب
خلقت کو دیکھتا ہے اسنے عرض کیا ای بادشاہ مین انکو دیدہ دل سے دیکھتا
اور مشاہدہ کرتا ہون بادشاہ انکو دیکھ کر متعجب ہوتا ہے مین اس صانع حکیم
کی حکمت و قدرت سے متعجب ہون کہ جسنے انکو پیدا کیا اور انواع و اقسام
کی شکلین بنائین ہمیشہ پرورش کرتا اور رزق دیتا ہر ایک بلا سے
محفوظ رکھتا ہے بلکہ یہہ اسکے علم حضوری مین حاضر ہین اس واسطے کہ جب
اللہ تعالی اہل بصارت کی نظر سے نور کے پردے مین پوشیدہ ہوا
وہان وہم و فکر کا بھی تصور نہین پہنچتا ان صنعتون کو اسنے ظاہر کیا
کہ ہر ایک صاحب بصیرت مشاہدہ کرے اور جو کچھہ اسکے پردۂ غیب مین تہا
اسکو عرصہ گاہ ظہور مین لایا کہ اہل نظر اسکو دیکھہ کر اسکی صنعت و بے ہمتائی اور
قدرت و یکتائی کا اقرار کرین دلیل و حجت کے محتاج نہووین اور یہہ صورتین
کہ عالم اجسام مین نظر آتی ہین امثال و اشکال ان صورتون کی ہین جو عالم
ارواح مین موجود ہین وہ صورتین کہ اس عالم مین ہین نورانی و لطیف ہین
اور یہہ تاریک کثیف ہین جسطرح تصویرون کو ہر ایک عضو مین مناسبت ہوتی
ہے ان حیوانون کے ساتھہ کہ جنکی وے تصویرین ہین اسی طرح ان
صورتون کو بھی مناسبت ہے ان صورتون سے کہ عالم ارواح مین موجود ہین
مگر وے صورتین تحریر کرنے والی ہین اور یہہ متحرک اور وہ انسے بھی کم
رتبہ ہین بے حس و حرکت اور بے زبان ہین اور یہہ محسوس ہین وے
صورتین کہ عالم بقا مین ہین باقی رہتی ہین اور یہہ فانی و زائل ہو جاتی

ہین بعد اُسکے کہڑے ہوکر یہہ خطبہ پڑہا حمد ہے واسطے اُس معبود کے جسنے
اپنی قدرت کاملہ سے تمام مخلوقات کو ظاہر کرکے عرصہ کائنات مین انواع
واقسام کی خلقت پیدا کی اور تمام مصنوعات کو جس مین کسی مخلوق کی عقل کو
رسائی نہین ہے موجود کرکے ہر ایک اہل بصیرت کی نظر مین تجلی اپنی صنعت
کے نور کی دکہلائی عرصہ گاہ دنیا کو چہہ طرفون سے محدود کرکے خلق کی
آسایش کے واسطے زمان و مکان بنایا افلاک کے کتنے درجے بناکر فرشتون
کو ہر ایک جا متعین کیا حیوانات کو رنگ برنگ کی شکلین اور صورتین
بخشین نعمت خانۂ احسان سے انواع واقسام کی نعمتین عطا کین دعا و زاری
کرنے والون کو عنایت بی نہایت سے مرتبہ قرب کا بخشا جو کہ اُسکی کنہ مین
عقل ناقص کو دخل دیتے ہین انکو وادی ضلالت مین حیران و سرگردان رکہا
جنات کو قبل آدم کے آتش سوزان سے پیدا کرکے صورتین عجیب اور اجسام
لطیف بخشے اور تمام مخلوقات کو نہانخانۂ عدم سے ظاہر کرکے خصلتین علیحدہ
علیحدہ اور مرتبے جدے جدے عطا کئے بعضون کو اعلی علیین مین مکان
سکونت کا بخشا اور بعضون کو تہ خانۂ اسفل السافلین مین ڈالا اور
کتنون کو ان دو درجون کے درمیان رکہا اور ہر ایک کو شبستان
جہان مین شمع رسالت سے شاہراہ ہدایت پر پہنچایا حمد و شکر ہے واسطے
اُسکے جسنے ہمکو ایمان و اسلام کی بزرگی سے سرافراز کرکے روے زمین کا
خلیفہ کیا اور ہمارے بادشاہ کو نعمت علم و حلم سے نصیبہ بخشا جسوقت یہہ
حکیم خطبہ پڑہ چکا بادشاہ نے انسانون کی جماعت کی طرف دیکہا کہ بہتر
آدمی صورتین سبکی مختلف لباس طرح طرح کے پہنے ہوے کہڑے تہے
اُن مین سے ایک شخص خوب صورت راست قامت تمام بدن خوش اسلوب

نظر آیا وزیر سے پوچھا یہہ شخص کہان رہتا ہے اُسنے کہا یہہ ایران کا رہنے
والا ہے سرزمین عراق مین رہتا ہے بادشاہ نے کہا اِسے کہو کچھہ باتین کرے
وزیر نے اُسکی طرف اشارہ کیا اُسنے ادب بجا لا کر خطبہ کہ خلاصہ یہہ
ہے پڑہا شکر ہے واسطے اللہ کے جسنے ہمارے رہنے کے لیئے وے شہر و
قریئے بخشے جنکی آب و ہوا تمام روے زمین سے بہتر ہے اور اکثر بندون پر
ہمکو فضیلت بخشی حمد و ثنا ہے واسطے اُسکے جسنے ہمکو عقل و شعور فکر و دانائی
تمیز یہہ سب بزرگیان عطا کین کہ اُسکی ہدایت سے ہمنے صنعتین نادر اور
علوم عجیب ایجاد کیئے اُسی نے سلطنت و نبوت ہمکو بخشی ہمارے گروہ
سے نوح ادریس ابراہیم موسیٰ عیسیٰ محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم
سے پیغمبر پیدا کیئے ہماری قوم سے بہت سے بادشاہ عظیم الشان فریدون
دارا اردشیر بہرام نوشیروان اور کتنی سلاطین آل ساسان پیدا
کیئے جنہون نے سلطنت و ریاست اور فوج و رعیت کا بندوبست کیا ہم سب
انسانون کے خلاصہ ہین اور انسان حیوانون کے خلاصہ ہین غرض ہم تمام
جہان مین لب لباب ہین واسطے اُسکے شکر ہے جسنے نعمات کاملہ ہمکو بخشین
اور تمام موجودات پر بزرگیان دین جبکہ آدمی یہہ خطبہ پڑہہ چکا بادشاہ نے
تمام جنون کے حکیمون سے کہا کہ اِس آدمی نے جو اپنی فضیلتین بیان کین اور
اُسنے اپنا فخر کیا تم اُسکا جواب کیا دیتے ہو سب نے کہا یہہ سچ کہتا ہے مگر
صاحب الغزمیت کہ کسی کو اپنے کلام کے آگے بڑہنے نہین دیتا تہا اُس آدمی
کی طرف متوجہ ہو کر اُسنے چاہا کہ سب باتون کا جواب دیوے اور انسانون
کی ذلت و گمراہی بیان کرے آدمیون سے مخاطب ہو کر کہا اے حکیمو اس آدمی
نے اپنے خطبے مین بہت سی باتین چھوڑ دین اور کتنے عمدہ بادشاہونکا

ذکر نہ کیا بادشاہ نے کہا اُنکو تو بیان کر اُسنے عرض کی کہ اِس عراقی نے
اپنے خطبے مین یہہ کہا کہ ہمارے سبب جہان مین طوفان آیا جتنے حیوان
کہ روے زمین پر تھے سب غرق ہو گئے ہماری قوم مین انسانون نے
بہت سا اختلاف کیا عقلین پریشان ہو گئین سب عقلا حیران ہوے
ہم مین سے نمرود بادشاہ ظالم پیدا ہوا جسنے ابراہیم خلیل اللہ کو آگ
مین ڈالا ہماری قوم سے بخت نصر ظاہر ہوا اُسنے بیت المقدس کو خراب
کیا توریت کو جلا دیا سلیمان ابن داؤد اور تمام بنی اسرائیل کو قتل کیا
آل عدنان کو فرات کے کنارے سے جنگل اور پہاڑ کی طرف نکال دیا
نہایت ظالم سفاک تھا کہ ہمیشہ خون ریزی مین مشغول رہتا بادشاہ نے
کہا اِس احوال کو یہہ آدمی کیونکر بیان کرتا اِس کہنے سے اِسکو فایدہ
نہ تھا بلکہ یہہ سب اُسکی مذمت ہے صاحب العزیمت نے کہا کہ عدل و
انصاف سے یہہ بات بعید ہے کہ مناظرے کے وقت سب فضیلتین اپنی
بیان کرے اور عیبون کو چھپاوے توبہ اور عذر نکرے بعد اُسکے
بادشاہ نے پھر انسانون کی جماعت کی طرف دیکھا اُن مین سے ایک
شخص گندم رنگ دُبلا پتلا ڈاڑھی بڑی کمر مین زنار سرخ دھوتی باندھے
ہوے نظر آیا وزیر سے پوچھا یہہ کون شخص ہے اُسنے کہا یہہ ہندی جزیرۂ
سراندیپ مین رہتا ہے بادشاہ نے کہا اِسے کہو یہہ بھی کچھہ اپنا احوال
بیان کرے چنانچہ اُسنے بھی بادشاہ کے بموجب حکم کے کہا شکر ہے واسطے
اُسکے جسنے ہمارے لیئے ملک وسیع اور بہتر عطا کیا کہ رات اور دن
وہان ہمیشہ برابر رہے سردی گرمی کی زیادتی کبھی نہین ہوتی آب و ہوا
معتدل درخت اچھے ہرے گھاس اور ان کی سب [illegible]

کی بے انتہا سبزہ وہان کا ساگ لکڑی نیشکر سنگریزے وہان کے
یاقوت و زبرجد حیوان موٹے تازے چنانچہ ہاتہی کہ سب حیوانون سے
موٹا اور جسم مین بڑا ہے آدم کی بہی ابتدا وہین سے ہے اسیطرح تمام
حیوانات کہ سب کی ابتدا خط استوا کے نیچے سے ہے ہمارے شہر سے
انبیا اور حکیم بہت ظاہر ہوئے اللہ تعالی نے صنعتین عجیب و غریب ہمکو عطا
کین نجوم و سحر اور کہانت یہہ سب علوم بخشے ہمارے ملک کے انسانونکو
ہر ایک صنعت و خوبی مین سب سے بہتر کیا صاحب العزیمت نے اسکو
کہا اگر تو اپنے خطبے مین یہہ بہی داخل کرتا کہ پہر ہمنے جسم کو جلایا بتون
کی پرستش کی زنا کی کثرت سے اولاد پیدا ہوئی ہم سب تباہ و روسیاہ
ہوئے تو لائق انصاف کی ہوتا بعد اُسکے بادشاہ نے ایک آدمی کو
دیکھا قد لنبا زرد چادر اوڑہے ہوئے ہاتہہ مین ایک کاغذ لکھا ہوا
اسکو دیکھتا اور آگے پیچھے چلتا اور حرکت کرتا ہے وزیر سے پوچھا یہہ
کون شخص ہے اُسنے کہا یہہ شخص عبرانی بنی اسرائیل کی قوم سے
شام کا رہنے والا ہے فرمایا اسے کہو کچہہ باتین کرے وزیر نے اُسکی طرف
اشارہ کیا اُسنے بموجب حکم کے خطبہ طویل کہ حاصل اُسکا یہہ ہے بڑا شکر ہے
واسطے اُس خالق کے جسنے تمام اولاد آدم مین بنی اسرائیل کو مرتبہ
فضیلت کا دیا اور اُنکی نسل سے موسی کلیم اللہ کو مرتبہ نبوت کا بخشا حمد و شکر
ہے واسطے اُسکے جسنے ہمکو ایسے نبی کے تابع کیا اور ہمارے واسطے
انواع و اقسام کی نعمتین عطا کین صاحب العزیمت نے کہا یہہ کیون نہین
کہتا ہے کہ ہمکو خدا نے اپنے غضب سے مسخ کرکے بندر و رنجھہ بنایا
اور بت پرستی کے سبب ذلت و خرابی مین ڈالا بعد اُسکے پہر بادشاہ

لے انسانون کی جماعت کی طرف دیکھا ایک شخص لباس پشمینہ پہنے ہوئے
نظر آیا کمر مین تسمہ بندہا ہاتھہ مین انگیٹھی اُسمین لوبان جلاکر دہوان کر رہا ہے
اور الحان سے باآواز بلند پڑہتاہے وزیر سے پوچھا یہہ کون شخص ہے
اُسنے کہا یہہ شخص سریانی حضرت عیسیٰ کی امت سے ہے فرمایا اُسسے
کہو کچھہ باتین کرے سریانی نے بموجب حکم کے خطبہ کہ خلاصہ اُسکا یہہ ہے
بڑا شکر ہے واسطے اُس خالق کے جسنے حضرت عیسیٰ کو بطن مریم سے بغیر
باپ کے پیدا کرکے معجزہ نبوت کا بخشا اور اسیکے سبب بنی اسرائیل کو
گناہون سے پاک کیا اور ہمکو اُسکے توابع ولواحق سے بنایا ہماری گروہ
سی بہت سے عالم و عابد پیدا کئے دلون مین ہمارے رحمت و مہربانی اور
رغبت عبادت عطا کی شکر ہے واسطے اُسکے جسنے ہمکو ایسی نعمتین بخشین
اُسکے سوا اور بہی بہت سی فضیلتین ہم مین ہین کہ اُنکا ذکر ہمنے نہین کیا
صاحب العزیمت نے کہا سچ ہے یہہ بہول گیا کہ ہمنے اُسکی عبادت کا
حق ادا نہ کیا کافر ہوگئے صلیب کی پرستش کی اور سور کو قربانی کرکے
گوشت کہانے لگے خدا پر مکر و بہتان کیا بعد اُسکے بادشاہ نے ایک
آدمی کو دیکہا دُبلا پتلا گندم رنگ تہبند باندہے چادر اوڑہے ہوئے
کہڑا ہے پوچھا یہہ کون شخص ہے وزیر نے کہا یہہ شخص قریشی مکے کا
رہنے والا ہے کہا اُسے کہو یہہ بہی کچھہ اپنا احوال بیان کرے بموجب حکم کے
اُسنے کہا شکر ہے واسطے اللہ کے جسنے ہمارے لیئے نبی مرسل محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کو بہیجا اور ہمکو اُسکی اُمت مین داخل کیا قرآن
کی تلاوت اور نماز پنجگانہ و روزہ رمضان و حج و زکوٰۃ کے واسطے
فرمایا بہت سی فضیلتین اور نعمتین مثل لیلۃ القدر اور نماز جماعت اور

علوم دین کے ہمکو بخشے اور بہشت مین داخل ہونے کا ہمسے وعدہ کیا شکر
ہے واسطے اُسکے جسنے ہمکو ایسی نعمتین عطا کین اُسکے سوا اور بہی بہت سی
فضیلتین ہم مین ہین جنکا بیان نہایت طول طویل ہے صاحب العزیمت نے
کہا یہہ بہی کہہ کہ ہمنے پیغمبر کے بعد دین کو چہوڑ دیا منافق ہو گئے جب دنیا
کے واسطے اماموں کو قتل کیا بادشاہ نے پہر انسانون کی جماعت کی طرف
دیکہا ایک شخص سفید رنگ اصطرلاب اور رصد کے اسباب ہاتہہ
مین لیے ہوئے نظر آیا پوچہا یہہ کون ہے وزیر نے کہا یہہ شخص رومی
سرزمین یونان کا رہنے والا ہے بادشاہ نے کہا اسے کہو یہہ بہی اپنا
احوال بیان کرے چنانچہ اُسنے بہی بموجب حکم کے کہا حمد ہے واسطے
اُسکے جسنے ہمکو اکثر مخلوقات پر فضیلت بخشی ہمارے ملک مین انواع و
اقسام کے میوے اور نعمتین پیدا کین اپنے فضل و احسان سے ہمکو علوم
عجیب و صنایع غریب بخشے ہر ایک شے کی منفعت پہچاننا رصد بنا کر
آسمان کا احوال جاننا ہیئت ہندسہ نجوم رمل طب منطق حکمت
اُسکے سوا اور بہت سے علوم ہمکو بتلائی صاحب العزیمت نے کہا اُن
علمون پر تم عبث فخر کرتے ہو اس واسطے کہ یہہ علوم تمنے اپنے داناؤن
سے نہین ایجاد کیے بلکہ بطلموس کے زمانے مین علماء بنی اسرائیل سے
سیکہہ لیے اور بعضی علوم ثامسطیوس کے وقت مین مصر کے عالمون
سے اخذ کیے ہین بعد اُسکے اپنے ملک مین رواج دیکر اب اپنی
طرف نسبت کرتے ہو بادشاہ نے حکیم یونانی سے پوچہا کہ یہہ کیا
کہتا ہے اُسنے کہا سچ ہے ہمنے اکثر علوم اگلے حکیمون سے حاصل
کیے ہین جسطرح اب ہمسے اور لوگ سیکہتے ہین یہی کارخانہ دنیا کا ہے

کہ ایک سے دوسرے کو فایدہ پہنچتا ہے چنانچہ حکماء فارس نے نجوم وغیرہ
کا علم ہند کے حکیمون سے اخذ کیا اسیطرح بنی اسرائیل کو سحر و طلسم
کا علم سلیمان ابن داؤد سے پہنچا بعد اسکی آخر صف مین ایک آدمی
نظر آیا بدن قوی بڑی سی داڑہی آفتاب کی طرف نہایت اعتقاد سے
دیکھتا تھا بادشاہ نے پوچھا یہہ کون ہے وزیر نے کہا یہہ شخص خراسانی
ہے کہا اسے کہو کچھہ یہہ بہی اپنا احوال لکھے چنانچہ اسنے بہی بموجب حکم
کے کہا شکر ہے واسطے اللہ کے جسنے ہمکو طرح طرح کی نعمتین اور بزرگیان
بخشین ہمارے ملک کو کثرت آبادی مین سب ملکون سے بہتر کیا اور اپنے
پیغمبرون کی زبانی ہماری تعریف کلام ربانی مین داخل کی چنانچہ کتب پیشین
قرآن کی ہماری بزرگی و فضیلت پر دلالت کرتی ہین غرض شکر ہے اسکا
جسنے ہمکو قوت ایمان کی سب انسانون سے زیادہ بخشی اسواسطے
کہ ہم مین سے بعضی توریت و انجیل کو پڑہتے ہین گوکہ اسکے مطلب کو نہین سمجھتے
مگر حضرت موسی اور عیسی کی نبوت کو برحق جانتے ہین اور بعضی قرآن کو پڑہتے ہین اگرچہ
اسکے معنی نہین جانتے لیکن پیغمبر آخر الزمان کو دلسے قبول کرتے ہین ہمنے امام حسین کے غم مین لباس ماتمی پہنا
اور مروانیون سے خون کا بدلا لیا اور اسکے فضل سے امیدوار ہین
امام آخر الزمان کا ظہور ہمارے ہی ملک مین ہوگا بادشاہ نے حکیمون کی
طرف دیکھہ کر فرمایا کہ اس آدمی نے جو اپنا فخر و مرتبہ بیان کیا تم اسکا
کیا جواب دیتے ہو ایک حکیم نے کہا اگر یہہ فاسق و فاجر و سنگدل ہونے
اور آفتاب و ماہتاب کی پرستش نکرتے تو واقعی یہہ سب باتین موجب فخر
کا ہوتین جب کہ سب انسان اپنا اپنا مرتبہ اور بزرگیان بیان کر چکے
چوبدار نے پکار کر کہا صاحبو اب شام ہوئی رخصت ہو صبح کو پہر حاضر ہونا

انیسوین فصل شیر کے احوال مین

تیسرے دن جسوقت تمام حیوان وانسان بادشاہ کے روبرو صف باندھکر
کھڑے ہوے بادشاہ نے اُسبکی طرف متوجہ ہوکر دیکھا گیدڑ سامہنے
نظر آیا پوچہا تو کون ہے اُسنے عرض کیا کہ مین حیوانون کا وکیل ہون بادشاہ
نے کہا تجہکو کسنے بہیجا ہے اُسنے کہا مجہہ کو درندون کے بادشاہ شیر
ابو الحارث نے بہیجا ہے فرمایا وہ کس ملک مین رہتا اور رعیت اُسکی
کون ہے کہا جنگل بیابان مین رہتا ہے اور تمام وحوش وبہایم اُسکی
رعیت ہین پوچہا اُسکے مددگار کون ہین کہا چیتے پاڑہے ہرن خرگوش
لومڑی بہیڑیے سب اُسکے یار ومددگار ہین فرمایا اُسکی صورت اور سیرت
بیان کر گیدڑ نے کہا وہ ڈیل ڈول مین سب حیوانون سے بڑا قوت مین
زیادہ ہیبت وجلال مین سب سے برتر سینہ چوڑا کمر پتلی سر بڑا کلایان
مضبوط دانت اور چنگل سخت آواز بہاری صورت مہیب کوئی انسان و
حیوان خوف سے سامہنے نہین آسکتا ہر ایک بات مین درست کسی
کام مین یار ومددگار کا محتاج نہین سخی ایسا کہ شکار کرکے سب حیوانات
کو تقسیم کر دیتا ہے اور آپ موافق احتیاج کے کہاتا ہے اور جبکہ دور سے
روشنی دیکہتا ہے نزدیک جاکر کہڑا ہوتا ہے اُسوقت غصہ اُسکا فرو ہوجاتا ہے
کسی عورت اور لڑکی کو نہین چہیڑتا اور آگ سے بہت خواہش ورغبت رکہتا ہے
کسی سے ڈرتا نہین مگر چونٹی سے کہ یہہ اُسپر اور اُسکی اولاد پر غالب ہے
جس طرح پشہ ہاتہی اور بیل پر اور مکہی آدمیون پر غالب ہے بادشاہ نے
کہا وہ اپنی رعیت سے کیا سلوک کرتا ہے عرض کیا کہ وہ رعیت سے

بہت سلوک و مراعات کرتا ہے بعد اُسکے مین احوال اُسکا مفصل بیان کرونگا

بیسوین فصل ثعبان و تنین کے بیان مین

بعد اُسکے بادشاہ نے داہنے بائین جو خیال کیا اچانک ایک آواز کان مین پہنچی دیکھا تو بلخ اپنے دونون بازؤن کو حرکت دیتا اور رنپٹ آواز باریک سے نغمہ سرائی کرتا ہے پوچھا تو کون ہے اُسنے کہا مین تمام کیڑے مکوڑون کا وکیل ہون مجھکو اُنکے بادشاہ نے بھیجا ہے پوچھا وہ کون ہے اور کہان رہتا ہے عرض کی کہ نام اُسکا ثعبان ہے بلند ٹیلون اور پہاڑون پر کرۂ زمہریر کے متصل رہتا ہے جہان ابر و باران اور روئیدگی کچھ نہین حیوان وہان بشدت سرما سے ہلاک ہو جاتے ہین بادشاہ نے پوچھا اُسکی فوج و رعیت کون ہے اُسنے کہا تمام سانپ بچھو وغیرہ اُسکی فوج و رعیت ہین اور روے زمین پر ہر ایک مکان مین رہتے ہین پوچھا وہ اپنی فوج سے جدا ہو کر اتنی بلندی پر کیون جا کر رہا ہے کہا اسواسطے کہ اُسکے منہہ مین زہر ہوتا ہے اُسکی گرمی سے تمام بدن جلتا ہے وہان کرۂ زمہریر کی سردی سے خوش رہتا ہے بادشاہ نے کہا اُسکی صورت و سیرت بیان کر کہا صورت و سیرت اُسکی بعینہ مثل تنین کے ہے فرمایا تنین کے وصف کسکو معلوم ہین جو بیان کرے بلخ نے کہا دریائی جانورون کا وکیل سینڈک سامنے حضور مین حاضر ہے اُسے پوچھیے بادشاہ نے اُسکی طرف دیکھا یہہ دریا کے کنارے ایک ٹیلے پر کھڑا ہوا تسبیح و تہلیل مین مشغول تھا پوچھا تو کون ہے اُسنے کہا مین دریائی جانورون کے بادشاہ کا وکیل ہون فرمایا اُسکا نام و نشان بیان کر کہا نام اُسکا تنین ہے

دریاے شور مین رہتا ہے تمام دریائی جانور کچہوے مچہلی مینڈک نہنگ
اُسکی رعیت ہین بادشاہ نے کہا اُسکی شکل وصورت بیان کر اُسنے کہا
وہ ڈیل وڈول مین سب دریائی جانورون سے بڑا صورت عجیب شکل مہیب
قد لنبا تمام دریاکے جانور اُسسے خوف کرتے ہین سر بڑا آنکہین روشن منہہ
چوڑا دانت بہت جتنے دریائی جانور پاتا ہے بیشمار نگل جاتا ہے جبکہ
بہت کہانے سے بدہضمی ہوتی ہے اُسوقت کمان کی طرح خم ہوکر سر اور دُم کے
زور پر کہڑا ہوتا اور پیچ کے دہڑ کو پانی سے نکال کر ہوا مین بلند کرتا ہے
آفتاب کی حرارت سے اُسکے پیٹ کا کہانا ہضم ہو جاتا ہے اور بیشتر اِس
حالت مین بیہوش بہی ہو جاتا ہے اُسوقت بادل جو دریاے اُٹہتے ہین
اُسکو لیکر خشکی مین ڈال دیتے ہین پہر تو مرجاتا اور درندون کی غذا ہوتا ہے
اور کبہی بادلون کے ساتھہ بلند ہوکر یاجوج وماجوج کی حد مین جاگرتا ہے
اور چند روز اُنکے کہانے مین آتا ہے غرض جتنے دریائی جانور ہین اُسسے
ڈرتے اور بہاگتے ہین یہہ کسی سے نہین ڈرتا مگر ایک جانور چہوٹا پتنگے کے
برابر ہے اُسسے نہایت خوف کرتا ہے اِسواسطے کہ وہ جسوقت اُسکو کاٹتا ہے
زہر اُسکا تمام بدن مین اُسکے اثر کرتا ہے آخر مرتا ہے اور تمام دریائی جانور
جمع ہوکر ایک مدت تک اِسکا گوشت کہاتے ہین جس طرح اور چہوٹے جانورون
کو یہہ کہاتا ہے اسیطرح وے سب ملکر اِسکو کہاتے ہین یہی حال شکاری
جانورون اور طایرون کا ہے کنجشک وغیرہ پشون اور چیونٹیون کو
کہاتے ہین اور اُنکو باشے وشاہین شکار کرتے ہین پہر باز وعقاب اور گدہ
باشہ وشاہین کو شکار کرکے کہاجاتے ہین آخر کو جب وے مرتے ہین تمام
کیڑے کوڑے چہوٹے جانور اُنکو کہاتے ہین یہی حال اِنسانون کا ہے

کہ وے سب ہرن پاڑے بکری بہیڑ اور طایرون کے گوشت کو کہاتے
ہین جبکہ مرجاتے ہین قبر مین چہوٹے چہوٹے کیڑے انکے جسم کو کہاتے
ہین تمام جہان کا یہی حال ہے کبہی بڑے حیوان چہوٹے حیوان کو کہاتے
ہین اور کبہی چہوٹے حیوان بڑے حیوانون پر دانت مارتے ہین اِسے
واسطے حکیمون نے کہا ہے کہ ایک کے مرجانے سے دوسرے کی بہتری
ہو جاتی ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا
بَيْنَ النَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ یعنی نوبت بنوبت
پہیرتی ہین ہم زمانیکو آدمیون مین اور سوا عالمون کے کوئی اسبات
کو نہین جانتا ہے بعد اُسکے کہا مین نے سُنا ہے کہ سب آدمی گمان کرتے
ہین کہ ہم مالک اور تمام حیوان ہمارے غلام ہین مین نے جو حیوانون کا
احوال بیان کیا اُسے کیون نہین دریافت کرتے کہ سب حیوانات مساوی
ہین کچہہ فرق نہین کبہی تو کہاتے ہین اور کبہی آپ دوسرون کی غذا ہو جاتے
ہین معلوم نہین کہ حیوانون پر کس چیز سے فخر کرتے ہین حالانکہ جو حال ہمارا
ہے وہی حال انکا ہے کیونکہ نیکی اور بدی بعد مرنیکے ظاہر ہوتی ہے مٹی مین
سب مل جاوینگے آخر خدا کی طرف رجوع کرینگے بعد اُسکے بادشاہ سے
کہا کہ انسان جو یہہ دعوی کرتے ہین کہ ہم مالک اور سب حیوان غلام ہین اس
مکرو بہتان سے انکے سخت تعجب ہے نپٹ جاہل ہین کہ ایسی بات خلاف قیاس
کہتے ہین مین حیران ہون کہ وے کیونکر یہہ تجویز کرتے ہین کہ سب درندے چرندے شکاری
جانور اژدہے نہنگ سانپ بچہو اُنکے غلام ہین یہہ نہین جانتے کہ اگر درندے
جنگل سے اور شکاری جانور پہاڑون سے اور نہنگ دریا سے نکلکر اُن پر
حملہ کرین کوئی انسان باقی نرہے اور اُنکے مُلک مین آکر سبکو تباہ کردیوین ایک

جیتا نہ بچے غنیمت نہین جانتے اور اُسکا شکر نہین کرتے ہین کہ خدا نے اُنکے
ملک سے اُن سب حیوانون کو دور رکھا ہے مگر یہہ بیچارے حیوان جو
اُنکے یہان گرفتار ہین رات دن عذاب مین رکہتے ہین اسی سبب غرور
مین آگئے ہین کہ بغیر دلیل و حجت کے ایسا دعوی بے معنی کرتے ہین بعد
اُسکے بادشاہ نے سامہنے دیکہا طوطا ایک درخت کی شاخ پر بیٹہا ہوا ہر
ایک کی باتین سنتا تہا پوچہا تو کون ہے اُسنے کہا مین شکاری جانورون
کا وکیل ہون مجہکو اُنکے بادشاہ عنقا نے بہیجا ہے بادشاہ نے کہا وہ
کہان رہتا ہے اُسنے عرض کیا کہ دریاے شور کے جزیرون مین بلند
پہاڑون پر رہتا ہے وہان کسی بشر کا گذر نہین ہوتا اور کوئی جہاز بہی وہان
تک نہین جا سکتا فرمایا اُس جزیرے کا احوال بیان کر اُسنے کہا
زمین وہان کی بہت اچھی ہے آب و ہوا معتدل چشمے خوشگوار انواع
و اقسام کے درخت میوہ دار حیوانات طرح طرح کے بیشمار بادشاہ نے
کہا عنقا کی شکل و صورت بیان کر کہا وہ ڈیل ڈول مین سب طایرون
سے بڑا ہے اڑنے مین قوی پنجے اور منقار سخت بازو نہایت چوڑے
چکلے جسوقت اُنکو ہوا مین حرکت دیتا ہے جہاز کے سے بادبان معلوم ہوتے
ہین دُم لمبی اڑنے کے وقت حرکت کے زور سے پہاڑ ہل جاتا ہے ہاتہی گینڈے
وغیرہ بڑے بڑے جانورون کو زمین سے اٹہا لیجاتا ہے بادشاہ نے
کہا خصلت اُسکی بیان کر کہا خصلت اُسکی بہت اچھی ہے اور کسی وقت
مین بیان کرونگا بعد اُسکے بادشاہ نے انسانون کی جماعت کی طرف دیکہا
بیستر آدمی انواع و اقسام کی شکلین طرح طرح کے لباس پہنے ہوئے کہڑے
تہے اُسنے کہا حیوانون نے جو کچہہ بیان کیا اُسکے جواب مین تامل و فکر

پهر پوچها که تمهارا بادشاه کون هے انهون نے جواب دیا همارے بادشاه
بهت سے هین اور هر ایک اپنے ملک مین فوج و رعیت لیئے هوئے
رهتا هے بادشاه نے پوچها اسکا کیا سبب که حیوانون مین باوجود کثرت
کے ایک بادشاه هوتا هے اور تم مین باوصف قلت کے بهت سے
بادشاه هین انسانون کی جماعت سے عراقی نے جواب دیا که آدمی بهت
سے احتیاج رکهتے هین حالات انکے مختلف هین اسواسطے بهت بادشاه
انکے لیئے چاهیئین حیوانون کا یه طور اسلوب نهین هے اور ان مین بادشاه
وهی هوتا هے که ڈیل ڈول مین بڑا هو انسانون مین بیشتر بالعکس اسکے
هے کیونکه اکثر ان مین بادشاه دبلے پتلے منحنی هوتے هین اسواسطے
که بادشاهون سے غرض یهی هے که عادل و منصف اور رعیت پرور هووین
هر ایک کے حال پر شفقت و مهربانی کرین اور انسانون مین بادشاهی
نوکرون کے فرقے بهی بهت هوتے هین بعضی تو سپاهی هتهیار بند هین
که جو دشمن بادشاه کا هوتا هے اسکو دفع کرتے هین چور دغاباز اچکے
جیب کترے انکے سبب شهرون مین فتنه و فساد نهین کرنے پاتے اور
بعضی وزیر دیوان و منشی هوتے هین جنکے سبب ملک مین بندوبست
اور فوج کے واسطے خزانه جمع هوتا هے بعضی وے هین که زراعت و
کشتکاری سے غله پیدا کرتے هین بعضی قاضی اور مفتی هین که خلایق
مین شریعت کے احکام جاری کرتے هین اسواسطے که بادشاهون کو دین
و شریعت بهی ضرور هے که رعیت گمراه نه هووے اور کتنے سوداگر اور
اهل حرفه هین که هر ایک دیار مین خرید و فروخت کا معامله کرتے هین اور
بعضی فقط خدمت کے لیئے مخصوص هین جس طرح غلام و خدمتگار هوتے

ہین اسیطرح اور بہی بہت سے فرقے ہین کہ وے بادشاہون کے واسطے نہایت ضرور ہین کہ بغیر اُنکے کاروبار موقوف ہو جاتا ہے اسیواسطے انسانون کو بہت سے سردار چاہئین کہ ہر ایک شہر مین اپنے اپنے گروہ کے انتظام و بندوبست مین مصروف رہین کسی طرح کا خلل نہ ہونے پاوے اور یہہ نہین ہوسکتا ہے کہ ایک بادشاہ تمام انسانون کا بندوبست کرے اسواسطے کہ تمام ہفت اقلیم مین بہت سے ملک واقع ہین ہر ایک ملک مین ہزارون شہر آباد ہین جن مین لاکہون خلقت رہتے ہے ہر ایک کی زبان مختلف مذہب جدا ممکن نہین کہ ایک آدمی سب ملکون کا بندوبست کرسکے اسیواسطے اللہ تعالی نے اُنکے لئے بہت سے بادشاہ مقرر کئے ہین اور یہہ سب سلاطین روے زمین پر خدا کے نایب کہلاتے ہین کہ خدا نے انکو ملک کا مالک اور اپنے بندون کا سردار کیا ہے کہ ملک کی آبادی مین مشغول رہین اور اُسکے بندون کی قرار واقعی محافظت کرین ہر ایک کے حال پر شفقت و مہربانی رکہین خلق مین احکام عدالت کے جاری کرین جس چیز کو خدا نے منع کیا ہے اُسسے خلایق کو باز رکہین اور حقیقت مین سب کا نگہبان وہی ہے کہ ہر ایک کو پیدا کرتا اور رزق دیتا ہے +

اکیسوین فصل مکہیون کے سردار کے احوال مین

انسان جس وقت اپنے کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے حیوانون کی طرف خیال کیا ناگاہ ایک بہین آواز کان مین پہنچی دیکہا تو مکہیون کا سردار یعسوب سامہنے اُڑتا اور خدا کی تسبیح و تہلیل مین نغمہ سرائے کرتا ہے پوچہا تو کون ہے اُسنے کہا مین حشرات الارض کا بادشاہ ہون فرمایا تو آپ کیون آیا جس طرح اور حیوانون نے

اپنے قاصد اور وکیل بہیجے تونے اپنی رعیت اور فوج سے کسیکو کیون نہ بہیجا
اُسنے کہا مین نے اُسکے حال پر شفقت اور مہربانی کی تا کسیکو کچہہ تکلیف نہ پہنچے
بادشاہ نے کہا یہہ وصف اور کسی حیوانون مین نہین ہے تجہہ مین کیون کر ہوا
کہا مجہکو اللہ تعالی نے اپنی عنایت و مرحمت سے یہہ وصف عطا کیا اُسکے
سوا اور بہی بہت سی بزرگیان اور خوبیان بخشی ہین بادشاہ نے کہا کچہہ
بزرگیان اپنی بیان کر کہ ہم بہی معلوم کرین اُسنے کہا اللہ تعالی
نے مجہکو اور میرے جدّ و آبا کو بہت سی نعمتین بخشین کسی حیوان کو اُس مین شریک
نہین کیا چنانچہ ملک و نبوّت کا مرتبہ ہمکو بخشا اور ہمارے جد و آبا کو نسل
در نسل اُسکا ورثہ پہنچا یا ہے دو نعمتین اور کسی حیوانون کو نہین دین اُسکے
سوا اللہ تعالی نے ہمکو علم ہندسہ اور بہت سی صنعتین سکہائین کہ اپنے
مکانون کو نہایت خوبی سے بناتے ہین تمام جہان کے پہل اور پہول ہمپر
حلال کئے کہ بے خلش کہاتے ہین ہمارے لعاب سے شہد کہ جسّے
تمام انسانون کو شفا حاصل ہوتی ہے اس مرتبے پر ہمارے آیات قرآنی
ناطق ہین اور ہماری صورت و سیرت اللہ تعالی کی صنعت و قدرت پر
غافلون کے واسطے دلیل ہے کیونکہ خلقت ہماری نہایت لطیف اور
صورت نپٹ عجیب ہے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے جسم مین تین
جوڑ رکہے ہین بیچ کے جوڑ کو مربع کیا نیچے کے دہڑ کو لنبا سر کو مدوّر
بنایا چار ہاتہہ پانو مانند اضلاع شکل مسدس کے نہایت خوبی سے مناسب
مقدار کے بنائے جنکے سبب نشست و برخاست کرتے ہین اور گہر
اپنے اِس خوش اسلوبی سے بناتی ہین کہ ہوا اُن مین ہرگز نہین جا سکتی
کہ جس کے باعث ہمکو یا ہمارے بچّون کو تکلیف پہنچے ہاتہہ پانو کی قوت

سے درخت کے پھل پتے پھول جو کچھہ پاتے ہین اپنے مکانون مین جمع
کر رکھتے ہین شانون پر چار بازو بنائے جنکے باعث اڑتے ہین اور ہمارے
ڈنک مین کچھہ زہر بہی پیدا کیا ہے کہ اُسکے سبب دشمنون کی شر سے محفوظ
رہتے ہین اور گردن پتلی بنائی کہ داہنے بائین سر کو بخوبی پہیرتے ہین
اور اُسکے دونو طرف دو آنکھین روشن عطا کی ہین کہ اُنکی روشنی سے
ہر ایک چیز کو دیکھتی ہین اور مُنہہ بہی بنایا ہے کہ جسمین کہانیکی لذت جانتے
ہین دو ہونٹھہ بہی دئے جنکے سبب کہانیکی چیزین جمع کرتے ہین اور
ہمارے پیٹ مین قوت ہاضمہ ایسی بخشی ہے کہ وہ رطوبات کو شہد
کر دیتی ہے اور یہی شہد واسطے ہمارے اور اولاد کے غذا ہے
جس طرح چارپاؤن کی پستان مین قوت دی ہے کہ اُسکے سبب خون
مستحیل ہو کر دودھہ ہو جاتا ہے غرض کہ یہہ نعمتین اللہ تعالی نے ہمکو
عطا کی ہین اُسکا شکر کہان تک کرین اسیواسطے مین نے رعیت کے حال
پر شفقت و مہربانی کرکے اپنے اوپر تکلیف روا رکہی اُن مین سے کسیکو نہ
بہیجا جس وقت یعسوب اپنے کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے کہا آفرین صد
آفرین تو نہایت فصیح و بلیغ ہے سچ ہے کہ تیرے سوا نعمتین اللہ تعالی نے
کسی حیوان کو نہین بخشین بعد اُسکے پوچھا تیری رعیت اور سپاہ کہان
ہے اُسنے کہا بعضے پہاڑ درخت پر جہان سبہینا پاتے رہتے ہین اور
بعضی آدمیون کے ملک مین جاکر اُنکے گہرون مین سکونت اختیار کرتے
ہین بادشاہ نے پوچھا اُنکے ہاتھہ سے کیون کر سلامت رہتے ہین کہا بعضے
تو انسے چھپ کر اپنے تئین بچاتے ہین مگر کبہی جو وے قابو پاتے ہین تکلیف
دیتے ہین بلکہ اکثر چھتون کو توڑ کر بچون کو مار ڈالتے ہین اور شہد نکال

کر آپس مین کہا لیتے ہین بادشاہ نے پوچہا پہر تم اس ظلم پر اُنکے کیون کر
صبر کرتے ہو اُسنے کہا ہم یہہ ظلم سب اپنے اوپر گوارا کرتے ہین اور کبہی
عاجز ہوکر اُنکے ملک سے نکل جاتے ہین اُسوقت وے صلح کے واسطے
بہت حیلے پیش کرتے ہین طرح طرح کی سوغات عطر و خوشبو وغیرہ بہیجتے ہین طبل
اور دف بجاتے ہین غرض کہ انواع و اقسام کے تحفے تحایف دیکر ہمکو راضی کرتے
ہین ہماری مزاج مین شر و فساد نہین ہے ہم بہی اُنسی صلح کر لیتے ہین اُنکے
یہان پہر چلے آتے ہین لیکن پر بہی ہمسے راضی نہین ہین. بغیر دلیل و حجت کے
دعوی کرتے ہین کہ ہم مالک یہہ غلام ہین *

بائیسوین فصل جنّون کی اپنے بادشاہون اور سردارون کی اطاعت کے بیان مین

بعد اُسکے یعسوب نے بادشاہ سے پوچہا کہ جن اپنے بادشاہ و رئیس کی اطاعت
کس طرح کرتے ہین اِس احوال کو بیان کیجیے بادشاہ نے کہا یہہ سب اپنے
سردار کی اطاعت و فرمان برداری بخوبی کرتے ہین اور بادشاہ جو حکم
کرتا ہے اُسکو بجا لاتے ہین یعسوب نے کہا اِسکو مفصّل بیان کیجیے بادشاہ
نے کہا جنّون کی قوم مین نیک و بد اور مسلمان و کافر ہوتے ہین جسطرح
اِنسانون مین ہین جو کہ نیک ہین وے اپنے رئیس کی اطاعت و فرمان
برداری اِسقدر کرتے ہین کہ آدمیون سے بہی نہین ہوسکتی اِسواسطے
کہ اطاعت و فرمان برداری جنّات کی مثل ستارون کی ہے کہ آفتاب
اُن مین بمنزلۂ بادشاہ کے ہے اور سب ستارے بجائے فوج و رعیت کے
ہین چنانچہ مریخ سپہ سالار مشتری قاضی زحل خزانچی و عطارد وزیر

حرم ماہتاب ولی عہد ہے اور ستارے گویا فوج و رعیت ہین اسواسطے
کہ سب آفتاب کے تابع ہین اُسیکی حرکت سے حرکت کرتے ہین وہ جو ٹھہر
رہتا ہے سب متوقف ہو جاتے ہین اپنے معمول و حد سے تجاوز نہین کرتے
یعسوب نے پوچھا کہ ستارون نے یہہ خوبی اطاعت و انتظام کی کہان
سے حاصل کی بادشاہ نے کہا یہہ فیض اُنکو فرشتون سے حاصل ہے
کہ وے سب اللہ تعالی کی فوج ہین اور اُسکی اطاعت کرتے ہین یعسوب
نے کہا فرشتون کی اطاعت کس طور پر ہے کہا جسطرح حواس خمسہ نفس ناطقہ
کی اطاعت کرتے ہین تہذیب و تادیب کے محتاج نہین یعسوب نے کہا اُسکو مفصل
فرمائیے بادشاہ نے کہا کہ حواس خمسہ نفس ناطقہ کے واسطے محسوسات
کی دریافت معلوم کرنے مین محتاج امر و نہی ہین جس شے کے دریافت
کرنیکے لیئے وہ متوجہ ہوتا ہے وے بی تامل و بلا تاخیر اُسکو دوسری
شے سے ممتاز کرکے نفس ناطقہ کو پہنچا دیتے ہین اسیطرح فرشتے خدا کی
اطاعت اور فرمان برداری مین مصروف رہتے ہین جو حکم ہوتا ہے
اُسکو فی الفور بجا لاتے ہین اور جنّون مین جو کہ بد ذات اور کافر ہین
ہرچند کہ قرار واقعی بادشاہ کی اطاعت نہین کرتے مگر وے بھی بدذات
انسانون سے بہتر ہین اسواسطے کہ بعضی جنّون نے باوجود کفر اور گمراہی
کے سلیمان کی اطاعت مین قصور نہ کیا ہرچند کہ اُنہون نے عمل کے
زور سے بہت رنج و مصیبتین پہنچائین پر یہہ اُنکی فرمان برداری مین
ثابت قدم رہے اور جو کبھی کوئی آدمی کسی ویرانے یا جنگل مین
جن کے خوف سے کچھہ دعا اور کلام پڑھتا ہے جب تلک اُس مکان
مین رہتا ہے کسیطرح کا رنج اُسکو نہین دیتے اگر بسبب اتفاق کوئی جن

کسی عورت یا مرد پر مسلط ہوا اور کسی عامل سے وہان اسکی رہائی کیواسطے جنون کے رئیس کی حاضرات اور دعوت کی فی الفور بھاگ جاتے ہین اُسکے سوا اُنکے حسن اطاعت پر یہہ دلیل ہے کہ ایک بار پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کسی مکان مین قرآن پڑہتے تھے وہان جنون کا گذر ہوا سُنتے ہی سب کے سب مُسلمان ہوئے اور اپنی قوم مین جاکر کتنون کو اسلام کی دعوت کرکے نعمت ایمان سے بہرہ اندوز کیا چنانچہ چند آیات قرآنی اس مقدمے پر ناطق ہین انسان اُنکے بالعکس ہین طبیعتون مین اُنکی شرک و نفاق بھرا ہے سراسر متکبر و مغرور ہوتے ہین بیشتر اخذ منفعت کے واسطے طریق ہدایت سے منحرف ہوکر مُشرک و مرتد ہو جاتے ہین ہمیشہ روئے زمین پر قتال و جدال مین مصروف رہتے ہین بلکہ اپنے پیغمبرون کی اطاعت نہین کرتے باوجود معجزے اور کرامت کے صاف مُنکر ہو جاتے ہین اگر کبھی ظاہر مین اطاعت کرتے ہین پر دل اُنکا شرک و نفاق سے خالی نہین ہے ازبسکہ جاہل اور گمراہ ہین کسی بات کو نہین سمجھتے تس پر یہہ دعویٰ ہے کہ ہم مالک اور رب ہمارے غلام ہین انسانون نے جو دیکھا کہ بادشاہ مکھیون کے رئیس سے ہم کلام ہو رہا ہے کہنے لگے نہایت تعجب ہے کہ بادشاہ کے نزدیک حشرات الارض کے رئیس کا یہہ رتبہ ہے کہ کسی حیوان کا نہین جنون کی قوم سے ایک حکیم نے کہا اس بات کا تم تعجب نکرو اسواسطے کہ یعسوب مکھیونکا سردار اگرچہ جثہ مین چھوٹا اور منحنی ہے لیکن نہایت عاقل و دانا اور تمام حشرات الارض کا رئیس و خطیب ہے جتنے حیوان ہین سبکو ریاست و سلطنت کے احکام تعلیم کرتا ہے اور بادشاہون کا یہی معمول ہے کہ اپنی جنس والون

سے جو کہ سلطنت و ریاست مین شریک ہین ہم کلام ہوتے ہین اگرچہ وے
شکل و صورت مین مخالف ہووین یہہ خیال اپنے دل مین نہ لاؤ کہ بادشاہ
کسی غرض و مطلب کے واسطے اُنکی طرف داری و رعایت کرتا ہے
القصہ بادشاہ نے انسانون کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ حیوانون سے تمہارے
ظلم کا جو کچھہ شکوہ بیان کیا سب تمنے سُنا اور تمنے جو دعوے کیا اُسکا
جواب اُنہون نے دیا اب جو کچھہ تمکو کہنا باقی ہو اُسکو بیان کرو آدمیون
کے وکیل نے کہا کہ ہم مین بہت خوبیان اور بزرگیان ہین کہ وے
ہمارے صدق دعوے پہ دلالت کرتے ہین بادشاہ نے کہا اُنہین بیان
کرو رومی نے کہا کہ ہم بہت سے علوم اور صنعتین جانتے ہین دانائی
اور تدبیر مین سب حیوانون سے غالب ہین دنیا اور آخرت کے امور
بخوبی سرانجام کرتے ہین اُسسے یہہ معلوم ہوا کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے
غلام ہین بادشاہ نے حیوانون سے کہا اُسنے جو اپنی فضیلتین بیان
کین تم اُسکا جواب کیا دیتے ہو حیوانون کی جماعت نے یہہ بات سُنکر
سر جھکا لیا کسی نے کچھہ جواب نہ دیا مگر بعد ایک گھڑی کے مکھیون کے
وکیل نے کہا کہ یہہ آدمی گمان کرتا ہے کہ ہم بہت علوم اور تدبیرین
جانتے ہین جسکے سبب ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین اگر آدمی
فکر و تامل کرین تو معلوم ہو کہ ہم اپنے امور مین کس طور پر انتظام
و بندبست کرتے ہین دانائی و فکر مین اُنسے غالب ہین علم ہندسہ مین
یہہ مہارت رکھتے ہین کہ بغیر مسطر اور پرکار کے انواع و اقسام کے
دائرے اور شکلین مثلث و مربع کھینچتے ہین اپنے گھرون مین طرح
طرح کے زاویے بناتے ہین سلطنت و ریاست کے قاعدے آدمیون

نے بہی ہمسے سیکہے اسواسطے کہ ہم اپنے یہان وریان اور جو کید ار مستعین
کرتے ہین کہ ہمارے بادشاہ کے سامہنے بغیر حکم کے کوئی آنے نہین پاتا دوسری
کہ بتون سی شہد نکال کر جمع کرتی ہین اور فراغت سی اپنی گہرونمین مٹہیہ کربال بچون کی ساتہہ کہاتی
ہین جو کچہہ ہمارا جہوٹہا بچ رہتاہی یہہ سب آدمی اسکو نکال کر اپنی تصرف مین لاتے ہین یہہ ہنر
ہمکو کسی نے تعلیم نہین کئے مگر اللہ تعالی کی طرف سے الہام ہوتا ہے
کہ بغیر مدد اور اعانت اُستاد کے ہم اتنے ہنر جانتے ہین اگر انسانون
کو یہہ گہمنڈ ہے کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین تو ہمارا جہوٹہا
کیون کہاتے ہین بادشاہون کا یہہ طریق نہین ہے کہ غلامون کا جہوٹہا
کہاوین اور یہہ اکثر امور مین ہمارے محتاج رہتے ہین ہم کسی امر مین اُنکے
احتیاج نہین رکہتے پس یہہ دعوی بے دلیل اُنکو نہین پہنچتا ہے اگر چیونٹی
کے احوال پر یہہ آدمی نگاہ کرے کہ باوجود چہوٹے جسم کے کیونکر زمین کے
نیچے طرح طرح کے مکان پیدا کرتی رہتی ہے کیسی ہی برسات ہو پانی اُن مین
ہرگز نہین جاتا اور کہانے کے لیئے غلہ جمع کر رکہتی ہے اگر کبہی اُس مین
سے کچہہ بہیگ جاتا ہے نکال کر دہوپ مین سکہاتی ہے جن دانون مین
احتمال جمنے کا ہوتا ہے اُنکے چہلکے دور کرکے دو ٹکڑے کر ڈالتی ہے
گرمیون مین بہت چونٹیان قافلے جمع ہوکر قوت کے واسطے ہر ایک طرف
جاتی ہین اگر کسی چونٹی کو کہین کچہہ نظر آیا اور گرانی کے سبب اٹہہ
نہ سکا تہوڑا اس مین سے لیکر اپنے مجمع مین آکر خبر کرتی ہے اُن مین جو
آگے بڑہتی ہے وہ اُس چیز سے کچہہ تہوڑا پہچان کے واسطے لیکر وہان
جا پہنچتی ہے پہر سب جمع ہوکر کس محنت و مشقت سے اُسکو اُٹہا لاتے
ہین اگر کسی چونٹی نے محنت مین سستی کی تو اُسکو مار کر نکال دیتے ہین

پس اگر یہہ آدمی تامل کرے تو معلوم ہو کہ چونٹیان بے علم وشعور رکہتی ہین اسیطرح مڈی جبکہ فصل ربیع مین کہا پیکر موٹی ہوتی ہے کسی زمین زمین مین جاکر گرہا کہود کر انڈا دیتی ہے اور اسکو مٹی سے چہپاکر آپ اڑجاتی ہے جب اسکی موت کا وقت آتا ہے طایر کہاجاتے ہین یا گرمی سردی کی کثرت سے آپ ہلاک ہوجاتی ہے دوسرے برس پہر فصل ربیع مین جن دنون ہوا معتدل ہوتی ہے اُس انڈے سے ایک چہوٹا بچہ کیڑے کی مانند پیدا ہوکر زمین پر چلتا اور گہاس چرتا ہے جسوقت پر اُسکی نکلتی ہین اور کہاپی کر موٹا ہوتا ہے یہہ بہی بدستور سابق انڈا دیکر زمین مین چہپا دیتا ہے غرض اسیطور سال بسال بچے پیدا ہوتی ہین اسیطرح ریشم کے کیڑے کہ بیشتر پہاڑون کے درختون پر خصوصًا توت کے درخت پر رہتے ہین ایام بہار مین جبکہ خوب موٹے ہوتے ہین اپنے لعاب کو درخت پر تنکر بارآم تمام اُسمین سوتے ہین جسوقت جاگتے ہین اُسی حال مین انڈے دیکر آپ نکل جاتے ہین انکو طایر کہا لیتے ہین یا آپ خود بخود گرمی یا سردی سے مرجاتے ہین اور انڈے سال بہر بحفاظت اُسمین رہتے ہین دوسرے سال اُن مین سے بچے پیدا ہوکر درخت پر چلتے پہرتے ہین جب یہہ تازے توانا ہوتے ہین اسیطور پر انڈے دیکر بچے پیدا کرتے ہین اور بہڑین بہی دیوارون اور درختون پر چہتے بناکر ان مین انڈے بچے دیتی ہین مگر یہہ کہانیکے واسطے کچہہ جمع نہین کرتی ہین روز روز اپنا قوت ڈہونڈہہ لیتے ہین اور جاڑے کے دنون مین غارون یا گڑہون مین چہپ کر مرجاتے ہین پوست انکا تمام جاڑون بہر وہان پڑا رہتا ہے ہرگز سڑتا گلتا نہین پہر فصل ربیع مین خدا کی قدرت سے اُن مین روح آجاتا ہے بدستور

اپنی اپنے گہر بنا کر انڈے بچے پیدا کرتی ہین غرض اسطرح تمام حشرات الارض اپنے بچون کو پیدا کرکے پرورش کرتے ہین فقط شفقت و مہربانی سے یہہ نہین کہ اُنسے کچہہ خدمت کی توقع رکہتے ہین بخلاف آدمیون کے کہ وے اپنی اولاد سے نیکی اور احسان کے امیدوار رہتے ہین سخاوت اور جود کہ شیوہ بزرگونکا ہے ہرگز ان مین نہین پہر کس چیز سے ہمپر فخر کرتے ہین اور ٹڈی مچہر دالس وغیرہ کہ انڈے دیتے اور اپنے بچون کی پرورش کرتے اور گہر بناتے ہین صرف اپنے فایدے کے واسطے نہین بلکہ اس لئے کہ بعد انکے مرنیکے اور کیڑے اگر آرام پاوین کیونکہ اُن مین سے ہر ایک کو اپنی موت کا یقین کامل حاصل ہے جب کہ موت کے دن پورے نہوتے ہین رضامندی اور خوشی سے خود فنا ہو جاتے ہین اللہ تعالی اپنی قدرت سے پہر دوسرے سال پیدا کرتا ہے غرض کہ یہہ کسی حال مین اُسکا انکار نہین کرتے جس طرح بعضی آدمی بعث و قیامت سے منکر ہین اگر آدمی اُن حیوانون کا احوال معلوم کرین کہ یہہ اپنی معاش اور معاد مین اُنسے زیادہ تدبیرین جانتے ہین یہہ فخر نکرین کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین

تیئیسوین فصل انسان اور ہزار داستان کے مناظرہ مین

جگڑی کہیونکا وکیل اس کلام سے فارغ ہوا جنون کے بادشاہ نے نہایت خوش ہو کر اُسکی تعریف کی اور انسانون کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اُسنے جو کہا سب سنا تمنے اب تمہارے نزدیک کوئی جواب باقی ہے اُن مین سے ایک شخص اعرابی نے کہا کہ ہم مین بہت سی فضیلتین اور

خصلتین ہین جیسے دعوی ہمارا ثابت ہوتا ہے بادشاہ سے کہا انہین بیان کرو کہا کہ زندگی ہماری بہت عیش سے گذرتی ہے انواع و اقسام کی نعمتین کہانے پینے کی ہمکو میسر ہین حیوانون کو وے نظر بہی نہین آتین میون کا مغز اور گودا ہمارے کہانے مین آتا ہے پوست اور گٹھلی یہہ کہاتے ہین اسکے سوا طرح طرح کے کہانے شیر مال باقر خانی گاو دیدہ گاو زبان کلیجے مطنجن زیر بریان مزعفر شیر برنج کباب قورما بورانی فرنی دوده دہی گھی قسم قسم کی مٹھائی حلوا سوہن جلیبی لڈو پیڑے برفی امرتی لوزیات وغیرہ کہاتے ہین تفریح طبع کے واسطے ناچ رنگ ہنسی چہل قصے کہانیان میسر ہین لباس فاخرہ اور زیورات طرح طرح کے پہنتی ہین نمدے قالین چاندنی جاجم اور بہت سے فرش فروش بچہاتے ہین حیوانون کو یہہ سامان کہان میسر ہین ہمیشہ جنگل کے گہاس کہاتے ہین اور رات دن تنگ دہرنگ غلامون کی طرح محنت اور مشقت مین رہتے ہین یہہ سب چیزین دلیل ہین اسپر کہ ہم مالک اور یہہ غلام ہین طایرون کا وکیل ہزار داستان سامنے شاخ درخت پر بیٹہا تہا اسنے بادشاہ سے کہا کہ یہہ آدمی جو اپنے انواع و اقسام کے کہانے پینے پر افتخار کرتا ہے یہہ نہین جانتا کہ حقیقت مین اسکے واسطے یہہ بہت رنج و عذاب ہے بادشاہ نے کہا یہہ کیون کر ہے اسے بیان کر کہا اسواسطے کہ اس آرام کے لیے بہت محنتین اور رنج اٹھاتے ہین زمین کہودنا ہل جوتنا پل کہینچنا پانی بہرنا اناج بونا کاٹنا تولنا پیسنا تنور مین آگ جلانا پکانا گوشت کے واسطے قصائیون سے جہگڑنا بنیون سے حساب کتاب کرنا [illegible]
محنتین اٹھانا علم [illegible]

دو ہیسون کے واسطے امیرون کے سامہنے ہاتہہ باندہہ کر کہڑے ہونا غرض اسس جدّ و کدّ سے مال و اسباب جمع کرتے ہین بعد مرنیکے وہ غیرون کے حصّے مین آتا ہے اگرچہ حلال سے پیدا کیا ہے تو اُسکا حساب و کتاب ہے نہین تو عذاب و عقاب سے اور ہم اسس رنج و عذاب سے محفوظ رہتے ہین کیونکہ غذا ہماری فقط گہاسس پات ہے جو چیز زمین سے پیدا ہوتی ہے بے محنت و مشقت اُسکو اپنے تصرف مین لاتے ہین انواع و اقسام کے پہل اور میوے کہ اللہ تعالی نے اپنی قدرت سے ہمارے واسطے پیدا کئے ہین کہاتے ہین اور ہمیشہ اُسکا شکر کرتے ہین فکر و تلاش کہانے پینے کی ہمارے دل مین کبہی نہین آتی جہان جاتے ہین فضل الٰہی سے سب کچھہ میسّر ہو جاتا ہے اور یہہ ہمیشہ قوت کی فکر مین غلطان پیچان رہتے ہین اور طرح طرح کے کہانے بوجہہ کہاتے ہین ویسے ہی رنج و عذاب بہی اُٹہاتے ہین امراض مزمنہ مین مبتلا رہتے ہین بخار درد سر سیلہ سرسام فالج لقوہ پہوڑی کہانسی یرقان تب دق پہوڑا پہنسی کہجلی داد خنازیر پیچش اسہال آتشک سوزاک فیل پانکو آسا غرض اقسام اقسام کی بیماریان اُنکو عارض ہوتی ہین دوا دارو کے لئے طبیبون کے یہان دوڑے پہرتے ہین لیس بیچیاہی سے کہتے ہین کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین انسان نے جواب دیا کہ بیماری کی خصوصیت کچھہ ہمارے واسطے نہین ہے حیوان بہی بیشتر امراض مین مبتلا ہوتے ہین اُسنے کہا حیوان جو بیمار ہوتے ہین صرف تمہاری آمیزش اور اختلاط سے کتے بلّی کبوتر مرغ وغیرہ حیوانات کہ تمہارے یہان گرفتار ہین اپنے طور پر کہانے پینے نہین پاتے ہین اسیواسطے بیمار ہو جاتے ہین اور جو جنگل

کہ جنگل مین مخلا بالطبع پہرتے ہین ہر ایک مرض سے محفوظ ہین کیونکہ کہانے
پینے کے وقت اُنکے مقرر ہین کمی بیشی اُس مین نہین آتی اور یہہ حیوانات
جو تمہارے یہان گرفتار ہین اپنے طور پر اوقات بسر نہین کرنے پاتے کہانا
بیوقت کہاتے یا مارے بھوکہ کے اندازے سے زیادہ کہا جاتے ہین بدن کی
ریاضت نہین کرتے اسی سبب کبھی کبھی بیمار ہو جاتے ہین تمہارے لڑکون کے
بیمار ہونیکا بھی یہی سبب ہے کہ حاملہ عورتین اور دائیان حرص سے غیر مناسب
کہانے جن پر تم فخر کرتے ہو کہا جاتے ہین اسی سے اخلاط غلیظہ پیدا ہوتے
مین دودھہ بگڑ جاتا ہے اُسکے اثر سے لڑکے بدصورت پیدا ہوتے اور ہمیشہ
امراض مین مبتلا رہتے ہین انہین مرضون کے باعث مرگ مفاجات اور شدت
نزع اور غشی و غصی مین گرفتار رہتے ہین غرض کہ تم اپنے اعمال کی شامت
سے ان عذابون مین گرفتار ہو اور ہم اُنسے محفوظ ہین کہانیکے اقسام مین
تمہارے یہان شہد نفیس تر اور بہتر ہے جسکو کہاتے اور دوا مین استعمال
کرتے ہو سو وہ مکہیون کا لعاب ہے تمہاری صنعت سے نہین پہر کس چیز کا
فخر کرتے ہو باقی پہل اور دانے اُنکے کہانے مین ہم تم شریک ہین اور
قدیم سے ہمارے تمہارے جد و آبا شریک ہوتے چلے آئے ہین جن دنون
تمہارے جد اعلی حضرت آدم و حوا باغ بہشت مین رہتے تھے اور بے
محنت و مشقت وہانکے میوے کہاتے کسیطرح کی فکر و محنت نہ تہی ہمارے
جد و آبا بہی وہان اُس ناز و نعمت مین اُنکے شریک تہے جب تمہارے بزرگوار
اپنے دشمن کے بہکانے سے خدا کی نصیحت بہول گئے اور ایک دانے
کے واسطے حرص کی وہان سے نکالے گئے فرشتون نے نیچے لاکر ایسی
جگہہ ڈال دیا جہان پہل پتے بہی نہ تہے میونکا تو کیا دخل ایک مدت تلک

اس غم مین رویا کئے آخر کو توبہ قبول ہوئے خدا نے گناہ معاف کیا ایک
فرشتے کو بھیجا اُسنے یہان آکر زمین کھودنا بونا پیسنا پکانا لباس بنانا سکھلا
غرض رات دن اس محنت و مشقت مین گرفتار رہتے تھے جب کہ اولاد
پیدا ہوئی اور ہر ایک جنگل و آبادی مین رہنے لگے پھر تو زمین کے رہنے
والون پر دست شروع کی کہ اُنکے چھین لئے کتنون کو پکڑ کر قید کیا بہتیرے
بھاگ گئے اُنکے قید و گرفتار کرنیکے واسطے انواع و اقسام کے پھندے
اور جال بنا بنا کر درپے ہوئے آخر کو نوبت یہان تک پہنچی کہ اب تم
کھڑے ہو کر فخر و مرتبہ اپنا بیان کرتے ہو مناظرے اور مجادلے کے
واسطے مستعد ہوا و رہیہ جو تم کہتے ہو کہ ہم خوشی کی مجلس کرتے ہین ناچ
رنگ مین مشغول رہتے ہین عیش و عشرت مین اوقات بسر کرتے ہین لباس
فاخرہ اور زیور انواع و اقسام کے پہنتے ہین انکے سوا اور بہت سی
چیزین ہین جو ہمکو میسر نہین ہین سچ ہے لیکن اُن مین سے ہر ایک چیز کے
عوض تمکو عذاب و عقاب بھی ہوتا ہے کہ جس سے ہم محفوظ ہین کیونکہ تم شادی
کی مجلس کے عوض ماتم خانے مین بیٹھتے ہو خوشی کے بدلے غم اٹھاتے
ہو راگ رنگ اور ہنسی کے بدلے رونا اور رنج کھینچتے ہو [illegible]
کی [illegible] عوض نکلے [illegible]
پہار [illegible] زنجیر پہنتے ہو [illegible] گرفتار ہو
ہو غرض ہر ایک خوشی کے عوض غم بھی اٹھاتے ہو اور ہم ان [illegible]
سے محفوظ ہین کیونکہ [illegible] محنتین اور رنج [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور ہمکو تمہارے [illegible]
میدان [illegible] میسر ہے زمین سے آسمان تک جہان جی چاہتا ہے اڑتے

ہین ہرا ہرا سبزہ دریا کے کنارے سب بے تکلیف چرتے چگتے ہین
بے محنت و مشقت رزق حلال کہاتے اور پانی لطیف پیتے ہین کوئی منع کرنے
والا نہین رسّی ڈول مشک کوڑے کے محتاج نہین یہہ سب چیزین تمہارے
واسطے چاہئین کہ اپنے کاندھون پر اٹھا کر جابجا لئے پہرتے اور رہتے ہو
ہمیشہ محنت و مصیبت مین گرفتار رہتے ہو یہہ سب نشانیان غلامون کی
ہین یہہ کہان سے ثابت ہوتا ہے کہ تم مالک اور ہم غلام ہین بادشاہ
نے انسانون کے وکیل سے پوچہا کہ اب تیرے نزدیک کوئی جواب اور
باقی ہے اُسنے کہا ہم مین خوبیان اور بزرگیان بہت ہین کہ ہمارے
دعوے پر دلالت کرتی ہین بادشاہ نے کہا انہین بیان کر ان مین سے
ایک شخص عبرانی نے کہا کہ اللہ تعالی نے ہمکو انواع و اقسام کی بزرگیان
بخشین دین و نبوت اور کلام منزل یہہ سب نعمتین عطا کین حلال و حرام اور
نیک و بد سے آگاہ کرکے واسطے دخول جنت کے ہمکو خاص کیا غسل طہارت
نماز روزہ صدقہ زکوۃ مسجدون مین نماز ادا کرنا منبرون پر خطبہ پڑہنا
اور بہت عبادتین ہمکو تعلیم کین یہہ سب بزرگیان اس پر دلالت کرتی
ہین کہ ہم مالک ہین اور یہہ غلام طایرون کے وکیل نے کہا اگر تامل
و فکر کرو تو معلوم ہو کہ یہہ چیزین تمہارے واسطے رنج و عذاب ہین بادشاہ
نے کہا یہہ رنج کس طرح ہے اُسنے کہا یہہ سب عبادتین اللہ تعالی نے
اسواسطے مقرر کی ہین کہ گناہ انکے عفو ہو جاوین اور گمراہ نہونے پاوین
چنانچہ قرآن مین فرماتا ہے إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ یعنی نیکیان
گناہون کو دفع کرتی ہین اگر یہہ قواعد شرعی پر عمل نہ کرین خدا کے نزدیک
روسیاہ ہو وین اسی خوف سے عبادت مین مشغول رہتے ہین اور جسم

گناہون سے پاک ہین ہمکو کچھ احتیاج عبادت کی نہین جسے یہہ اپنا
فخر کرتے ہین اور اللہ تعالی نے پیغمبرون کو ان لوگون کے واسطے
بھیجا ہے جو کہ کافر و مشرک اور گنہ گار ہین اُسکی عبادت نہین کرتے رات دن
فسق وفجور مین مشغول رہتے ہین اور ہم اس شرک و معاصی سے بری ہین
خدا کو واحد و لاشریک جانتے ہین اور اُسکی عبادت مین مصروف رہتے
ہین اور انبیا و رسول مثل طبیب و نجومی کے ہین طبیبون سے وہی لوگ
احتیاج رکھتے ہین جو کہ مریض و علیل ہوتے ہین اور نجومیون سے منحوس و
بدطالع التجا کرتے ہین اور غسل و طہارت تمہارے واسطے اس لئے فرض
ہوئی ہے کہ ہمیشہ ناپاک رہتے ہو رات دن زنا اور اغلام مین اوقات
بسر کرتے ہو اور بیشتر گندہ بدن ہوتے ہو اسواسطے تمکو طہارت کا
حکم ہے اور ہم ان چیزون سے کنارہ کرتے ہین تمام سال مین ایکبار
قربت کرتے ہین سو بھی شہوت و لذت کے واسطے نہین صرف بقائے نسل
کے لیئے اس امر کے مرتکب ہوتے ہین نماز روزہ اسواسطے فرض ہے
کہ اُسکے سبب تمہارے گناہ عفو ہوجاوین ہم گناہ کرتے نہین ہم پر کیون فرض
ہووے صدقہ زکوۃ اس لئے واجب ہے کہ تم بہت مال حلال و حرام سے
جمع کر رکھتے ہو اہل حقوق کو نہین دیتے اگر غریب و مسکین پر خرچ کرو تو کاہیکو زکوۃ
فرض ہووے اور ہم اپنے ابنائے جنس پر شفقت و مہربانی کرتے ہین
بخل سے کبھی کچھہ جمع نہین کرتے اور یہہ جو کہتے ہو کہ اللہ تعالی نے تمہارے
واسطے حلال و حرام اور حد و قصاص کی آیتین نازل کی ہین سو یہہ تمہارے
تعظیم کے واسطے ہے کیونکہ قلب تمہارے تاریک ہوتے ہین جہالت
و نادانی سے فایدے اور نقصان کو نہین سمجھتے ہو اسیواسطے معلم

اور استاد کے محتاج رہتے ہو اور ہمکو بلا واسطہ پیغمبرون کے ہر ایک
چیز سے اللہ تعالی خبر کرتا ہے چنانچہ آپ ہی فرماتا ہے وَاَوْحٰی
رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا یعنی خدا نے مکہی
کو کہا کہ پہاڑ پر اپنا گہر بنا اور ایک مقام مین یون ارشاد کیا ہے کُلٌّ قَدْ عَلِمَ
صَلٰوتَهٗ وَتَسْبِیْحَهٗ حاصل یہہ ہے کہ ہر ایک حیوان دعا اور تسبیح جانتا ہے
اور ایک موقع پر یون فرمایا ہے فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا یَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ
کَیْفَ یُوَارِیْ سَوْاَةَ اَخِیْهِ قَالَ یَا وَیْلَتَا اَعَجَزْتُ اَنْ اَکُوْنَ مِثْلَ
هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْاَةَ اَخِیْ فَاَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِیْنَ
یعنی اللہ تعالے نے ایک کوے کو بہیجا کہ جاکر زمین کہودے اور قابیل
کو دکہلاوے کہ وہ بہی اسطرح اپنے بہائی کی نعش کو زمین کہود کر دفن
کرے اسوقت قابیل نے اسکو دیکہکر کہا افسوس کہ ہمکو اس کوے
کے برابر بہی عقل نہین ہے کہ بہائی کی نعش کو اسطرح دفن کرین غرض اس
بات سے نہایت ندامت اٹہائی اور یہہ جو کہتے ہو کہ ہم جماعت کی نماز
پڑہنے کے واسطے مسجدون اور خانقاہون مین جاتے ہین ہمکو اسکی کچہہ
احتیاج نہین ہے ہمارے واسطے سب مکان مسجد اور قبلہ ہین جدہر
نگاہ کرتے ہین مظہر الہی نظر آتا ہے اور جمعہ وعید کی نماز کے واسطے
بہی کچہ خصوصیت ہمکو نہین ہم ہمیشہ رات دن نماز روزے مین مشغول
رہتے ہین غرض ان چیزون سے جو تم فخر کرتے ہو ہمکو انکی کچہہ احتیاج نہین
ہے [illegible] جب [illegible] یہہ کہہ چکا بادشاہ نے انسانونکی طرف
[illegible] کیا اب اور جو کچہہ تمکو کہنا ہے وہ بیان کرو انسانون کے
[illegible] نے جواب دیا کہ ہمکو بہت فضیلتین اور بزرگیان [illegible]

باقی ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین چنانچہ
زیب و آرایش کے واسطے انواع و اقسام کے لباس دوشالہ کمخاب
حریر دیبا سمور مشروع گلبدن ململ محمودی صحن اطلس جامدانی ڈوریا
چارخانہ طرح طرح کے فرش قالین نمد جاجم چاندنی اسکے سوا اور بہت
نعمتین ہمکو میسر ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم مالک اور یہہ غلام ہین
کیونکہ حیوانون کو یہہ سامان کہان میسر ہے عریان محض جنگل مین غلامون
کی طرح پڑے پہرتے ہین یہہ سب خدا کی بخششین اور نعمتین ہماری ملکیت پر
دلیل ہین ہمکو لایق ہے کہ ان پر حکومت خاوندانہ کرین جسطرح چاہین انکو
رکہین یہہ سب ہمارے غلام ہین بادشاہ نے حیوانون سے کہا اب تم
اسکا کیا جواب دیتے ہو درندون کے وکیل کلیلہ نے اس آدمی سے کہا
کہ تم اس لباس فاخرہ اور ملایم پر جو اتنا فخر کرتے ہو یہہ کہو کہ یہہ طرح
طرح کے لباس اگلے زمانے مین کہان تہے مگر حیوانون سے ظلم و بدعت
کرکے چہین لئے آدمی نے کہا یہہ بات تو کس وقت کی کہتا ہے کلیلہ نے
کہا تمہارے یہان سب لباسون مین نازک و ملایم دیبا و حریر اور ابریشم
ہوتا ہے سو وہ کیڑے کے لعاب سے ہے اور یہہ کیڑا آدم کی اولاد
مین نہین بلکہ حشرات الارض کی قسم مین سے ہے کہ اپنی پناہ کے واسطے
درختون پر لعاب سے تنتا ہے کہ جاڑے گرمی کی آفت سے محفوظ رہے
تمنے بجور و ظلم اسے چہین لیا اسیواسطے اللہ نے تمکو اس عذاب مین
گرفتار کیا ہے کہ اسے لیکر محنت سے تنتے بنتے ہو پہر درزی
سے سلاتے اور دہوبی سے دہلاتے ہو غرض ایسے ایسے رنج و محنت
اٹہاتے ہو کہ اسکو احتیاط سے رکہتے اور پہنتے ہو ہمیشہ اسی فکر مین غلطان

پہچان رہتے ہو اسیطرح اور لباس کہ بیشتر حیوانات کی کہال بال سے بنتی
ہین خصوص لباس فاخرہ تمہارے اکثر حیوان کی پشم ہوتی ہین ظلم و
تعدی سے اُنسے چہین کر اپنی طرف نسبت کرتے ہو اُسپر اتنا فخر کرنا
بیجا ہے اگر ہم اُسپے فخر کرین تو زیب دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالے نے ہمارے
بدن پر پیدا کیا ہے کہ ہم اپنے ستر و لباس کرین اُسنے شفقت و مہربانی سے
یہہ لباس ہمکو عطا کیا ہے کہ سردی گرمی سے محفوظ رہین جسوقت ہم
پیدا ہوتے ہین اُسوقت سے اللہ تعالے ہمارے بدن پر یہہ لباس
بہی پیدا کرتا ہے اُسکی مہربانی سے بے محنت و مشقت یہہ سب ہمکو
میسر ہے اور تم ہمیشہ دم مرگ تک اِسی فکر مین مبتلا رہتے ہو تمہارے
جد اعلا نے خدا کی نافرمانی کی تہی اُسیکے بدلے تمکو یہہ عذاب ہوتا ہے
بادشاہ نے کلیلہ سے کہا کہ آدم کی ابتدا سے خلقت کا احوال ہمسے بیان
کر اُسنے کہا جسوقت اللہ تعالے نے آدم و حوا کو پیدا کیا غذا اور
پوشش مثل حیوانات کی اُنکے واسطے مہیا کی چنانچہ پورب کی طرف یاقوت
کے پہاڑ پر خط استوا کے نیچے یہہ دونون رہتے تہے جسوقت اُنکو پیدا
کیا صرف ننگے تہے سر کے بالون سے تمام بدن اُنکا چہپا رہتا اور انہین
بالون کے سبب سردی گرمی سے محفوظ رہتے تہے اُس باغ مین چلتے پہرتے
اور تمام درختون کے میوے کہاتے تہے کسی طرح کی محنت و مشقت نہ
اٹہاتے جس طرح اب یہہ لوگ اسمین گرفتار ہین حکم الٰہی یہہ تہا کہ تمام بہشت
کے میوے کہاوین مگر اِس درخت کے نزدیک نجاوین شیطان کے
بہکانے سے خدا کی نصیحت بہلا دی اُسیوقت سے [illegible] تار [illegible] سر کے
بال گر گئے [illegible] ہوگئے فرشتون نے بموجب حکم الٰہی کے وہان سے

نکال باہر کر دیا جیسا کہ جنّون کے حکیم نے اس احوال کو پہلے فصل مین مفصل بیان کیا ہے جسوقت درندون کی وکیل یہہ احوال بیان کیا آدمی نے کہا اے درندو تمکو لازم و مناسب نہین ہے کہ ہمارے سامنے گفتگو کرو بہتر یہہ ہے کہ چپکے ہو رہو کلیلہ نے کہا اسکا کیا سبب کہا اسواسطے کہ حیوانون مین تم سے زیادہ شریر و بد ذات کوئی نہین ہے اور کسی حیوان مین تمہاری سی قساوت قلبی نہین اور مردار کہانے مین بہی اتنا حریص کوئی نہین حیوانون کے ضرر کے سوا تم مین کوئی فایدہ نہین ہمیشہ انکے قتل و غارت مین رہتے ہو اُسنے کہا یہہ کیونکر ہے اُسے بیان کر اسواسطے کہ جتنے درندہ ہین حیوانات کو شکار کرکے کہا جاتے ہین استخوان توڑتے اور لہو پیتے ہین ہرگز اُنکے حال پر رحم نہین کرتے درندون کے وکیل نے کہا کہ ہم جو یہہ حرکت حیوانون سے کرتے ہین فقط تمہاری تعلیم سے والا ہم اُسے کچہہ واقف ہی نہتی اسواسطے کہ قبل آدم کے درند کسی حیوان کو شکار نکرتے تہے جو حیوان کہ جنگل بیابان مین مر جاتا تہا اُسکا گوشت کہاتے زندہ حیوان کو تکلیف نہ دیتے غرض جب تلک ادہر اُدہر سے گرا پڑا گوشت پاتے کسی جاندار کو نہ چہیڑتے مگر وقت احتیاج و اضطرار کے مجبور رہتے جبکہ تم پیدا ہوئے اور بکری بہیڑ گاے بیل اونٹ گدہے پکڑ کر قید کرنے لگے کسی حیوان کو جنگل مین باقی نرکہا پہر گوشت اُنکا جنگل مین کہان سے ملتا لاچار ہوکر زندہ حیوان کو شکار کرنے لگے اور ہمارے واسطے یہہ حلال ہے جسطرح تمکو اضطرار کی حالت مین مردار کہانا روا ہے اور یہہ جو تم کہتے ہو کہ درندون کے دلون مین قساوت اور بیرحمی ہے ہم کسی حیوان کو ایذا نہین دیتے جیسا کہ کچہہ تم سے شکوہ کرتے ہین اور یہہ جو کہتے ہو کہ درند حیوانون کا

چاک کرکے لہو پیتے اور گوشت کہاتے ہین تم بہی یہی کرتے ہو چہریون
سے کاٹنا ذبح کرکے کہال کہینچنا پیٹ چاک کرکے استخوان توڑنا بہون
کر کہانا یہہ حرکتین سب تمسے وقوع مین آتی ہین ہم ایسا نہین کرتے ہین اگر
غور و تامل کرو تو معلوم ہو کہ درندون کا ظلم تمہارے برابر نہین ہے
جیسا کہ بہایم کے وکیل نے اوّل فصل مین بیان کیا ہے اور تم آپس مین اپنے
بہائی بندون سے حرکت کرتے ہو کہ درندے اُسسے واقف بہی نہین ہین اور
یہہ جو کہتے ہو کہ تمسے کسی کو نفع نہین پہنچتا ہے سو یہہ ظاہر ہے کہ ہماری کہال بال
سے تم سب کو نفع پہنچتا ہے اور جتنے شکاری جانور تمہارے یہان گرفتار
ہین شکار کرکے تمکو کہلاتے ہین مگر یہہ کہو کہ تمسے حیوانات کو کیا فایدہ پہنچتا ہے
نقصان ظاہر ہے کہ حیوانون کو ذبح کرکے اُنکے گوشت کو کہاتے ہو اور ہم سے
تمکو اتنا بخل ہے کہ اپنے مردون کو بہی متی مین گاڑ دیتے ہو کہ ہم کہانے
نہ پاوین ہمکو نہ تمہارے زندون سے فایدہ ہوتا ہے نہ مردون سے اور یہہ
جو کہتے ہو کہ درند حیوانون کو قتل و غارت کرتے ہین سو یہہ تمکو دیکہکر درندون
نے اختیار کیا ہے کہ ہابیل و قابیل کے وقت سے اِسوقت تلک دیکہتے
چلے آتے ہو کہ تم ہمیشہ جنگ و جدل مین مشغول رہتے ہو چنانچہ رستم اسفندیار
جمشید ضحاک فریدون افراسیاب منوچہر دارا اسکندر وغیرہ ہمیشہ
قتال و جدال مین رہے اور اُسی مین کہپ گئے اب بہی فتنہ و فساد مین
تم مشغول ہو اسپر بیحیائی سے فخر کرتے ہو اور درندون کو بدنام کرتے
ہو کر وبہتان سے چاہتے ہو کہ اپنی مالکیت ثابت کرو جسطرح تم ہمیشہ جنگ و
جدل مین رہتے ہو درندون کو بہی کبہی دیکہا کہ آپسمین ایک دوسرے
کو رنج دیوے اگر درندون کے احوال کو خوب تامل اور فکر سے دریافت

کرو تو معلوم ہو کہ یہہ تمسے کہین بہتر ہین انسانون کے وکیل نے
کہا اُسپر کوئی دلیل بہی ہے اُسنے کہا جو تمہاری قوم مین زاہد و عابد ہوتے
ہین تمہارے ملک سے نکلکر پہاڑ جنگل مین جہان درندون کے مکان ہین
جاتے ہین اور اُنہین سے رات دن گرم صحبت رکہتے ہین درند بہی اُنکو نہین
چہیڑتے پس اگر درند تمسے بہتر نہوتے تمہارے زاہد و عابد کاہیکو اُنکے
پاس جاتے کیونکہ صالح اور پرہیزگار شریرون کے پاس نہین جاتے بلکہ
اُنسے دور بہاگتے ہین یہی دلیل ہے کہ درند تمسے بہتر ہین اور دوسری
دلیل یہہ ہے کہ تمہارے ظالم بادشاہون کو اگر کسی آدمی کی صلاح وزہد مین
شک واقع ہوتا ہے اُسکو جنگل مین نکال دیتے ہین اگر درند اُسکو نہین چہیڑتے
اسوقت وے معلوم کرتے ہین کہ یہہ شخص صالح اور متقی ہے کیونکہ ہر ایک
جنس اپنی ہمجنس کو پہچان لیتی ہے اسیواسطے درند صالح جانکر اُسسے
تعرض نہین کرتے سچ ہے ولی را ولی می شناسد ہان درندون مین شریر اور
بدذات بہی ہوتے ہین سو یہہ کہان نہین ہر جنس مین نیک و بد ہوتے ہین
مگر جو درند کہ شریر ہین وے بہی نیکون اور صالحون کو چہیڑتے پر بدذات
آدمیون کو کہا جاتے ہین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَكَذٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظّٰلِمِينَ
بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ یعنی ظالمون پر ہمنے ظالمون کو مسلط کیا ہے کہ
اپنے گناہون کا نتیجہ پاوین جب گہڑی درندون کا وکیل اس کلام سے
فارغ ہوا جنون کے گروہ سے ایک حکیم نے کہا یہہ سچ کہتا ہے جو نیک لوگ
ہین وے بدون سے بہاگ کر نیکون سے اُلفت کرتے ہین اگرچہ غیر جنس
ہووین اور جو بد ہین وے بہی نیکون سے بہاگتے اور بدون سے جا ملتے
ہین اگر انسان شریر و بدذات نہوتے تو عابد و زاہد اُنکے کاہیکو جنگل پہاڑ

مین جاکر رہتے اور درندون سے باوجود غیر جنسیت کے محبت پیدا کرتے
کیونکہ اِنکے اُنکے کچھہ مناسبت ظاہری نہین ہے مگر نیک خصلت مین البتہ
شریک ہین تمام جنون کی جماعت نے کہا یہہ سچ کہتا ہے اِس مین کچھہ
شک و شبہہ نہین اِنسانون نے ہر طرف سے جو یہہ لعن طعن سُنی
نہایت شرمندہ ہوکر سب نے اپنا سر جھکا لیا اتنے مین شام ہوگئی دربار
برخاست ہوا سب وہان سے رخصت ہوکر اپنے اپنے مکان کو گئے

چوبیسوین فصل اِنسان اور طوطی کے مناظرہ مین

صبح کے وقت تمام اِنسان و حیوان دار العدالت مین حاضر ہوئے
بادشاہ نے اِنسانون سے فرمایا کہ اگر تمکو اپنے دعوے پر کوئی دلیل
اور بھی بیان کرنا ہو اُسے بیان کرو اِنسان فارسی نے کہا کہ ہم مین بہت
اوصاف حمیدہ ہین جلنے دعوے ہمارا ثابت ہوتا ہے بادشاہ نے کہا
اُنھین بیان کرو اُسنے کہا ہمارے گروہ مین بادشاہ امیر وزیر منشی دیوان
عامل فوجدار نقیب چوبدار خادم یار مددگار ہین اُنکے سوا اور بھی بہت غنی
دولتمند اشراف صاحب مروت اہل علم زاہد عابد پرہیزگار خطیب
شاعر عالم فاضل قاضی مفتی صرفی نحوی منطقی حکیم مہندس نجومی کاہن
... کیمیاگر ساحر ہین اور اصل حرفہ معمار جلاہے دھنئے کفش دوز
درزی وغیرہ بہت سے فرقے اور اُن سب فرقون مین ہر ایک کے
جُدے جُدے اخلاق و اوصاف حمیدہ اور مذہب و صنایع پسندیدہ
ہین یہہ سب خوبیان اور اوصاف ہمارے واسطے خاص ہین حیوانون
کو اُسکے بہرہ نہین اِسسے یہہ معلوم ہوا کہ ہم مالک اور حیوان ہمارے

غلام ہین انسان جس وقت یہہ کہہ چکا طوطے نے بادشاہ سے
کہا کہ یہہ آدمی اپنے فرقون کی زیادتی پر افتخار کرتا ہے اگر طایرون
کے اقسام کو دریافت کرے تو معلوم ہو کہ اُنکے مقابلے مین یہہ نہایت
کم ہین لیکن مین ہر ایک اُنکے نیک فرقے کے مقابل دوسرا فرقہ بد اور
ہر ایک صالح کی جگہہ ایک شقی بیان کرتا ہون کہ انکی قوم مین نمرود فرعون
کافر فاسق مشرک منافق ملحد بدعہد ظالم رہزن چوٹّے عیّار
جیب کترے اُچکے جہوٹہے مکار دغاباز مخنث زانی مغلم جاہل احمق
بخیل انکے سوا اور بہی بہت سے فرقے کہ جنکے قول و فعل قابل بیان
کے نہین ہوتے ہین اور ہم اُنسے بری ہین مگر بیشتر خصایل حمیدہ اور
اخلاق پسندیدہ مین شریک اِسواسطے کہ ہمارے گروہ مین بہی سردار
و رئیس اور یار مددگار ہوتے ہین بلکہ ہمارے سردار سیاست
و ریاست مین اِنسانون کے بادشاہون سے بہتر ہین کیونکہ وے فقط اپنی
غرض اور منفعت کے لئے رعیت و فوج کی پرورش کرتے ہین جبکہ
مقصد اُنکا حاصل ہوجاتا ہے اُسوقت فوج و رعایا کے حال پر کچہہ
خیال نہین کرتے حالانکہ یہہ طریق رئیسونکا نہین ہے ریاست و سردار
کے واسطے لازم ہے کہ بادشاہ اپنی فوج و رعیت پر ہمیشہ شفقت و
مہربانی رکہے جس طرح اللہ تعالے اپنے بندون پر ہمیشہ رحمت کرتا ہے
اِسیطرح ہر ایک بادشاہ کو چاہیے کہ اپنی رعایا پر نظر شفقت کی رکہے اور
حیوانون کے سردار فوج و رعیت کے حال پر ہمیشہ شفقت و مہربانی
رکہتے ہین اِسیطرح چونٹیون اور طایرون کے رئیس بہی اپنی رعیت کی
دُرستی اور انتظام مین مصروف رہتے ہین اور جو کچہہ فوج و رعایا

سلوک و احسان کرتے ہین اُسکا بدلا اور عوض نہین چاہتے اور اپنی اولاد سے بہی پرورش کے عوض نیکی کی توقع نہین رکہتے جس طرح آدمی اولاد کی پرورش کرکے پہر اُنسے خدمت لیتی ہین حیوان بچون کو پیدا کرکے پرورش کرتے ہین پہر اُنسے کچہہ غرض نہین رکہتے فقط شفقت و مہربانی سے پالتے اور کہلاتے ہین خدا کی راہ پر ثابت قدم ہین کیونکہ وہ بندون کو پیدا کرکے رزق پہنچاتا ہے اور اُسنے شکر کی توقع نہین رکہتا انسانون مین اگر یہہ فعل بد نہوتے تو اللہ تعالے اُنسی کیون فرماتا کہ شکر و ہمارا اور اپنے ماباپ کا ہماری اولاد پر یہہ حکم نہین کیا کیونکہ یہہ کفر و نافرمانی نہین کرتے طوطا جس وقت اِس کلام تک پہنچا جنات کے حکیمون نے بہی کہا یہہ سچ کہتا ہے انسانون نے شرمندہ ہوکر سر جہکا لیا کسی نے کچہہ جواب نہ دیا اتنے مین بادشاہ نے ایک حکیم سے پوچہا کہ جن بادشاہون کا وصف بیان کیا کہ اپنی رعیت اور فوج پر نہایت شفقت و مہربانی کرتے ہین وے کون بادشاہ ہین حکیم نے کہا مراد اُن بادشاہون سے ملائکہ ہین اسواسطے کہ جتنے حیوانات کی اجناس و انواع و اشخاص ہین سبکے واسطے اللہ کی طرف سے ملائکہ مقرر ہین کہ ہر ایک کی حفاظت اور رعایت کرتے ہین اور ملایکون کے گروہ مین بہی رئیس و سردار ہوتے ہین کہ اپنے اپنے گروہ پر شفقت و مہربانی رکہتے ہین بادشاہ نے پوچہا کہ فرشتون مین یہہ شفقت و مہربانی کہان سے ہوئی اُسنے کہا کہ انہون نے اللہ تعالی کی رحمت سے یہہ فایدہ حاصل کیا ہے کیونکہ جس طرح وہ اپنے بندون پر شفقت کرتا ہے دنیا مین کسیکی شفقت اُسکے لاکہوین حصے کو نہین پہنچتی اسواسطے کہ اللہ تعالی نے جب اپنے بندون

کو پیدا کیا ہر ایک کی حفاظت کے لئے فرشتے مقرر کئے شکل و صورت
نہایت خوبی اور الطاف سے بنائی حواس مُدرکہ بخشے نفع اور نقصان
سے سبکو خبردار کیا اور اُنہین کے آرام کیواسطے آفتاب و ماہتاب اور بروج
و ستارے پیدا کیئے درختون کے پہل پتون سے رزق پہنچایا غرض
انواع و اقسام کی نعمتین پیدا کین یہہ سب اُسکی شفقت و مرحمت پر دلیل
ہے بادشاہ نے پوچہا آدمیون کی حفاظت کے واسطے جو ملائکہ مقرر ہین
اُنکا سردار کون ہے حکیم نے کہا وہ نفس ناطقہ ہے کہ جسوقت سے
آدم پیدا ہوا اُسیوقت سے یہہ اُسکے جسم کا شریک ہے جن فرشتون
نے کہ بموجب حکم آلہی کے آدم کو سجدہ کیا اُنکو نفس حیوانی کہتے ہین کہ
نفس ناطقہ کے تابع ہین اور جسنے کہ سجدہ نہ کیا وہ قوت غضبیہ و نفس امارہ ہے
ابلیس بہی اسیکو کہتے ہین نفس ناطقہ آدم کی اولاد مین ابتک باقی ہے جسطرح
صورت جسمیہ آدم کی ابتک وہی باقی ہے اُسی صورت پر پیدا ہوتے
اور رہتے ہین اور اُسی صورت سے قیامت کے دن بنی آدم اُٹھہ کر بہشت
مین داخل ہو دین گے بادشاہ نے پوچہا اُسکا کیا سبب کہ ملائکہ اور نفوس
نظر نہین آتے حکیم نے کہا اسواسطے کہ وے نورانی اور شفاف ہین حواس
جسمانی سے محسوس نہین ہوتے مگر انبیا اور اولیا قلب کی صفائی کے
سبب اُنکو دیکہتے ہین کیونکہ نفوس اُنکے تاریکی جہالت سے پاک ہین
خواب غفلت سے بیدار رہتے ہین نفوس اور ملائکہ سے اُنکو مناسبت
ہے اسواسطے اُنکو دیکہتے اور اُنکا کلام سُنکر اپنے ابنائے جنس کو خبر کرتے
ہین بادشاہ نے یہہ احوال سُنکر حکیم سے فرمایا جزاک اللہ بعدہ اُسکے
طوطے کی طرف دیکہہ کہا تو اپنے کلام کو تمام کر اُسنے کہا یہہ آدمی جو دعو

کرتا ہے کہ ہماری قوم مین بہت کاریگر اور اہل حرفہ ہوتے ہین سو یہہ موجب
فضیلت کا نہین ہے کیونکہ ہم مین بہی بعضی حیوان اِن صنعتون مین اُنکے شریک
ہین چنانچہ مکہی اُنکے معمار اور رہنے سون سے تعمیر اور ترمیم مین زیادہ
سلیقہ رکہتی ہے اپنے گہر کو بغیر مٹی اور اینٹ اور چونے اور گچ
کے بناتی ہے خط اور دایرہ کہینچنے مین مسطر اور پرکار کی احتیاج نہین
رکہتی اور یہہ اسباب و آلات سکے محتاج ہوتے ہین اِسیطرح مکڑی
کہ سب کیڑون سے ضعیف ہے مگر تننے سُننے مین اُنکے جلاہون سے
زیادہ ہوشیار ہے پہلے تو لعاب سے تار کہینچتی ہے بعد اُسکے
مثل خطوط کے بناکر پہر اوپر سے اسکو درست کرتی ہے اور بیچ مین
کچہہ تہوڑا مکہیون کے شکار کے واسطے کہلا رکہتی ہے اور اس ہنر مین
محتاج کسی اسباب کے نہین اور جلاہے بغیر اسباب کے کچہہ بُن
نہین سکتے اسیطرح ریشم کے کیڑے نہایت ضعیف ہین مگر اُنکے
کاریگرون سے علم و ہنر زیادہ جانتے ہین جسوقت کہاکر آسودہ ہوتے
ہین اپنے رہنے کی جگہہ پر آکر پہلے لعاب سے مثل خطوط باریک کے
تننتے ہین بعد اُسکے اوپر سے پہر اسکو دُرست اور مضبوط کرتے ہین کہ
ہوا اور پانی کا اسمین دخل نہین ہوتا اور اُسی مین اپنے معمول کے
موافق سو رہتے ہین یہہ سب ہنر بغیر تعلیم ماں باپ اور استاد کے جانتے
ہین سوئی تاگے کے محتاج نہین ہوتے جس طرح اُنکے درزی اور
رفوگر بغیر اُسکے کچہہ نبا نہین سکتے اور ابابیل اپنے گہر کو چہتون کے
نیچے معلق ہوا مین بناتی ہے سیڑہی وغیرہ کی محتاج نہین کہ جس پر
چڑہکر وہان تک پہنچے اسیطرح دیمک کہ بغیر مٹی اور پانی کے گہر بناتی

سے ہے کسی چیز کی محتاج نہین ہے غرض سب طایر اور حیوان گہر اور آشیانے
بناتے اور اولاد کی پرورش کرتے ہین انسانون سے زیادہ شعور و ہنر
جانتے ہین چنانچہ شترمرغ کہ طایر اور بہایم سے مرکب ہے کس خوبی
سے اپنے بچّون کی پرورش کرتا ہے جس وقت کہ بیس یا تیس
انڈے جمع ہوتے ہین تین حصے کرکے بعضون کو مٹی مین بند کرتا ہے
اور بعضون کو آفتاب کی گرمی مین اور بعضون کو اپنے پر کے نیچے رکہتا ہے
جبکہ بہت سے بچّے پیدا ہوتے ہین اُنکی پرورش کے لئے زمین کہودکر
کیڑون کو نکالتا اور بچّون کو کہلاتا ہے آدمیون مین کوئی عورت اسطرح
اپنے لڑکے کو پرورش نہین کرتی دائی جنائی خبر لیتی ہے وقت جننے
کے پیٹ سے نکال کر نہلا دہلاتی ہے اور دودہ پلاتی دودہ پلاکر
گہوارے مین سُلاتی ہے سب کچہہ وہ کرتی ہے لڑکے کی ماکو کچہہ خبر بہی
نہین ہوتی اور لڑکے بہی اُنکے نپٹ احمق ہوتے ہین نفع نقصان
اصلا نہین سمجہتے پندرہ بیس برس کے بعد سن تمیز کو پہنچتے ہین پہر
بہی معلم و ادیب کے محتاج رہتے ہین زندگی بہر لکہنے پڑہنے مین اوقات
بسر کرتے ہین تسپر احمق کے احمق رہتے ہین اور ہمارے نیچے جسوقت
پیدا ہوتے ہین اسیوقت ہر ایک نیک و بد سے واقف ہوجاتے
ہین چنانچہ مرغ تیتر بٹیر کے انڈے سے نکلتے ہی بے تعلیم ماباپ کے
چگتے پہرتے ہین جو کوئی پکڑنے کا قصد کرتا ہے اُسنے بہاگ جاتے
ہین یہہ عقل و شعور اُنکو اللہ تعالےٰ کی طرفسے الہام ہوتا ہے کہ سب نیک و بد جانتے
ہین سبب اسکا یہہ ہے کہ یہہ طایر بچّون کے پالنے مین نر اور مادہ
دونون شریک نہین ہوتے جسطرح اور طایر کبوتر وغیرہ کہ نر اور مادہ

بلکہ بچون کی پرورش کرتے ہین اسواسطے خدا نے اسنکے بچون کو
یہہ عقل عطا کی ہے کہ ماباپ کی پرورش کے محتاج نہین ہین آپسے
چر چگ کہاتے ہین جسطرح اور حیوان و طایر کے بچے دودھ پلانے
اور دانہ کہلانے کی احتیاج رکہتے ہین ویسے یہہ نہین ہین پس اللہ تعالے
کے نزدیک کس کا رتبہ بڑا ہے ہم رات دن اسکے تسبیح و تہلیل مین مشغول
رہتے ہین اسواسطے اُسنے ہمارے حال پر یہہ کچھہ مہربانی کی ہے اور
یہہ جو تم کہتے ہو کہ ہماری قوم مین شاعر و خطیب اور شاغل و ذاکر ہوتے
ہین اگر طایرون کی زبان سمجھو اور حشرات الارض کی تسبیح کیڑون کی
تکبیر بہایم کی تہلیل ملخ کا ذکر مینڈک کی دُعا بلبل کا وعظ سنگخوار کا خطبہ
مرغ کی اذان کبوتر کا غٹکنا کوے کا غیب سے خبر دینا ابابیل کا وصف کرنا
الو کا خوف خدا سے ڈرانا اسکے سوا چونٹی مکہی وغیرہ کی عبادت کا
احوال جانو تو معلوم ہو کہ ان مین بہی فصیح بلیغ شاعر خطیب شاغل
ذاکر ہوتے ہین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَاِنْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ
بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَا تَفْقَهُوْنَ حاصل یہہ ہے کہ ہر ایک شے خدا کی
حمد مین تسبیح کرتی ہے لیکن تم نہین جانتے ہو پس خدا نے تمکو جہل کی
طرف نسبت کی ہے یعنی تم اُسکے تسبیح نہین سمجہتے ہو اور ہمکو علم کی
طرف منسوب کیا اور کہا ہے کُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلٰوتَهٗ وَتَسْبِیْحَهٗ
یعنی ہر ایک حیوان دُعا و تسبیح جانتا ہے پس جاہل و عالم برابر نہین ہوتے
ہمکو تمپر فوقیت ہے پہر کس چیز سے فخر کرتے اور مکر و بہتان سے
کہتے ہو کہ ہم مالک اور حیوان غلام ہین اور منجملہ انکا ذکر جو کرتے ہو
سو یہہ عمل جاہلون پر چلتا ہے عورتین اور لڑکے اُسکے معتقد

ہوتے ہین عقلا کے نزدیک کچھہ اُسکا رتبہ نہین ہے بعضی نجومی حمقا کے
بہکانے کے واسطے کہتے ہین کہ فلانے شہر مین دس یا بیس برس
کے بعد یہہ حادثہ درپیش ہوگا حالانکہ اپنے احوال سے خبر نہین کہ
اُسپر کیا گذریگا اور اسکی اولاد کا کیا حال ہوگا چند مدت کے قبل و مابعد
کا احوال بیان کرتا ہے تاکہ عوام النّاس اُسکو سچ جانین اور
معتقد ہووین نجومیون کے کہنے کا وہی لوگ اعتبار کرتے ہین جو گمراہ و بعضے
ہین جس طرح آدمیون کے بادشاہ ظالم و جابر عاقبت کے منکر ہین قضا
و قدر کو نہین جانتے مثل نمرود اور فرعون کے کہ نجومیون کے
کہنے سے سینکڑون لڑکے بلکہ ہزارون قتل کروا ڈالے یہہ جانتے
تھے کہ دنیا کا انتظام سات ستارون اور بارہ برجون پر موقوف ہے
یہہ نہ معلوم تہا کہ بغیر حکم الٰہی کے جسنے برج اور ستارون کو پیدا
کیا ہے کچھہ نہین ہوتا سچ ہے مصرعہ تقدیر کے آگے کچھہ تدبیر نہین
چلتی ۔ آخر خدا نے جو چاہا تہا وہی ہوا بیان اُسکا یہہ ہے کہ نمرود کو نجومیون
نے خبر دی کہ ایک لڑکا تمہارے عہد مین پیدا ہوگا بعد پرورش
ہونے کے مرتبہ عظیم حاصل کرکے بت پرستون کے دین کو برہم درہم
کریگا جب کہ اُسنے پوچھا کس جگہہ اور کون سے قوم مین پیدا ہوگا اور کہان
پرورش پاویگا یہہ نہ بتلا سکے بادشاہ نے کہا جتنے لڑکے اس سال
پیدا ہووین سب کو حکم قتل کا کیجئے یہہ گمان کیا کہ وہ لڑکا بھی اُن مین قتل
ہو جاویگا آخر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو پیدا کیا اور
کافرون کے شر سے محفوظ رکہا یہی معاملہ فرعون نے بنی اسرائیل کے ساتھ
کیا یہان بھی خدا نے حضرت موسیٰ کو اُنکی بدی سے بچا کر رکھا اور

نجومیون کا کہنا فقط خرافات ہے مقدر نہین ٹلتی اور تم اُسنے اپنا فخر کیا
اور کہتی ہو کہ ہماری قوم مین نجومی اور حکیم ہوتے ہین یہہ لوگ گمراہون
کے بہکانے کے واسطے ہین جو لوگ کہ متوکل بیچ اللہ ہین وے اُنکی
باتون کو نہین مانتے جسوقت طوطا اس کلام تک پہنچا بادشاہ نے اُسے
پوچھا اگر نجوم سے بلیات کا دفع ہونا ممکن نہین پھر نجومی اُسے کیون سیکھتے
اور دلیلون سے ثابت کرتے ہین اور اُسے خوف کیونکر تے ہین اُسنے
کہا البتہ بلا کا دفع ہونا ممکن ہے لیکن نہ جس طرح کہ نجومی کہتے ہین بلکہ
اللہ تعالی کی استعانت سے کہ وہ پیدا کرنیوالا نجوم کا ہے بادشاہ نے
پوچھا کہ استعانت اُسکی اللہ سے کیونکر کرے کہا کہ احکام شرعی پر
عمل کرے گریہ وزاری کرنا نماز پڑھنا روزہ رکھنا صدقہ اور زکوۃ
دینا خلوص دل سے عبادت کرنا یہی استعانت ہے جسوقت اللہ تعالے
سے اُسکے دفع ہونیکے واسطے سوال کرے البتہ خدا محفوظ رکھتا ہے
اسواسطے کہ نجومی اور کاہن قبل وقوع حوادث کے خبر دیتے ہین کہ
اللہ تعالے یہہ حادثہ ظاہر کریگا اُسکے واسطے بہتر یہہ ہے کہ اُسی اللہ سے
اُسکے دفع کے واسطے دعا مانگے نہ یہہ کہ قواعد نجوم پر عمل کرے بادشاہ
نے کہا جسوقت احکام شرعی پر عمل کیا اور بلا اُسنے دفع ہوئی تب یہہ لازم
آتا ہے کہ مقدر الٰہی ٹل جاوے اُسنے کہا مقدر اُسکی نہین ٹلتی مگر جو
لوگ کہ اُسکے دفع کے واسطے خدا سے مناجات کرتے ہین اُنکو اُس
حادثے سے محفوظ رکھتا ہے چنانچہ منجمون نے جسوقت نمرود کو خبر دی
کہ ایک لڑکا بت پرستون کے دین کا مخالف پیدا ہوکر تمہاری عزت اور
فوج کو بہم درہم کریگا اور مراد اُسے ابراہیم خلیل اللہ سے تھے اور

اللہ تعالے نے انکو پیدا کرکے نمرود اور اسکی فوج کو اُسکے ہاتھون سے ذلیل و خراب کیا اگر نمرود اسوقت خدا سے اپنی بہتری کیواسطے دعا مانگتا اللہ تعالے اپنی توفیق سے اُسکو ابراہیم کے دین مین داخل کرتا وہ اور اسکی فوج ذلت و خواری سے محفوظ رہتی اسیطرح موسی کے پیدا ہونے کی جب فرعون کو نجومیون نے خبر دی اگر خدا سے اپنی بہتری کے واسطے دعا مانگتا اُسکو بہی خدا انکے دین مین داخل کرکے ذلت سے محفوظ رکہتا جسطرح اُسکی عورت کو اللہ تعالے نے ہدایت کی اور نعمت ایمان کی بخشی قوم یونس نے جسوقت عذاب مین مبتلا ہوکر خدا سے دعا مانگی اللہ نے انکو اُس عذاب سے پناہ مین رکہا بادشاہ نے کہا سچ ہے اب نجوم کا سیکہنا اور قبل وقوع حادثے کے خبر دینا اور خدا سے اسکے دفع کرنے کے لئے دعا مانگنا ان سب چیزون کا فایدہ معلوم ہوا اسیواسطے حضرت موسی نے بنی اسرائیل کو نصیحت کی تہی کہ جسوقت تم کسی بلا سے خوف کرو اُسوقت خدا سے دعا مانگو اور تضرع و زاری کرو کیونکہ وہ تمکو صدقہ دعا کے سبب اس حادثہ سے محفوظ رکہیگا آدم سے لیکر محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم تک یہہ طریقہ جاری تہا کہ ہر ایک حادثے کے وقت اپنی اُمت کو یہی حکم کرتے تہے پس لازم ہے کہ احکام نجوم کے واسطے اس طور پر عمل کرے نہ جسطرح کہ اس زمانے کے نجومی خلق کو بہکاتے ہین خدا کو چہوڑکر گردش فلک کی طرف دوڑتے ہین مریضون کی صحت کے واسطے بہی پہلے خدا کی طرف رجوع کرے کیونکہ شفای کلی اسیکی عنایت اور مہربانی سے حاصل ہوتی ہے یہہ نچاہیئے کہ بارگاہ شافی حقیقی سے پہرکر طبیبون کے یہان رجوع کرے بعضی آدمی کہ ابتدا اُسے مرض مین

طبیبون سے رجوع کرتے ہین اُنکے علاج سے کچھہ فایدہ نہین ہوتا پھر وہان
سے نا امید ہو کر خدا کی طرف رجوع کرتے ہین بلکہ بیشتر عرضیون پر احوال
اپنا نہایت الحاح وزاری سے لکھہ کر مسجدون کی دیوارون یا ستونون پر
لٹکا دیتے ہین خدا شفا بخشتا ہے اسیطرح چاہیے کہ تاثیرات نجوم کیواسطے
اُسی خدا سے رجوع لاوے نجومیون کے بہکانے پر عمل نکرے چنانچہ ایک
بادشاہ تھا اُسکو نجومیون نے خبر دی کہ اس شہر مین ایک حادثہ ہوگا
جسسے شہر کے رہنے والون کو بہت خوف ہے بادشاہ نے پوچھا کس
طرح ہوگا تفصیل اُسکی نہ بتلا سکا مگر اتنا کہا کہ فلانے مہینے فلانی تاریخ یہہ حادثہ
وقوع مین آویگا بادشاہ نے لوگون سے پوچھا کہ اُسکے دفع کے واسطے کیا
تدبیر کیجئے جو لوگ کہ اہل شرع تھے انہون نے کہا بہتر یہہ ہے کہ اُس
روز بادشاہ اور تمام شہر کے رہنے والے چھوٹے بڑے بستی سے
باہر نکل کر میدان مین رہین اور خدا سے اُسکے دفع کے لئے الحاح وزاری
کرین شاید خدا اُس بلا سے محفوظ رکھے بموجب اُنکے کہنے کے بادشاہ
اُس دن شہر سے باہر جا رہا اور بہت سے آدمی بادشاہ کے ساتھہ
باہر نکلے خدا سے دعا مانگنے لگے کہ اس بلا سے محفوظ رہین اور تمام رات
وہان جاگتے رہے مگر بعضے آدمیون نے نجومی کے کہنے سے کچھہ خوف
نہ کیا اُسی شہر مین رہ گئے رات کو نہایت شدت سے پانی برسا وہ شہر
زمین نشیب مین واقع تھا چارون طرف سے پانی کھچ کر شہر مین بھر گیا
جتنے آدمی بستی مین رہ گئے تھے سب ہلاک ہو گئے اور جو لوگ کہ شہر
کے باہر دعا وزاری مین مشغول تھے سلامت رہے جس طرح طوفان سے
نوح اور دوسرے لوگ کہ ایمان لائے تھے محفوظ رہے اور سب غرق ہوگئے

جیساکہ اللہ تعالے فرماتا ہے فَاَنْجَیْنَاهُ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِیْنَ
یعنی نجات دی ہمنے نوح کو اور اُن لوگون کو جو اُسکے ساتھہ کشتی مین بیٹھے تھے اور جنہون نے ہماری آیتون کو جھوٹھہ جانا تھا اُنکو غرق کردیا کیونکہ وہ قوم گمراہ تھی فلسفی اور منطقی پر جو تم فخر کرتے ہو سو وے تمہارے فایدے کے واسطے نہین ہین بلکہ تمہین گمراہ کرتے ہین آدمی نے کہا یھہ کیون کرہے اُسے بیان کرکہا اِسواسطے کہ وے راہ حقیقت سے پھیر دیتے ہین کثرت اِختلاف سے احکام دین کے اٹھا دیتے ہین سبکی رائین اور مذہب مختلف بعضی تو عالم کو قدیم کہتے ہین بعضی ہیولا کو قدیم جانتے ہین بعضی صورت کے قدم پر دلیل لاتے ہین بعضی کہتے ہین کہ علتین دو ہین بعضی تین علتین ثابت کرتے ہین بعضی چار کے قایل ہین بعضی پانچ کہتے ہین بعضی چھہ سات تلک ترقی کرتے ہین بعضی صانع اور مصنوع کی معیت کے قایل ہین بعضی زمانیکو غیر متناہی کہتے ہین بعضی تناہی پر دلیل لاتے ہین بعضی معادکے مقر ہین بعضی منکر اور بعضی رسالت اور وحی کا اقرار کرتے ہین بعضی انکار بعضی شک مین حیران سرگردان ہین بعضی عقل و دلیل کے مقر ہین بعضی تقلید پر قایم ہین اِسکے سوا اور بھی بہت سے مذاہب مختلف ہین کہ جن مین یھہ سب گرفتار ہین اور ہمارا دین وطریق ایک ہے خدا کو واحد لاشریک جانتے ہین رات دن اُسکی تسبیح وتہلیل مین مشغول ہین کسی بندے پر اُسکے اپنا فخر نہین بیان کرتے جو کچھہ ہماری قسمت مین مقدر کیا ہے اسپر شاکر ہین اُسکے حکم سے باہر نہین ہین یھہ نہین کہتے کہ یھہ کیون اور

کسواسطے ہے جس طرح آدمی اُسکے احکام اور مشیت و صنعت مین اعتراض
کرتے ہین مہندسون اور مساحون پر جو تم اپنا فخر کرتے ہو سو وسے
دلیلون کی فکر مین رات دن گھبراتے ہوئے رہتے ہین جو چیزین کہ
وہم و تصور سے باہر ہین اُنکا دعوے کرتے اور آپ نہین جانتے جو
علوم کہ اُن پر واجب ہین اُنکی طرف میل نہین کرتے خرافات کی طرف
جنکی کچھہ احتیاج متعلق نہین قصد کرتے ہین بعضی اجرام و ابعاد کی مساحت
کی فکر مین رہتے ہین بعضی پہاڑ اور ابر کی بلندی دریافت کرنے
کے واسطے حیران ہین کتنے دریا اور جنگل ناپتے پھرتے ہین بعضی افلاک
کی ترکیب اور زمین کے مرکز معلوم کرنیکے واسطے فکر و تامل کرتے
ہین اپنے بدن کی ترکیب و مساحت سے خبر نہین یہہ نہین جانتے کہ انتڑیان
اور رودے کتنے ہین جوف سینے مین کس قدر وسعت ہے دل و دماغ
کا کیا حال ہے معدہ کس طور پر ہے استخوان کی کیا صورت ہے بدن
کے جوڑ کس وضع پر واقع ہین یہہ چیزین کہ جنکا جاننا سہل اور
پہچاننا واجب ہے ہرگز نہین جانتے حالانکہ اُنسے اللہ تعالی کی صنعت و قدرت
معلوم ہوتی ہے جیسا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ
عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ یعنی جسنے اپنے تئین جانا اُسنے
خدا کو پہچانا ساتھہ اس جہل و نادانی کے بیشتر کلام الہی نہین پڑہتے
و حدیث و سنت کے احکام نہین جانتے اور طبیبون پر جو تم فخر کرتے
ہو اُنسے تمکو جبہی تلک احتیاج ہے کہ حرص و شہوت سے مختلف کھانے
کہا کر بیمار ہو جاتے ہو اور اوسکے دروازون پر قارورہ لیکر حاضر ہوتے
طبیب و عطار کے دروازے پر وہی جاتا ہے جو بیمار ہووے جسطرح

نجومیون کے دروازے پر منحوس اور بدبختون کا مجمع رہتا ہے حالانکہ
اُنکے یہان جانے سے زیادہ نحوست ہوتی ہے اسواسطے کہ سعد اور نحس
ساعت کی تقدیم و تاخیر مین اُنکو اختیار نہین ہے لسیر بہی بعضی نجومی اور
رمال ایک کاغذ لیکر کچہہ مزخرفات احمقون کے بہکانے کے واسطے لکہہ
دیتے ہین یہی حال طبیبون کا ہے کہ اُنکے یہان التجا لیجانے سے بیماری
زیادہ ہوتی ہے جن چیزون سے کہ مریض بیشتر شفا پاتا ہے انہین
چیزون سے پرہیز بتلاتے ہین اگر طبعیت پر چہوڑ دیوین تو بیمار کو شفا
ہووے پس طبیبون اور نجومیون پر تمہارا افتخر کرنا محض حمق ہے ہم
اُنکے محتاج نہین ہین کیونکہ غذا ہماری ایک موضع پر ہے اسواسطے
بیمار نہین ہوتے طبیبون کے یہان التجا نہین لیجاتے کسی شربت اور
معجون سے غرض نہین رکہتے شیوہ آزادونکا یہی ہے کہ کسی سے احتیاج
نرکہین یہہ طریقہ غلامون کا ہے کہ ہر ایک کے یہان دوڑتے پہرتے
ہین اور سوداگر و معمار اور زراعت کرنے والے جن پر تم اپنا فخر کرتے
ہو سو وے غلامون سے بہی بدتر ہین فقیر و محتاج سے بہی زیادہ ذلیل
ہین رات دن محنت و مشقت مین گرفتار رہتے ہین ایک ساعت
آرام نہین کرنے پاتے ہمیشہ مکانات بناتے ہین حالانکہ آپ انمین نہین
رہنے پاتے زمین کہود کر درخت بہلاتے ہین پہل اور میوہ اُسکا نہین
کہاتے اُنسے زیادہ کوئی احمق نہین ہے کہ مال و متاع جمع کرکے
وارثون کو چہوڑ جاتے ہین اور آپ ہمیشہ فاقہ کشی مین رہتے ہین اور سوداگر
بہی ہمیشہ مال حرام جمع کرنیکی فکر مین رہتے ہین گرانی کی امید پر غلہ مول
لیکر رکہتے ہین قحط کے دنون مین گران قیمت بیچتے ہین فقیر اور غریب

کو کچھہ نہین دیتے ایک بار سب مال مدت کا جمع کیا ہوا غارت ہوجاتا ہے
دریا مین ڈوب جاتا یا چور لیجاتا ہے یا کوئے ظالم بادشاہ چہین لیتا ہے
پہر تو خراب و ذلیل ہو کر دربدر محتاج پہرتے ہین تمام عمر اپنی ہرزہ گردی مین
ضایع کرتے ہین وے تو یہہ جانتے ہین کہ ہمنے فایدہ اُٹھایا یہہ نہین معلوم
کہ نقد عزیز کہ عبارت زندگی سے ہے مفت ہاتھہ سے دیا آخرت کو دنیا
کے واسطے بیچا دنیا بہی حاصل نہوئی دین برباد گیا دبدہا مین دونون
گئے مایہ نہ ملی نہ رام اگر اِس ظاہری فایدے پر تم افتخار کرتے ہو تو
ہم اِس پر لعنت کرتے ہین اور یہہ جو کہتے ہو کہ ہماری قوم مین صاحب
مروت ہین سو غلط ہے عزیز و اقربا اور ہمسائے اُنکے فقیر محتاج ننگے
بہوکھے گلی گلی سوال کرتے پہرتے ہین یہہ اُنکے حال پر نگاہ نہین کرتے
اسی کو مروت کہتے ہین کہ آپ فراغت سے اپنے گہر دن مین عیش کرین
عزیز و اقربا اور ہمسائے گدائی کرین اور یہہ جو کہتے ہو کہ ہماری
قوم مین منشی اور دیوان ہوتے ہین ان پر بہی تمکو فخر کرنا لایق نہین
ہے اُسلئے زیادہ شریر و بد ذات دنیا مین کوئی نہین ہے فطرت و دانائی
اور زبان درازی و خوش تقریری سے ہر ایک ہم چشم کے بیخ کنی
مین رہتے ہین ظاہر مین بہت عبارت آرائی اور رنگینی سے خطوط دوستانہ
لکہتے ہین پر باطن مین اُنکے بیخ و بنیاد کہو دنے کی فکر مین مصروف رہتے
ہین رات دن یہی خیال رہتا ہے کہ فلانی شخص کو اس کام سے موقوف
کرکے کسی اور شخص سے کچھہ نذرانہ لیکر مقرر کیجئے غرض کسی نکسی حیلے
سے اسکو معزول ہی کر دیتے ہین اور زاہدون عابدون کو جو تم اپنے
زعم مین نیک جانتے ہو اور یہہ گمان کرتے ہو کہ دعا اور شفاعت

انکی خدا کے نزدیک قبول ہوتی ہے انہون نے بہی تمکو اپنا زہد اور تقوی
دکہلاکر فریب دیا ہے کیونکہ ظاہر مین یہہ انکا عبادت کرنا داڑہی بڑہانا
لبون کے بال لینا پیراہن پہنا موٹے کپڑے پر اکتفا کرنا پیوند پر پیوند لگانا
چپکی رہنا کسی سے نہ بولنا کم کہانا لوگون سے اخلاق کرنا احکام شریعت کے
سکہلانا دیر تک نماز پڑہنا کہ پیشانی پر داغ پڑگئے ہین کہانا کم کہانے سے
ہونٹہ لٹک آئے ہین دماغ خشک بدن دبلا رنگ متغیر ہو گیا ہے پہر سراسر
مکر و آز ہے دل مین بغض و کینہ اتنا بہرا ہے کہ کسی کو موجود نہین سمجہتے
ہمیشہ خدا پر اعتراض کرتے ہین کہ ابلیس شیطان کو کیون پیدا کیا فاسق
اور فاجر کس واسطے مخلوق ہوئے انکو رزق کیون دیتا ہے یہہ بات غیر
مناسب ہے ایسی ایسی وسواس شیطانی دلون انکے بہرے ہین تمکو تو وے
نیک معلوم ہوتے ہین مگر خدا کے نزدیک ان سے زیادہ بدکوئی نہین ہے
ان پر کیا فخر کرتے ہو تمہارے واسطے تو یہہ لوگ عار و ننگ ہے
اور عالم و فقیہہ تمہارے وے بہی دنیا کے واسطے کبہی حرام کو حلال
کرتے ہین اور کبہی حلال کو حرام بتلاتے ہین خدا کے کلام مین بی معنی
تاویلین کرتے ہین اصل مطلب کو خود منفعت کے واسطے پہیر ڈالتے ہین
زہد و تقوی کا کیا امکان دوزخ انہین لوگون کے واسطے ہی جن پر تم فخر
کرتے ہو اور قاضی مفتی تمہارے جب تلک کہین نوکر نہین ہوتے صبح
و شام مسجدون مین جاکر نماز پڑہتے اور لوگون کو وعظ و نصیحت کرتے
ہین جب کہ قاضی یا مفتی ہوئے پہر تو غریبون اور یتیمون کا مال لیکر ظالم
بادشاہون کو خوشامد سے پہنچاتے ہین رشوت لیکر حق تلفی کرتے ہین
جو راضی نہین ہوتا اوسکو خوف اور چشم نمائی سے راضی کرتے ہین

غرض یہہ لوگ سخت مفسد ہین کہ حق کو ناحق اور ناحق کو حق کر دیتے ہین خدا کا خوف مطلق نہین کرتے اُنہین لوگون کے واسطے عذاب و عقاب ہے اور اپنے خلیفون اور بادشاہون کا جو تم ذکر کرتے ہو کہ یہہ پیغمبرون کے وارث ہین اُنکے اوصاف ذمیمہ ظاہر ہین کہ یہہ بہی طریق نبوی چہوڑ کر پیغمبرون کی اولاد کو قتل کرتے ہین ہمیشہ شراب پیتے اور خدا کے بندون سے اپنی خدمت لیتے ہین سب آدمیون سے اپنے تئین بہتر جانتے ہین دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہین جب کہ اُن مین کوئی شخص حاکم ہوتا ہے جسنے کہ قدیم سے اُنکے جدّ و آبا کی خدمت کی ہے اسیکو پہلے قید کرتے ہین حق خدمت کا اُسکے بالکل دل سے بہلا دیتے ہین اپنے عزیزون اور بہائیون کو طمع دنیا کے واسطے مار ڈالتے ہین یہہ خصلت بزرگون کی نہین ہے اِن بادشاہون اور امیرون پر فخر کرنا تمہارے واسطے ضرر ہے اور ہم پر دعوی مالکیت کا بغیر دلیل اور حجت کے سراسر مکر و غدر ہے +

پچیسوین فصل دیمک کے احوال مین

جس گہڑی طوطا اِس کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے جن اور انس کی جماعت کی طرف دیکہہ کر کہا کہ دیمک باوجود اِسکے کہ ہاتہہ پانو کچہہ نہین رکہتے مٹی کیونکر اٹہاتی اور اپنے بدن پر مکان اپنا محراب وار بناتی ہے اسکا احوال ہمسے بیان کرو عبرانیون کی جماعت سے ایک شخص نے کہا کہ اِس کیڑے کو جن مٹی اٹہا دیتے ہین اِسواسطے کہ اِسنے اُنپر یہہ احسان کیا تہا کہ حضرت سلیمان کا عصا کہا لیا و کے

گر پڑے جنون سے جانا انہون نے وفات پائی وہان سے بہاگے اور محنت و عذاب سے انکو مخلصی ہوئی بادشاہ نے جنون کے عالمون سے پوچہا کہ یہہ شخص جو کہتا ہے تم بہی کچہہ اس بات سے واقف ہو سب نے کہا ہم کیون کر کہین کہ جنات مٹی اور پانی اُسکو اٹہا کر دیتے ہین اسواسطے کہ اگر جنون سے اُسنے یہی سلوک کیا تہا جو کہ اس شخص نے بیان کیا تو اب بہی وے اُسی محنت و مشقت مین گرفتار ہین مخلصی نہوئی کیونکہ حضرت سلیمان بہی اُنسے مٹی پانی اُٹہوا کر مکانات بنواتے تہے اور کسی طور کی تکلیف اُنکو نہین دیتے تہے حکیم یونانی نے بادشاہ سے کہا ایک وجہ اُسکی مجہکو معلوم ہے بادشاہ نے کہا بیان کر اُسنے کہا کہ دیمک کی خلقت عجیب و غریب ہے طبیعت اُسکی نہایت برد و تر ہے تمام بدن مین تخلخل اور مسام ہمیشہ کہلے رہتے ہین ہوا جو اندر جسم کے جاتی ہے کثرت برودت سے منجمد ہو کر پانی ہو جاتی ہے ظاہر بدن پر وہی ٹپکتا ہے اور غبار جو اُنکے بدن پر پڑتا ہے میل ہو کر جم جاتا ہے اُسکو یہہ جمع کرکے بدن پر اپنے پناہ کے واسطے مکان بناتی ہے کہ ہر ایک آفت سے محفوظ رہے اور دو ہونٹہہ بہی اُسکے نہایت تیز ہوتے ہین کہ اُسنے پہل سیتے لکڑی کاٹتی ہے اور اینٹ پتہر مین سوراخ کرتی ہے بادشاہ نے بلخی سے کہا کہ دیمک کیڑون کی قسم سے ہے اور تو کیڑون کا وکیل ہے تو بتلا کہ یہہ حکیم یونانی کہا کہتا ہے بلخی نے کہا یہہ سچ کہتا ہے مگر تمام وصف اُسکا نہ بیان کیا کچہہ باقی رہ گیا بادشاہ نے کہا تو اُسے تمام کر اُسنے کہا اللہ تعالی نے جبکہ تمام حیوانات کو پیدا کیا اور ہر ایک کو اپنی نعمتین عطا کین حکمت و عدل سے سبکو برابر رکہا بعضون کو جسم اور ڈیل ڈول بڑا اور بہاری بخشا مگر

نفس اُنکا نہایت ذلیل و خراب کیا اور بعضون کو جسم چہوٹا اور ضعیف
دیا لیکن نفس انکا نہایت عالم و عاقل کیا زیادتی اور کمی ادہر اُدہر کی برابر
ہوگئی چنانچہ ہاتہی باوجود بڑے جسم کے اتنا ذلیل النفس ہے کہ ایک
لڑکے کا تابع ہوجاتا ہے کاندہے پر چڑہہ کر جدہر چاہے لیجاوے اور
باوصف اُسکے کہ گردن اور جسم نہایت طول طویل ہے مگر احمق اتنا ہے
کہ جسنے مہار پکڑلی اُسکے پیچہے چلا جاتا ہے اگر چوہا بہی چاہے تو اُسکو لیئے
پہرے اور دیکہو اگرچہ جسم مین چہوٹا ہے پر جسوقت ہاتہی کو ڈنگ مارتا ہے
تو اسکو بہی ہلاک کرتا ہے اسیطرح یہہ کیڑا جسے [illegible] کہتے ہین اگرچہ جسم
مین نہایت چہوٹا اور کم زور ہے مگر نہایت قوی النفس ہے غرض جتنے کیڑے
کہ جسم مین چہوٹے ہین وے سب عاقل اور ہوشیار ہوتے ہین بادشاہ نے
پوچہا اُسکا کیا سبب ہے کہ بڑے جسم والے احمق اور چہوٹے جسم
عاقل ہوتے ہین اسمین کیا حکمت آلہی ہے کہا خالق نے جب کہ اپنی قدرت
کاملہ سے معلوم کیا کہ جن حیوانون کے جسم بڑے ہین وے رنج اور مشقت کے
قابل ہین پس اگر انکو نفس قوی عطا کرتا ہرگز کسی کی تابع نہوتے اور چہوٹے
جسم والے اگر عاقل و عالم نہوتے ہمیشہ رنج اور تکلیف مین رہتے
اسیواسطے اُنکو نفس ذلیل اور انکو نفس عاقل عطا کیا بادشاہ نے
کہا اسکو مفصل بیان کر اُسنے کہا ہر ایک صنعت مین خوبی یہہ ہے کہ صانع
کی صنعت کسی پر معلوم نہو کہ کس طرح بنا ہے جسطرح مکہی [illegible] مسطر اور
پرکار کے اپنے گہر مین انواع و اقسام کے [illegible] بناتی ہے
کچہہ دریافت نہین ہوتا کہ کیون [illegible]
لائق ہے اگر جسم اُسکا بڑا ہوتا تو یہہ صنعت اُسکی [illegible] اسیطرح

ریشم کے کیڑے کہ اُنکا بہی تنا بنا کسیکو معلوم نہین ہوتا ہے حال دیمک
کا ہے کہ اُسکے مکان بنانے کے حقیقت کچہہ نہین کہلتی یہہ نہین دریافت
ہوتا کہ کس طرح مٹی اٹہاتی اور بناتی ہے حکما فلسفی اُسکے منکر ہین کہ وجود
عالم کا بغیر ہیولا کے ممکن ہے اللہ تعالے نے مکہی کی صنعت کو اُسپر دلیل
کیا ہے کیونکہ وہ بغیر ہیولا کے موم کے گہر بناتی اور شہد سے قوت اپنا
جمع کرتی ہے اگر انکو یہہ گمان ہے کہ وہ پہول اور پتّے سے اُسکو جمع
کرتی ہے یعنہ بہی اسکو جمع کرکے کچہہ بناتے کیون نہین اور اگر پانی اور
ہوا کے درمیان سے جمع کرتی ہے اگر آپ بصارت رکہتے ہین اُسکو
دیکہتے کیون نہین کہ کس طرح جمع کرتی اور گہر اپنا بناتی ہے اسیطرح
ظالم بادشاہون کے واسطے کہ بغی اور گمراہ اسکی نعمت کا شکر نہین
کرتے چہوٹے جسم کے حیوانون کو اپنی قدرت و صنعت پر دلیل کیا ہے
چنانچہ نمرود کو پشّے نے قتل کیا باوجود اُسکے کہ سب حشرات الارض مین
چہوٹا ہے اور فرعون نے جسوقت گمراہی اختیار کی اور حضرت موسیٰ
سے بغی ہو گیا اللہ تعالے نے فوج ملخ کی بہیجے کہ انہون نے جاکہ اسکو
زیروزبر کیا اسیطرح اللہ تعالے نے جب حضرت سلیمان کو سلطنت و
نبوت بخشی اور تمام جن و انس کو اُنکے تابع کیا اکثر گمراہون کو اُنکے
مرتبہ نبوت مین شک ہوا کہ اُنہون نے یہہ سلطنت مکر و حیلے سے
بہم پہنچائی ہے ہرچند کہ وے کہتے تہے کہ مجہکو اللہ تعالے نے اپنے
فضل و احسان سے یہہ مرتبہ بخشا ہے تسپر بہی اُنکے دل سے شک
نہ گیا یہانتک کہ اللہ تعالے نے اُسی دیمک کو بہیجا اُسنے آکر حضرت
سلیمان کا عصا کہا لیا یعنہ تو محراب مین گر پڑے مگر کسی جن و انس کو یہہ

طاقت نہو ئی کہ اُسپر جرات کر سکے یہہ قدرت اللہ تعالی کی گمراہون کے
واسطے نصیحت ہے کہ اپنے ڈیل ڈول اور دبدبے پر فخر کرتے ہین
ہر چند کہ سب قدرتین اور صنعتین اُسکی دیکہتے ہین تسپر بہی عبرت
نہین پکڑتے اُن بادشاہون کے واسطے جو ہمارے ادنی کیڑون
سے عاجز ہین اپنا فخر کرتے ہین اور صدف کہ جس مین موتی پیدا
ہوتا ہے سب دریائی جانورون سے جسم مین چہوٹی اور ضعیف ہے
مگر علم و دانائی مین سب سے دانا اور ہوشیار ہے قعر دریا مین اپنا
قوت و رزق پیدا کر کے رہتی ہے پانی برسنے کے دن تہ اندر سے
نکل کر پانی کے اوپر اُبہرتی ہے دو کان اُسکے نہایت بڑے ہوتے
ہین اُنکو کہول دیتی ہے جس وقت مینہہ کا پانی اُسکے اندر جاتا ہے
فی الفور بند کر لیتی ہے کہ دریای شور کا پانی اُسمین نہ ملنے پاوے
بعد اُسکے پہر دریا کے تہ مین چلی جاتی ہے مدت تک اُن دو سیپیون کو بند
رکہتی ہے یہان تک کہ وہ پانی پختہ ہو کر موتی ہو جاتا ہے بہلا ایسا علم
کسی انسان مین کاہیکو ہے خدا نے انسانون کے دلون مین دیبا اور حریر
و ابریشم کی محبت بہت دی ہے سو وہ اُن چہوٹے کیڑون کے لعاب سے
ہوتے ہین کہانے مین شہد زیادہ لذیذ جانتے ہین سو وہ مکہی سے پیدا
ہوتا ہے مجلسون مین موم کی بتیان روشن کرتے ہین وہ بہی اُسیکی
بدولت ہے بہتیرے بہتر اُنکی زینت کے واسطے موتی ہے سو اُس
چہوٹے کیڑے کی حکمت سے پیدا ہوتا ہے جسکا مین نے ابہی مذکور کیا
اللہ تعالے نے اُن کیڑون سے ایسی نفیس چیزین اسواسطے پیدا کی
ہین کہ یہہ آدمی اُنکو دیکہہ کر اُسکی صنعت و قدرت کا اقرار کرین باوجود

اِسلیے کہ سب قدرتین اور صنعتین دیکھتے ہین تسپر غافل ہین گمراہی اور
کفر مین اوقات ضایع کرتے ہین اُسکی نعمت کا شکر نہین کرتے غریب اور
عاجز بندون پر اُسکے جبر اور ظلم کرتے ہین جسوقت بلخ اِس کلام سے
فارغ ہوا بادشاہ نے اِنسانون سے کہا اب کچھہ اور بہی تمکو کہنا باقی ہے
اُنہون نے کہا ابہی بہت فضیلتین ہم مین باقی ہین جنسے ثابت ہوتا ہے
کہ ہم مالک اور یہہ ہمارے غلام ہین بادشاہ نے کہا انھین بیان کرو
اُن مین سے ایک آدمی نے کہا صورتین ہمارے واحد ہین اور اِنکی
صورتین شکلین مختلف اسے معلوم ہوا کہ ہم مالک یہہ غلام ہین اِسواسطے
کہ ریاست و مالکیت کے واسطے وحدت مناسب ہے اور کثرت کو
عبودیت سے مشابہت ہے بادشاہ نے حیوانون سے کہا تم اِسکا
کیا جواب دیتے ہو سب حیوانون نے ایک گہڑی متفکر ہوکر سر جہکالیا
بعد ایک دم کے ہزار داستان طایرون کے وکیل نے کہا یہہ
آدمی سچ کہتا ہے لیکن اگرچہ صورتین حیوانون کی مختلف ہین پر نفوس
سبکے متحد ہین اور اِنسانون کی صورتین گو کہ واحد ہین مگر نفوس اُنکے
جُدے جُدے ہین بادشاہ نے کہا اسپر دلیل کیا ہے اختلاف
دین اور مذہب کا اسپر دلالت کرتا ہے کیونکہ اُن مین ہزارون فرقے
ہین یہود نصاری مجوس مشرک کافر بت پرست آتش پرست اختر پرست
اُسکے سوا ایک دین مین بہت سے طریقے ہوتے ہین جسطرح اگلے
حکما مین سب کی رائین جُدی جُدی تہین چنانچہ یہود یون مین سامری عنانی
جالوتی نصرانیون مین نسطوری یعقوبی ملکائی مجوسیون مین زردشتی
زروانی خرمی مزدکی بہرامی مانوی مسلمانون مین شیعہ سنی خارجی

رافضی ناصبی مرجی قدری جہمی معتزلی اشعری وغیرہ کتنی ہی فرقے ہوئے ہین کہ سبکے دین و مذہب مختلف ایک دوسرے کو کافر جانتا اور لعنت کرتا ہے اور ہم سب اختلاف سے بری ہین مذہب و اعتقاد ہمارا واحد ہے غرض سب حیوان موحد اور مومن ہین شرک و نفاق اور فسق و فجور نہین جانتے اُسکی قدرت اور وحدانیت مین اصلا شک و شبہ نہین کرتے خالق و رازق برحق جانتے ہین اُسیکو رات دن یاد کرتے اور تسبیح و تکبیر مین مشغول رہتے ہین مگر یہ آدمی ہماری تسبیح سے واقف نہین ہین فارس کے رہنے والے نے کہا کہ ہم بھی خدا کو خالق و رازق اور واحد لاشریک جانتے ہین بادشاہ نے پوچھا پھر تمہارے دین اور مذہب مین اتنا اختلاف کیون ہے اُسنے کہا دین و مذہب راہ اور وسیلہ ہے کہ جسے مقصود حاصل ہو اور مقصود و مطلوب سب کا ایک ہی ہے کسی رستے سے پہنچین جس طرف جاوین خدا ہی کی طرف رجوع کرتے ہین بادشاہ نے پوچھا اگر سب کا قصد یہی ہے کہ خدا کی طرف پہنچین پھر ایک دوسرے کو کیون قتل کرتا ہے اُسنے کہا دین کے واسطے نہین کیونکہ دین مین کچھہ کراہیت نہین ہے بلکہ مُلک کے واسطے کہ یہہ سُنّت دین ہے بادشاہ نے کہا اُسی مفصّل بیان کر اُسنے کہا مُلک اور دین دونون توام ہین کہ ایک بدون دوسرے کے نہین رہ سکتا مگر دین مقدم اور مُلک موخر ہے مُلک کے واسطے دین ضرور ہے کہ سب آدمی دیانت دار ہو وین اور دین کے واسطے ایک بادشاہ چاہیئے کہ خلق مین حکومت احکام دین کے جاری کرے اسیواسطے بعضی اہل دین بعضون کو مُلک و ریاست کے واسطے

قتل کرتے ہین ہر ایک اہل دین یہی چاہتا ہے کہ سب آدمی ہمارا ہی مذہب و دین اور احکام شریعت کے اختیار کرین اگر بادشاہ متوجہ ہو کر سنے تو مین ایک دلیل واضح اسپر بیان کرون فرمایا بیان کر اُسنے کہا قتل کرنا نفس کا جمیع دین و مذہب مین سنت ہے اور نفس کا قتل کرنا یہہ ہے کہ طالب دین اپنے تئین قتل کرے اور ملک کا طریقہ یہہ ہے کہ ملک دوسرے طالب کو قتل کرے بادشاہ نے کہا ملک کی طلب کے واسطے بادشاہون کا قتل کرنا ظاہر ہے مگر طالب دین اپنے نفس کو کیونکر قتل کرتے ہین اُسے بیان کرو اُسنے کہا دین اسلام مین بھی یہہ امر ظاہر تر ہے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ حاصل یہہ ہے کہ اللہ تعالے نے مومنون سے نفس و مال اُنکا مول لیکر اُنکے واسطے جنت مقرر کی ہے کہ خدا کی راہ پر قتل کرتے ہین اور آپ قتل ہوجاتے ہین اُسکے سوا اور بھی بہت سے آیتین اس مقدمے پر ناطق ہین اور ایک مقام پر موافق حکم توریت کے یہہ فرماتا ہے فَتُوْبُوْا اِلٰی بَارِئِکُمْ فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَکُمْ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ عِنْدَ بَارِئِکُمْ یعنی اگر خدا کی طرف رجوع کرتے ہو تو اپنے تئین قتل کرو کہ یہہ خدا کے نزدیک بہتر ہے اور حضرت عیسی نے جس وقت کہا راہ خدا مین کون ہمارا مددگار ہے سب دوستون نے کہا کہ ہم راہ خدا مین مددگار ہین اُسی وقت حضرت عیسی نے فرمایا اگر ہماری مدد کیا چاہتے ہو تو موت اور دار کے واسطے مستعد ہو کہ ہمارے

ساتھہ آسمان پر چل کر اپنے بہائیون کے قریب رہوگے اور اگر
ہماری مدد نکروگے تو ہمارے گروہ سے تم نہین ہو آخر وے سب خدا
کی راہ پر قتل ہوگئے اور حضرت عیسی کے دین سے نہ پہرے اسیطرح
اہل ہند برہمن وغیرہ اپنے تئین قتل کرتے ہین اور جیتے جی طلب
دین کے واسطے جل جاتے ہین اعتقاد انکا یہہ ہے کہ سب عبادتون
مین یہی خدا کے نزدیک بہتر ہے کہ توبہ کرنے والا اپنے تئین قتل
کرے اور بدن کو جلا دیوے کہ سب گناہ اسکے عفو ہوجاتے ہین اسی
طرح الہیات کے عالم اپنے نفس کو حرص و شہوت سے یاد رکھکر
عبادت کا بوجھہ اٹھاتے ہین یہان تک اپنے نفس کو ذلیل کرتے
ہین کہ دنیا کی حرص و ہوس کچہہ باقی نہین رہتی غرض اسیطور پر سب
اہل دین اپنے نفس کو قتل کرتے ہین اور اوسکو عبادت عظیم جانتے
ہین کہ اُسکے سبب آتش دوزخ سے نجات پاکر بہشت مین پہنچتے ہین
مگر ہر ایک دین و مذہب مین نیک اور بد ہوتے ہین لیکن سب بدون
مین وہ شخص نہایت بد ہے کہ روز قیامت کا مقر اور ثواب حسنات
کا امیدوار نہووے اور گناہون کی مکافات سے خوف نکرے
اُسکی وحدانیت کا مقر نہووے کیونکہ رجوع سبکی اُسیکی طرف ہے
انسان فارسی نے جسوقت یہہ احوال بیان کرکے سکوت کیا ہندی
نے کہا کہ بنی آدم حیوانون سے عدد اجناس اور انواع اور اشخاص
مین بہت زیادہ ہین اسواسطے کہ تمام ربع مسکون مین انیس ہزار شہر ہین
کہ انواع و اقسام کی خلقت ان مین رہتی ہے چنانچہ چین ہند سندھ
حجاز یمن حبش نجد مصر اسکندریہ قیروان اندلس قسطنطیہ

آذربیجان ارمن شام یونان عراق بدخشان جرجان جیلان
نیشاپور کرمان کابل ملتان خراسان ماوراءالنہر خوارزم
فرغانہ وغیرہ ہزارون ہی شہر و بلاد ہین کہ جنکا شمار نہین ہوسکتا
اُن شہرون کے سوا جنگلون پہاڑون اور جزیرون مین بہی ہزارون
آدمی استقامت اور سکونت رکہتے ہین ہر ایک کی زبان رنگ اخلاق
طبعیت مذہب صنعت مختلف ہے اللہ تعالے سبکو رزق پہنچاتا ہے اور
اپنی حفاظت مین رکہتا ہے یہہ کثرت عدد اور اختلاف احوال اور انواع
و اقسام کے مقاصد و مطالب اسپر دلالت کرتے ہین کہ انسان اپنی غیر جنس
سے بہتر ہین اُنکے سوا جو اور حیوانات کی خلقت ہے اُسپر فوقیت رکہتے
ہین اِسے یہہ معلوم ہوا کہ انسان مالک اور سب حیوان اُنکے غلام ہین
اُنکے سوا اور بہی فضیلتین ہم مین ہین کہ جنکی شرح نہایت طول طویل ہے
مینڈک نے بادشاہ سے کہا کہ اس آدمی نے انسانون کی کثرت بیان
کی اور اسپر فخر کرتا ہے اگر دریائی جانورون کو دیکہے اور اُنکے
انواع و اقسام کی شکلین اور صورتین مشاہدہ کرے تو اُسکے نزدیک انسان
بہت کم معلوم ہووین اور شہر و بلاد جو بیان کئے وے بہی کمتر نظر
آوین کیونکہ تمام ربع مسکون مین پندرہ دریا بڑے ہین دریای روم
دریای جرجان دریای گیلان دریای قلزم دریای فارس
دریای ہند دریای سندہہ دریای چین دریای یاجوج دریای
اخضر دریای غربی دریای شمالی دریای حبش دریای جنوب
دریای شرقی اور پانسو دریا چہوٹے اور دوسے بڑے ہین مثل
جیحون و دجلہ اور فرات و نیل وغیرہ کے کہ ہر ایک کا طول سو کوس

سے لیکر ہزار کوس تک ہے باقی اور جنگل بیابان مین جو چھوٹے
بڑے نالے ندی تالاب حوض وغیرہ ہین اُنکا شمار نہین ہوسکتا اور
اُن مین مچھلی کچھوے نہنگ سوسن گھریال وغیرہ ہزارون قسم کے
دریائی جانور رہتے جنکو سواے اللہ تعالی کے کوئی نہین جانتا اور شمار
نہین کرسکتا ہے بعضی کہتے ہین دریائی جانورون کی سات سے جنس
ہین سواے انواع و اشخاص کے اور خشکی کے رہنے والے وحوش
و درندہ بہایم وغیرہ کی پانسو جنس مین سواے انواع و اشخاص
کے اور یہہ سب خدا کے بندے اور مملوک ہین کہ اُسنے سبکو اپنی
قدرت سے پیدا کیا اور رزق دیا اور ہمیشہ ہر ایک بلا سے محفوظ رکھتا ہے
کوئی امر انکا اسسے چھپا نہین ہے اگر یہہ انسان تامل کرکے حیوانات کے
گروہ کو دریافت کرے تو ظاہر ہو کہ انسانون کی کثرت و جمعیت اسپر نہین
دلالت کرتی کہ وے مالک اور حیوان غلام ہین ❊

عالم ارواح کے بیان مین

مینڈک جس گھڑی اس کلام سے فارغ ہوا جن کے ایک حکیم نے
کہا اے انسانون اور حیوانون کے گروہ کثرت خلایق کی معرفت سے
تم غافل ہو وے لوگ جو روحانی اور نورانی ہین کہ جسم سے کچھہ
علاقہ نہین رکھتے انکو نہین جانتے ہو اور وے ارواح مجردہ اور
نفوس بسیطہ ہین کہ طبقات افلاک پر رہتے ہین بعضی اُن مین سے کہ
گروہ ملایکہ ہین وے گروہ افلاک پر متعین ہین اور بعضی کرۂ زمہریر
کی وسعت مین رہتے ہین وے جنات اور گروہ شیاطین ہین پس اگر

تم اس خلایق کی کثرت کو دریافت کرو تو معلوم ہو کہ انسان اور حیوان اُنکے مقابلے مین کچھہ وجود نہین رکہتے اسواسطے کہ کرۂ زمہریر کی وسعت دریا اور خشکی سے دو چند ہے اور کرہ فلک کی وسعت بہی کرۂ زمہریر سے دس حصے زیادہ ہے اسیطرح کرۂ فلکِ قمر سب کرّون سے دس حصے زیادہ ہے غرض ہر ایک کرۂ فوقانی کو کرۂ تحتانی سے یہی نسبت ہے اور یہہ سب کرّے خلایق روحانی سے بہرے ہین ایک بالشت بہر جگہہ باقی نہین ہے بلکہ ارواح مجردہ وہان رہتی ہین جیسا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَا فِی السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ مَوْضِعُ شِبْرٍ اِلَّا وَ فِیْہِ مَلَکٌ قَائِمٌ اَوْ رَاکِعٌ اَوْ سَاجِدٌ یعنے ساتون آسمان پر ایک بالشت بہر جگہہ خالی نہین ہے کہ وہان فرشتے خدا کے عبادت مین قیام و رکوع اور سجود کرتے ہین بس اے انسانون اگر تم اُنکی کثرت دیکہو تو معلوم کرو کہ تمہارا گروہ اُنکے آگے کچھہ رتبہ نہین رکہتا اور تمہاری کثرت و جمعیت اسپر نہین دلالت کرتی کہ تم مالک ہو اور سب تمہارے غلام کیونکہ سب بندے اللہ تعالے کے اور اُسکی فوج و رعیت ہین بعضون کو بعضے کے واسطے مسخر اور تابع کیا ہے غرض جس طرح اُسنے چاہا اپنی حکمت بالغہ سے اُن مین احکام انتظام کے جاری کئے ہر حال مین اُسکا حمد و شکر ہے حکیم جنی جس وقت اِس کلام سے فارغ ہوا بادشاہ نے انسانون سے کہا جس چیز پر تم اپنا فخر کرتے ہو اُسکا جواب حیوانون نے دیا اب اور کچھہ کہنا باقی ہو اُسے بیان کرو خطیب حجازی نے کہا ہم مین اور بہی فضیلتین ہین جنسے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ ہم مالک اور حیوان

غلام ہین بادشاہ نے کہا نہین بیان کرو اُسنے کہا اللہ تعالے
نے ہمسے بہت نعمتون کا وعدہ کیا ہے قبر سے نکلنا تمام روے زمین پر
منتشر ہونا حساب قیامت پل صراط پر چلنا بہشت مین داخل ہونا
فردوس جنت النعیم جنت خلد جنت عدن جنت ماوا دار السلام
دار القرار دار المقام دار المتقین درخت طوبی چشمہ سلسبیل
نہرین شراب اور دودھ شہد اور پانی سے بھرے ہووین مکانات
بلند حورون کی ملاقات خدا کا قرب اِنکے سوا اور بہت سی نعمتین
کہ قرآن مین مذکور ہین اللہ تعالے نے ہمارے واسطے مقرر کی
ہین حیوانون کو یہ چیزین کہان میسر ہین یہی دلیل ہے کہ ہم
مالک اور حیوان ہمارے غلام ہین ان نعمتون اور فضیلتون کے سوا
اور بھی بزرگیان ہم مین ہین جنکو ہمنے مذکور نہین کیا طارون کے
وکیل ہزار داستان نے کہا جس طرح بہشت اللہ تعالے نے وعدے
نیک کئے ہین اُسیطرح تمہارے عذاب کے واسطے وعدے بد
بھی کئے ہین چنانچہ عذاب قبر سوال منکر ونکیر دہشت روز قیامت
شدت حساب دوزخ مین داخل ہونا عذاب جہنم جحیم سقر لظی
سعیر حطمہ ہاویہ پیراہن قطران پہننا زرد آب پینا زقوم کے
درخت کہانا مالک دوزخ کے قریب رہنا شیطانون کے ہمسائے
عذاب مین گرفتار ہونا یہ سب تمہارے واسطے ہین اسکے سوا اور بھی بہت
سے عذاب وعقاب کہ قرآن مین مذکور ہین اور ہم اُسنے بری ہین جلسیا
ہمسے وعدہ ثواب کا نہین کیا ویسا ہی وعید عذاب کا بھی نہین کیا خدا کے
حکم سے ہم راضی وشاکر ہین کسی فعل وحرکت سے ہمکو نہ فایدہ ہے اور

نہ نقصان پس ہم تم دلیل مین برابر ہین تمکو فوقیت ہم پر نہین
حجازی نے کہا ہم تم کیون کر برابر ہین کیونکہ ہم ہر حال مین ہمیشہ باقی
رہینگے اگر خدا کی اطاعت ہمنے کی ہے تو انبیا اور اولیا کے ساتھ
رہینگے اور اُن لوگون سے صحبت رکھین گے جو کہ سعید حکیم فاضل
ابدال اوتاد زاہد عابد صالح عارف ہین اور مشابہت اُن لوگون کو
ملایکہ مقربین سے ہے کہ نیکی کرنے مین سبقت کرتے ہین لقاء ربانی
کے مشتاق ہین اور اپنے جان و مال سے اسیکی طرف متوجہ ہین اور
اسی پر توکل کرتے ہین اُسی سے سوال کرتے اور امید رکھتے ہین
اور اُسکے خوف سے ڈرتے ہین اور اگر ہم گنہ گار ہین کہ اُسکی
اطاعت نہین کرتے تو انبیا کی شفاعت سے ہماری مخلصی ہو جاوے گی
خصوصاً نبی برحق رسول بیشک سید المرسلین خاتم النبیین محمد
مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے سب گناہ ہمارے
عفو ہو جاوینگے بعد اُسکے ہم ہمیشہ جنت مین حور و غلمان کی صحبت
مین رہینگے اور فرشتے ہمسے یہہ کہین گے سَلَامٌ عَلَیْکُمْ فَادْخُلُوْهَا
خَالِدِیْنَ یعنی سلام تمپر خوش ہو تم اور جنت مین داخل ہو ہمیشہ اُس
مین رہو اور تم جنسی گروہ حیوانون کے ہو سب ان نعمتون سے محروم ہوکر
دنیا کی مفارقت کے بعد بالکل فنا ہو جاؤگے نام و نشان بہی تمہارا نرہیگا
اس بات کے سنتے ہی سب حیوانات کے وکیلون نے اور جنات
کے حکیمون نے کہا اب تمنے بات حق کی کہی اور دلیل مضبوط بیان
کی فخر کرنیو الے ایسی چیزون سے فخر کرتے ہین لیکن اب یہہ
بیان کرو کہ وے لوگ جنکی یہہ سب اوصاف و محامد ہین اخلاق خوبیان اور

نیکیاں اُنکی کس طور پر ہین اگر جانتے ہو تو مُفصّل بیان کرو سب انسانون نے ایک ساعت متفکر ہو کر سکوت کی کسی سے بیان نہ ہو سکا بعد ایک دم کے ایک فاضل زکی نے کہا اے بادشاہ عادل جب کہ حضور مین انسانون کے دعوے کا صدق ظاہر ہوا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ اِن مین ایک جماعت ایسی ہے کہ وے مقرب آلہی ہین اور اُنکے واسطے اوصاف حمیدہ صفات پسندیدہ اخلاق جمیلہ ملکیہ سیرتین عادلہ قدسیہ احوال عجیبہ غریبہ ہے کہ زبان اُنکے بیان سے قاصر ہے عقل اُنکی کنہ صفات مین عاجز ہے تمام واعظ اور خطیب ہمیشہ مدّت العمر اُنکے وصف کے بیان مین پیروی کرتے ہین پر فی الواقعی اُنکی کُنہ معارف کو نہین پہنچتے اب بادشاہ عادل ان غریب انسانون کے حق مین کہ حیوانات جنکے غلام ہین کیا حکم کرتا ہے بادشاہ نے فرمایا کہ سب حیوانات انسانون کے تابع اور زیر حکم رہین اور اُنکی فرمان برداری سے تجاوز نہ کرین حیوانون نے بھی قبول کیا اور راضی ہو کر سب نے بحفظ و امان وہان سے مراجعت کی *

تمام شد

اخوان الصّفا